کتاب

چوتھے خلیفہ

امیر المؤمنین

معاویہ رضی اللہ عنہ

تالیف

شُیخ الاسلام دِ قاسُم العثمانُي

جلد 2

کاوش

علی مسلم شانی | اقبال راجپوت | سید حر بادشاہ عمر بٹ

CamScanner

امام قتادہ نے سیدنا معاویہ کو چوتھا خلیفہ تسلیم کیا اس قول پر جرح کا جواب

جرير بن حازم، أبو النضر الأزدي البصري:
حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، قال: سألت يحيى بن معين عن جرير بن حازم، قال: هو في قتادة ضعيف.

اردو ترجمہ:

جریر بن حازم، ابو النضر ازدی بصری کے بارے میں:
عبد اللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن معین سے جریر بن حازم کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: "وہ قتادہ سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔"

(كتاب الضعفاء تأليف أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي ج الأول ص215)

CamScanner

ابن معین نے ضعیف کہا اس کے علاوہ تمام نے اس کو ثقہ کہا صحیح مسلم کا راوی ہے تو ابن معین جرح میں متشدد ہیں دیکھیں حوالے

امام ذہبی فرماتے پھر یہ کہا گیا ہے کہ جرح و تعدیل دونوں کو نقل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ناقدین رجال ایک جیسے نہیں ہوتے بعض کی طبیعت جرح میں بہت سخت ہوتی ہے۔ بعض معتدل ہوتے ہیں۔ اور بعض نرم رویہ اختیار کرتے ہیں۔ پس جرح میں سخت (متشدد) گیر ائمہ یہ ہیں:

یحیی ابن معین

الموقظة في علم مصطلح الحديث » للإمام الحافظ المحدث المؤرخ شمس الدين محمد بن احمد الذهبي ص ۸۳

شیخ الحدیث موانا سلیم اللہ خان فرمایا جرح کے باب میں امام نسائی متشدد ہیں اور جارحین متشد دین کے بارے میں فیصلہ یہ ہے کہ ان کی جرح مقبول نہیں، جب تک کسی منصف و معتبر امام سے اس کی تصدیق موجود نہ ہو ، اعلاء السنن میں ہے : " فمنهم المتشددين أبو حاتم، والنسائي وابن معين(کتاب محدثین عظام اور ان کی کتابوں کا تعارف صفحہ ۱۱۹)

CamScanner

مناظر اسلام ترجمان اھل سنت وکیل احناف

حضر مولانا محمد بن صفدرا وکاڑوی

فرماتے امام یحیی بن معین بغدادی (۲۳۳ھ): انہوں نے دس لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں۔ اتنے بڑے محدث ہو کر بھی امام ابو حنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے لیکن جرح میں بہت قشر د تھے۔ (الرفع والتکمیل ص ۱۸۷)

حوالہ (تجلیات صفدر جلد2 صفحہ 68)

نوٹ ثابت ہوا اس قول پر صرف ابن معین کی جرح پیش کی گئی جو متشدد تھا اس وجہ سے اس کی جرح اہل علم کے ہاں غیر مقبول ہے اس بنا پر کے وہ متشدد تھے امام قتادہ کا قول صحیح ہے

دوسرے قول امام ابن شہاب کے قول پر جرح کا جواب

ابو زرعہ دمشقی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے ستان
یونس کی زہری سے روایت کردہ احادیث میں کچھ منکر روایات ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے: سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ جس کھیتی کو آسمانی بارش سیر اب کرے اس "میں عشر ہے۔ میمونی کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے پوچھا: زہری کی حدیث میں سب سے زیادہ مضبوط راوی کون ہے ؟ انہوں نے -فرمایا: " معمر، میں نے عرض کیا: "اور یونس؟" فرمایا:
انہوں نے کچھ منکر احادیث روایت کی ہیں۔

CamScanner

اس کا جواب یہ ہے کے انھوں نے کہا کچھ منکرات پائی جاتی سب نہیں یہ ان کی منکرات میں سے ہے تو دلیل دو کس امام نے یہ روایت کو منکر کہا بلکہ ہم اس کی تائید میں روایت پیش کرتے تعدیل پیش کرنے کے بعد

تعدیل

عبدالرزاق نے ابن مبارک سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا:

"میں نے معمر سے بڑھ کر کسی کو امام زہری کی روایات کا زیادہ حافظ اور راوی نہیں دیکھا، البتہ یونس مسند (متصل) احادیث کو زیادہ محفوظ رکھنے والے تھے۔"

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

"سوائے یونس کے، کیونکہ انہوں نے (امام زہری کی احادیث) صحیح اور اصل طریقے کے مطابق لکھ کر محفوظ کی تھیں۔" یحییٰ بن معین سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: زہری کی حدیث میں سب سے زیادہ مضبوط راوی مالک معمر، یونس، عقیل

(تہذیب التہذیب جلد الرابع ص ۴۷۴ تا ۴۷۵)

نوٹ دیکھو یونس ابن شہاب کی روایات لکھتا تھا لکھنا والے کی روایت زیادہ مضبوط 💪 ہوتی ہے

CS CamScanner

متابعت دیکھیں سکین میں

٩٨ ——— سنن الدارقطنيّ

امام احمد بن حنبل کا بیٹا عبداللہ

وترك دية أهل الكتاب ...

٣٢١٦ـ نا ... نا أبو أحمد بن عبدوس ، نا علي بن الجعد ، نا أبو كرز ، قال : سمعت نافعاً ، عن ... ذكر النبيّ ﷺ « أنه ودى ذمياً دية مسلم » . أبو كرز هذا متروك الحديث ، ولم يروه عن نافع غيره [٢]

(١٢٩) ٣٢١٧ـ نا الحسين بن صفوان ، نا عبد الله بن أحمد ، نا زحموية ، نا إبراهيم بن سعد ، نا ابن شهاب : أن أبا بكر وعمر رضي الله عنهما كانا يجعلان دية اليهوديّ والنصرانيّ إذا كانا معاهدين دية الحر المسلم ، وكان عثمان ومعاوية لا يقيدان المشرك من المسلم »[٣] .

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے یہودی عیسائی شخص کی دیت آزاد مسلمان شخص کی دیت جتنی مقرر کی، بشرطیکہ وہ شخص معاہد (یعنی ذمی) ہو، جب کہ سیدنا عثمان غنی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما مشرک سے دیت نہیں دلواتے تھے

سعيد، عن ابن أبي عروبة ، عن قتادة ، عن سعيد بن المسيب ، عن عمر قال : « دية اليهودي (١٣٠) والنصرانيّ أربعة آلاف ، والمجوسيّ ثمانمائة »[٧] .

(١) إسناده ضعيف جداً : العباس بن الفضل : متروك ، وعمر بن عامر السلميّ ، صدوق له أوهام ، التقريب (٥٩/٢) .

(٢) إسناده ضعيف جداً : أخرجه البيهقيّ (١٠٢/٨) عن عليّ بن الجعد به ، أبو كرز ، متروك .

(٣) إسناده حسن : أخرجه البيهقيّ (١٠٢/٨) عن ابن جريج ، عن الزهريّ به .

(٤) إسناده حسن : أخرجه النسائيّ (٤٤/٨) عن عمرو بن دينار به .

(٥) سورة التوبة آية رقم (٧٤) .

(٦) إسناده حسن : السابق .

(٧) إسناده منقطع : أخرجه البيهقيّ (١٠٠/٨) عن ثابت الحداد عن ابن المسيب به ، قلت : وابن المسيب لم

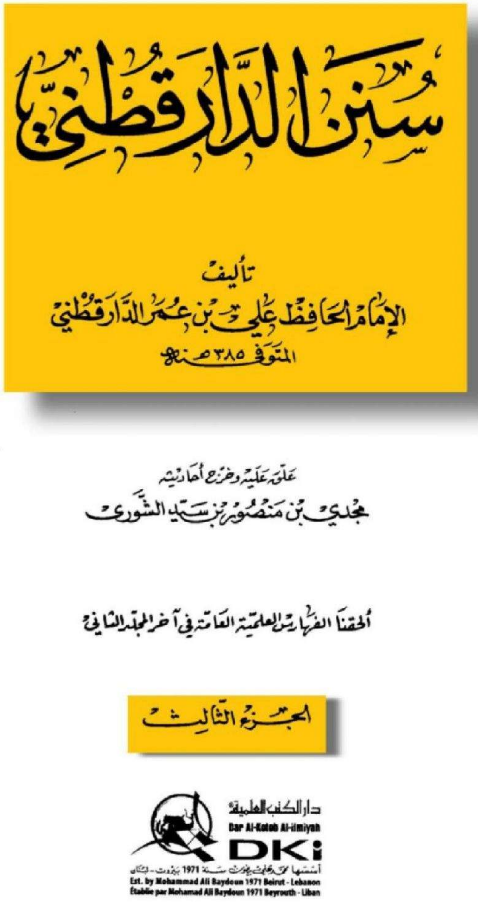

CamScanner

نوٹ اس میں علی کا ذکر نہیں کیا لحاظہ وہ ان کو خلیفہ نہیں مانتے تھے بلکہ سیدنا عثمان بعد معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا خلفاء میں

CamScanner

دلیل دی گئی کے امام أحمد سے پہلے ابو حنفیہ اور شعافی علی کو خلیفہ مانتے تھے اس کا ردہ نیچے

امام یحیی بن معین مطابق شعافی شیعہ تھا

یحیٰ بن معین، امام شافعی کی طرف تشیع کی نسبت کرتے ہیں۔

(مناقب الشافعي للبيهقي ص ۴۵۱)

امام عجلی کے مطابق شعافی شیعہ تھا

احمد بن عبداللہ العجلی نے امام شافعی کے بارے میں کہا: "وہ شیعی تھے۔"

(طبقات الفقهاء الشافعين لابن كثير الدمشقي الجزء الأول ص 6)

اب ہم دلائل دیں گئے ابو حنفیہ شیعہ تھے

CS CamScanner

حدیث سفینہ کے راوی سعید بن جمہان کو ابن معین کا ثقہ کہنے کا ردہ

یحیی بن معین کہئ دفعہ ضعیف متروک غیر ثقہ راویوں کو بھی ثقہ کہتے دیتے تھے حوالہ دیکھیں نیچے

اور امام ذہبی کو حافظ ابن حجر نے بجا طور پر اس طرح وصف کیا ہے:

"وہ علمِ رجال میں کامل استقراء (وسیع اور ہمہ گیر تحقیق) رکھنے والوں میں سے تھے، لیکن کسی امام کو مطلقاً متشدد یا متساہل قرار دینا ایک عمومی (اغلبی) حکم ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات ہم کسی متشدد امام کو بعض مقامات پر نرمی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، اور کسی متساہل امام کو بعض مواقع پر سختی اختیار کرتے ہوئے پاتے ہیں۔" رہا امام یحییٰ بن معینؒ، تو علمِ رجال کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا شخص بکثرت یہ دیکھتا ہے کہ وہ کسی راوی کو ثقہ قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسرے ائمہ اسی راوی کو ضعیف کہتے ہیں، یا بعض ایسے راویوں میں جن کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے، ابن معین تعدیل (ثقہ قرار دینے والوں) کے موقف کی طرف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر: محمد بن القاسم الاسدی کے بارے میں امام ابن معین نے فرمایا: "ثقة، وقد كتبت عنه." "وہ ثقہ ہے، اور میں نے اس سے احادیث لکھی ہیں۔"

جبکہ امام احمد بن حنبلؒ نے انہیں جھٹلایا اور فرمایا:

"أحاديثه موضوعة." "اس کی احادیث من گھڑت (موضوع) ہیں۔" اسی طرح یونس بن خباب کو ایک روایت کے مطابق امام ابن معین نے ثقہ قرار دیا، لیکن یحییٰ (بن سعید القطان) اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کی روایت ترک کر دی۔ امام بخاری نے کہا: "منکر الحدیث" (ان کی احادیث قابلِ قبول نہیں)، اور امام نسائی نے فرمایا: "وہ ثقہ نہیں ہیں۔" اسی طرح اسماعیل بن خلیفہ الملائی، ابو اسرائیل کوفی کو امام ابن معین نے ثقہ کہا، لیکن متعدد ائمہ نے انہیں ضعیف قرار دیا، یہاں تک کہ امام نسائی نے فرمایا: "وہ ثقہ نہیں ہیں۔" اور ابو احمد الحاکم نے کہا: "وہ متروک الحدیث ہیں۔" جبکہ امام ذہبی نے ان کے بارے میں فرمایا: "واہٍ" (یعنی نہایت کمزور راوی)۔

اسی طرح سدیر بن حکیم الصیرفی کو امام ابن معین نے ثقہ قرار دیا، جبکہ امام نسائی نے فرمایا: "وہ ثقہ نہیں ہیں۔" اور امام دارقطنی نے کہا: "وہ متروک الحدیث ہیں۔"

(الشجرة في أحوال الرجال» أمارات النبوة» دراسة وتحقيق الدكتور عبدالعليم عبدالعظيم البستوي صفحہ ۱۱۹)

نوٹ جیسے کے ذہبی کے علماء کی ایک جماعت محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

CS CamScanner

جب ہم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع پر ایک ہی دلیل تھی ابھی بہت تھی اس دلیل کے اوپر نقد کا جواب نیچے دیکھیں

حافظ زبیر علي زيي فرماتے ہیں

ہمارے بھائی شیخ ابو جابر عبد اللہ بن محمد الأنصاري المدني حفظہ اللہ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے، جو تین جلدوں پر مشتمل ہے ۱۶۰۰) سے زائد صفحات "القول النفيس في براءة الوليد بن مسلم من التدليس" اور الدار قطني کی کتاب الضعفاء میں مذکور قول (۶۳۱) اور أبي مسهر کا قول جو شیخ حفظہ اللہ کے موقف کی تردید کرتا ہے۔

(الفتح المبین و تحقیق طبقات المدلسین صفحہ ۱۴۶)

اور سب سے بہتر جاننے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

نوٹ اوپر ولید بن مسلم پر تدلیس کا الزام ہے کے وہ مدلس ہے عن سے بیان کرتا ضعیف ہے تو اس کا جواب یہ ہے کے اہل علم کے ہاں وہ مدلس نہیں ہے

CamScanner

ابو حنفیہ شیعہ تھے

الشیخ کامل محمد محمد عویضۃ نے فرمایا

پچھلی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اپنے میلانات اور اپنے دور کے حکمرانوں کے بارے میں اپنی آراء کے لحاظ سے تشیع کی طرف مائل تھے۔

(الأمر ابو حنيفة النعمان بن ثابت التيمي الكوفي فقيه أهل العراق وامام أصحاب الرأي الشيخ كامل محمد محمد عويضة صفحہ ۸۳)

نوٹ اس سے پتا چلتا یہ شیعہ کی طرح علی کو خلیفہ بھی مانتے تھے جبکہ صحابہ کرام نے علی سے جنگ کی

CS CamScanner

تابعیہ لیلیہ کا چوتھا خلیفہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو تسلیم کرنا

تابعین کی جلیل القدر، فصیح و بلیغ شاعرہ، لیلیٰ الاخیلیہ رحمہا اللہ نے خلفائے راشدین میں سے صرف چوتھے خلیفہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا۔

قال لیلہ الاخیلیہ

عثمان، امام وقت کو شہید کیا گیا، اور ہدایت کے راستے بکھر گئے یوں مسلمانوں کا نظام گم ہو گیا۔ ہم خون میں لت پت ہیں نہ کوئی آنے والا بچا نہ جانے والا تو اٹھ کھڑا ہو معاویہ ایک ایسی بلند ہمت قیادت کے ساتھ کہ تو ہی ہے وہ جس کے بعد چھپی ہوئی بیماریوں کا علاج ہو۔ ہم تجھے امیر المؤمنین کے طور پر پکارتے ہیں

(دیوان لیلی الأخیلیة صفحہ ٥٠)

CamScanner

کیا امام مالک علی کو خلیفہ مانتے تھے اس قول کی تحقیق

وقال ابن وهب: سمعت مالكا يقول: تُوفي رسولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقام أبو بكر سنتين، وعمر عشر سنين، وعثمان اثنتي عشرة سنة، ثم سار علي مسيره، فخرجت عليه الخوارج.

اردو ترجمہ:

ابن وہب نے کہا: میں نے امام مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا، پھر حضرت ابو بکرؓ نے دو سال خلافت کی، حضرت عمرؓ نے دس سال، اور حضرت عثمانؓ نے بارہ سال خلافت کی، پھر وہ بھی انہی (یعنی اپنے پیش رو خلفاء) کے طریقے پر چلتے رہے، لیکن ان کے خلاف خوارج نکل کھڑے ہوئے۔"

(شرح المختصر الكبير لأبي بكر، محمد بن عبد الله المالكي الأبهري (٣٧٥هـ)

(مع ضبط من المختصر الكبير) لعبد الله بن عبد الحكم بن أعين المصري (٢١٤هـ))

نوٹ اس میں عبداللہ بن وہب کی وفات 197 ھ ہیں دیکھیں (الکاشف الجزء الثاني ص ١٣٦)

قال امام ذہبی

عَبْدُ الله بن وَهب (ع) أبو مُحَمَّد الفهري مولاهم، أحد الأعلام. عن ابن جريج، ويونس. وعنه: أحمد بن صالح، وحرملة، والربيع. قال يحيى بن بكير: هو أفقه من ابن القاسم. وقال يونس بن عبد الأعلى: طلب للقضاء فجنن نفسه وانقطع. توفي سنة ١٩٧

صاحب کتاب کی پیدائش (سير أعلام النبلاء
الذهبي - شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي ج 16 ص332)
قال ذہبی ولد في حدود التسعين ومائتين

اردو

آپ کی پیدائش تقریباً 290 ہجری میں ہوئی تو 197 میں ابن وھب کی
وفات تو درمیان میں 93سال کا انقطاع ہے اس وجہ سے یہ قول بھی ضعیف
ہے ثابت نہیں امام مالک سے

اب ہم دلیل دیتے جو علی کو خلیفہ مانتے امام مالک کے نزدیک اس کی کیا حیثیت ہے

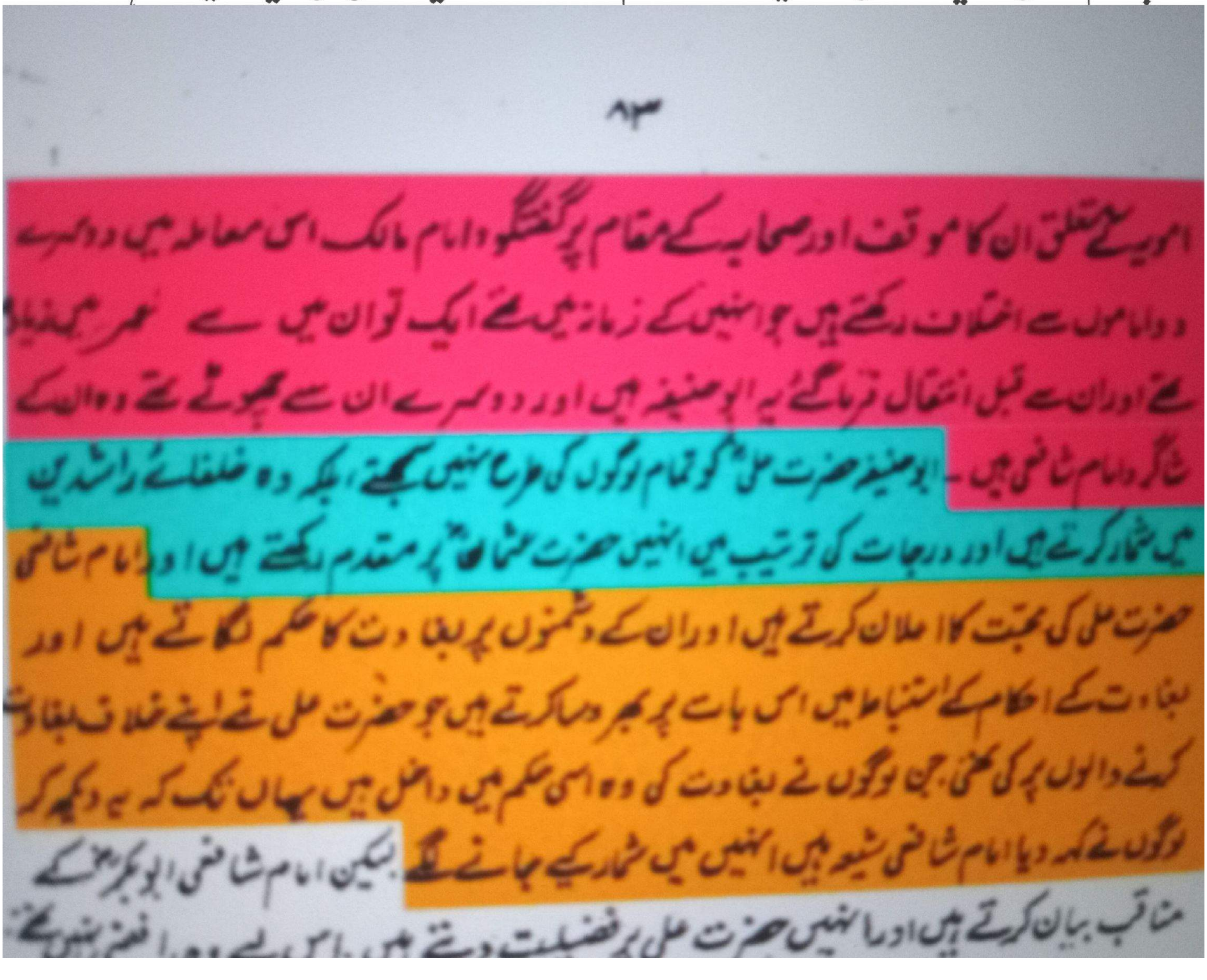

۸۳

امویہ سے متعلق ان کا موقف اور صحابہ کے مقام پر گفتگو: امام مالک اس معاملہ میں دوسرے
دو اماموں سے اختلاف رکھتے ہیں جو انہیں کے زمانہ میں تھے ایک تو ان میں سے عمر میں بڑے
تھے اور ان سے قبل انتقال فرما گئے یہ ابو حنیفہ ہیں اور دوسرے ان سے چھوٹے تھے وہ ان کے
شاگرد امام شافعی ہیں۔ ابو حنیفہ حضرت علیؓ کو تمام لوگوں کی طرح نہیں سمجھتے بلکہ وہ خلفائے راشدین
میں شمار کرتے ہیں اور درجات کی ترتیب میں انہیں حضرت عثمانؓ پر مقدم رکھتے ہیں اور امام شافعی
حضرت علیؓ کی محبت کا اعلان کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں پر بغاوت کا حکم لگاتے ہیں اور
بغاوت کے احکام کے استنباط میں اس بات پر بھروسا کرتے ہیں جو حضرت علیؓ نے اپنے خلاف بغاوت
کرنے والوں پر کی تھی۔ جن لوگوں نے بغاوت کی وہ اسی حکم میں داخل ہیں یہاں تک کہ یہ دیکھ کر
لوگوں نے کہہ دیا امام شافعی شیعہ ہیں انہیں میں شمار کیے جانے لگے۔ لیکن امام شافعی ابو بکرؓ کے
مناقب بیان کرتے ہیں اور انہیں حضرت علیؓ پر فضیلت دیتے ہیں [illegible]

CamScanner

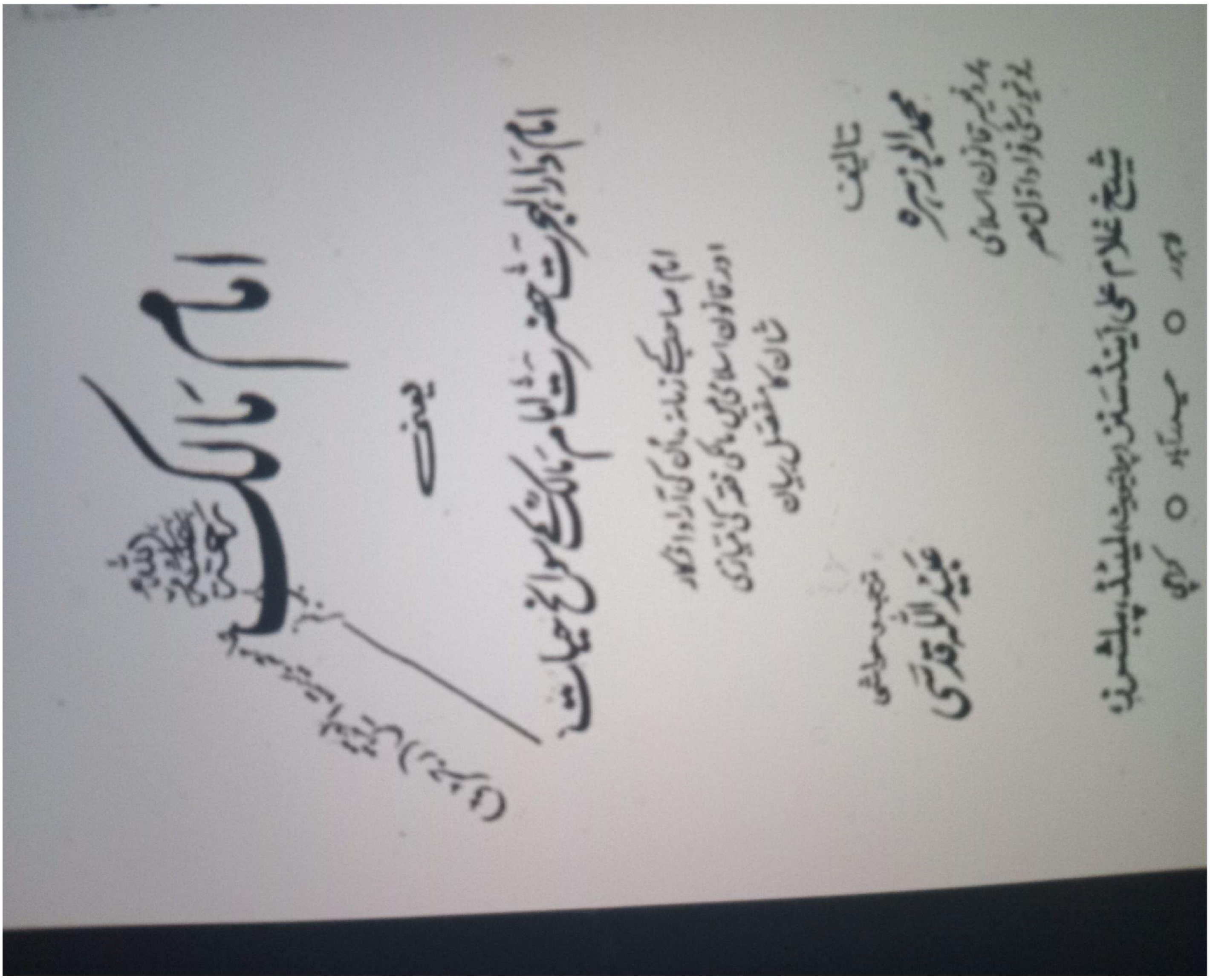

یہ کتاب تھی مزید اس سے پتا چلتا امام ابو حنیفہ اور شعافی
امام مالک نزدیک شیعہ تھے اور ان کو نا پسند لرتے تھے
تنبیہ کے کچھ لوگ کہتے شعافی خلیفہ راشد مانتے تھے تو ایسے
اقوال سب ضعیف ہیں

CamScanner

الاعتقاد

والهداية إلى سبيل الرشاد

على مذهب السلف وأصحاب الحديث

تصنيف

الإمام الحافظ الكبير أبي بكر أحمد بن الحسين

البيهقي الشافعي

٣٨٤ - ٤٥٨ هـ

قدّم له وخرج أحاديثه وعلّق حواشيه

أحمد عصام الكاتب

منشورات دار الآفاق الجديدة بيروت

باب استخلاف أبي الحسن علي بن أبي طالب بن عبد المطلب
ابن هاشم رضي الله عنه

أخبرنا أبو علي الروذباري: ثنا أبو بكر بن داسة: ثنا أبو داود: ثنا سوار بن عبد الله: ثنا عبد الوارث بن سعيد، عن سعيد بن جهان، عن سفينة قال: قال رسول الله ﷺ: «خلافة النبوة ثلاثون سنة، ثم يؤتي الله الملك من يشاء». ثم ذكر سفينة خلافة أبي بكر وعمر وعثمان وعلي. وقال سعيد: قلت لسفينة: إن هؤلاء يزعمون أن علياً لم يكن خليفة. فقال: كذبت أستاه بني الزرقاء[1].

أخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان: أنا عبد الله بن جعفر: ثنا يعقوب بن سفيان: ثنا الحجاج بن أبي منيع: ثنا جدي، عن الزهري قال: لما قتل عثمان، برز علي بن أبي طالب للناس، ودعاهم إلى البيعة، فبايعه الناس، ولم يعدلوا به طلحة ولا غيره. وهذا لأن سائر من بقي من أصحاب الشورى كانوا قد تركوا حقوقهم عند بيعة عثمان كما مضى ذكره، فلم يبق أحد منهم لم يترك حقه إلا علي، وكان قد وفى بعهد عثمان حتى قتل. وكان أفضل من بقي من الصحابة، فلم يكن أحد أحق بالخلافة منه. ثم لم يستبد بها مع كونه أحق الناس بها، حتى جرت له

(١) وقد تقدم في باب تسمية الخلفاء.. الخ.

بيعة. وبايعه مع سائر الناس من بقي من أصحاب الشورى.

کچھ لوگ کہتے ابن شہاب علی کو خلیفہ مانتے تھے اس لیے انھوں نے کہا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت بعد لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بعیت کرلی

CS CamScanner

لیکن اس سند کے بارے میں دل میں کچھ خلش ہے، کیونکہ اس کے رجال اگرچہ سب ثقہ ہیں، سوائے حجاج کے دادا عبید اللہ بن زیاد الرصافی کے، جسے دار قطنی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ لیکن ذہبی نے ذہلی کا قول نقل کیا ہے:

میں نہیں جانتا کہ اس کا کوئی راوی ہے سوائے اس کے پوتے حجاج کے۔ اُس نے مجھے زہری کی کچھ احادیث کا ایک جزو دکھایا تو میں نے انہیں صحیح پایا۔" پس یہ راوی مجہول ہے مگر اس کی احادیث قریب بہ صحت ہیں۔

(ضَعِیف تاریخ الطبري د؛السیرۃ النبونیہ المجلد السابع ص 269

دار قطنی متساھل ہے تعدیل میں دیکھیں(الموقظة في علم مصطلح الحديث » لِلامام الحافظ المحدث المورخ شمس الدين محمد بن احمد الذھبي ولد سنة ٦٧٣ وتوفي سنة ٧٤٨ قال امام ذہبی والمتساھل كالترمذي والحاكم، والدارقطني ص 83) اس لیے اس کی توثیق غیر مقبول ہے اور اوپر 3 علماء نے ضعیف تاریخ طبری میں نقل کیا

CamScanner

الناس سے مراد تمام لوگ ہوتے اس کا جواب

الحسن قال : لما قتل

عثمان رضوان الله عليه جاء الناس إلى عبد الله بن عمر رضوان الله عليه فقالوا له : أنت سيد الناس ، وابن سيدهم فأخرج بنا حتى نبايع لک فقال ابن عمر : أما والله ما دام في روح فلن يهراق في محجمة (٥) من دم ، فعاودوه فقالوا : إن لم تخرج قتلناک على فراشک ، فأعاد لهم الكلام مثل ما قال في المرة الأولى . قال الحسن : اجتهد القوم فلم يستقلوا (1) شيئاً (٧

(السنة لخلال روایت نمبر ٦٠٩)

ترجمہ مولانا یحیی نعمانی کا

حضرت عبداللہ بن عمر پر زور ڈالا۔ صحیح سند سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری (جو اس وقت مدینہ ہی میں تھے) بیان کرتے ہیں کہ پہلے باغیوں نے حضرت عبداللہ سے نرمی سے بات کی۔ انہوں نے انکار کیا۔ تو انہوں نے ان کو ترغیب اور لالچ کے ذریعے راضی کرنا چاہا۔ پھر دھمکیاں دیں ۔ مگر وہ منع کرتے رہے۔ آخر باغیوں نے ان کو دھمکی دی کہ بیعت کر لو ورنہ ہم تم کو بھی قتل کر دیں گے۔ مگر وہ کسی طرح راضی نہیں ہوئے ہے تو اس میں لفظ االناس سے مراد کیا مہاجرین و انصار و قاتلین تھے نہیں باغی تھے الناس جیسے مولانا نے کہا۔

CamScanner

الناس سے مراد تمام لوگ ہوتے اس کا جواب

فَقَالَ : يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي ، قَالَ : ثَلَاثٌ لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُد

حضرت عثمان نے پوچھا اے اشتر لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اس نے کہا کہ تین باتوں میں سے کسی کے نہیں ایک وہ آپ کو اختیار دیتے

مترجم مولانا محمد اویس سرور

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد۱۱) — ۶۸۲ — کتاب الفتن

قَالَ : فَطُرِحَتْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةٌ وله وسادة ، فَقَالَ : يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي ، قَالَ : ثَلَاثٌ لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُد ، يُخَيِّرُونَكَ بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَتَقُولُ : هَذَا أَمْرُكُمْ ، فَاخْتَارُوا لَهُ مَنْ شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ هَاتَيْنِ فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوكَ ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ فَمَا كُنْتُ لأَخْلَعَ لَهُمْ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَهَذِهِ أَشْبَهُ بِكَلَامِهِ ، وأما أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَانَا يُقَصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلُونِي لَا يَتَحَابُّونَ بَعْدِي أَبَدًا ، وَلَا يُقَاتِلُونَ بَعْدِي جَمِيعًا عَدُوًّا أَبَدًا ، فَقَامَ الأَشْتَرُ فَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا فَقُلْنَا : لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ رَجَعَ ، ثُمَّ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً حَتَّى انْتَهَى إِلَى عُثْمَانَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا حَتَّى سَمِعْتُ وَقْعَ أَضْرَاسِهِ ، وَقَالَ : مَا أَغْنَى ، عَنْكَ مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى ، عَنْكَ ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْكَ كُتُبُكَ ، فَقَالَ : أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا أَخِي ، قَالَ : فرَأَيْته اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينه فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأُثْبِتَ ، ثُمَّ مه؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ وَاللهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۸۰۹) حضرت وثاب سے روایت ہے جن کو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حلق میں دو نیزے دیکھے جیسا کہ دو داغنے کی جگہ میں داغنے کے آلے ہوتے ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں مارے گئے وہ کہتے ہیں (راوی وثاب) کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا کہ میرے لیے اشتر کو بلا کر لاؤ پس وہ آیا اور حضرت عثمان اور اس اُشتر کے لیے ایک تکیہ رکھا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اشتر لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اس نے کہا کہ تین باتوں میں سے کسی کے (اختیار کیے بغیر چارہ) نہیں ایک وہ آپ کو اختیار دیتے ہیں اس بات میں کہ آپ ان کے لیے خلافت کے امر کو چھوڑ دیں اور ان سے کہہ دیں کہ یہ تمہارا امر خلافت ہے اس کے لیے جس کو چاہتے ہو چن لو اور اس کے درمیان کہ آپ اپنی ذات کو قصاص کے لیے پیش کر دیں پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو بلا شبہ یہ لوگ آپ سے قتال کریں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے تو اس نے کہا کہ ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باقی رہی یہ بات کہ میں ان کے لیے ان کے امر خلافت سے الگ ہو جاؤں تو کبھی اس قمیص کو نہیں اتاروں گا جسے اللہ رب العزت نے مجھے ہمیشہ کے

CamScanner

الناس سے مراد تمام لوگ ہوتے اس کا جواب

سابقہ حوالے سے مراد ہمیشہ تمام لوگ نہیں ہوتے جیسے مخالفت کرنے والے کہتے الناس سے مراد تمام لوگ صحابہ و تابعین اور قاتلین سب ہیں جبکہ اس کے خلاف ہم نے حوالہ دیا سیدنا عثمان نے باغیوں کے لیے لفظ الناس لیا اشتري لشکر مراد تھی اگئے بیان بھی کیا

الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ : لَا ، قُلْتُ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ تُخْلَعْ ، أَيَزِيدُونَ عَلَى قَتْلِكَ ، قَالَ : لَا ، قُلْتُ : أَرَأَيْت تَسُنُّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الإِسْلَامِ كُلَّمَا سَخِطَ قَوْمٌ عَلَى أَمِيرٍ خَلَعُوهُ ، وَلَا تَخْلَعُ قَمِيصًا قَمَّصَكَهُ اللَّهُ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۸۸۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جبکہ وہ گھر کے اندر محصور تھے تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو مغیرہ بن الاخنس نے بتلایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اس نے آپ کو کیا بتلایا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے خلافت سے معزول کرنا چاہتے ہیں اگر میں اس خلافت سے جدا ہو جاؤں تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے اور اگر میں اس سے جدا نہ ہوں تو وہ مجھے قتل کر دیں گے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ جدا ہو جائیں گے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ کیا جنت اور جہنم کے مالک ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ خلافت سے جدا نہ ہوں تو یہ آپ کے قتل سے زیادہ کر سکتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں کہ آپ اسلام میں یہ طریقہ جاری کر دیں گے کہ جب بھی لوگ امیر سے ناراض ہوں تو اسے (خلافت سے) جدا کر دیں جو قمیص اللہ نے آپ کو پہنائی ہے وہ نہ اتاریں۔

(۳۸۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ ذَاكَ الْيَوْمُ.

(۳۸۸۱۲) حضرت ابو سہلہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گھر (کے محاصرے) کے دن فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت کی تھی میں اس پر جمنے والا ہوں راوی نے فرمایا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ وہی دن ہے۔

(۳۸۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ يَقُولُ : رَأَيْت عُثْمَانَ اطَّلَعَ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُونِي لَا تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا وَلَا تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ : ﴿وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾ قَالَ : وَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفَّ الْكَفَّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۸۱۳) حضرت ابو لیلیٰ کندی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ محاصرے کے وقت انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا اے لوگو! مجھے قتل مت کرو اور مجھے راضی کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو تم کبھی بھی اکھٹے قتال نہ کر سکو گے اور کبھی بھی دشمن سے جہاد نہ کر سکو گے اور تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی یہاں تک کہ تم اس طرح ہو جاؤ گے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور آیت تلاوت کی ترجمہ اور اے میری قوم! میرے ساتھ ضد کا جو معاملہ تم کر رہے ہو وہ کہیں تمہیں اس انجام تک نہ پہنچا دے کہ تم پر بھی ویسی مصیبت نازل ہو جیسی نوح کی قوم یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر نازل

CS CamScanner

الناس سے مراد تمام لوگ ہوتے اس کا جواب

سابقہ حوالے سے معلوم ہوا عربی متن میں لفظ الناس ہے جس سے مراد سیدنا عثمان کی قاتلین عثمان تھی یعنی باغی لوگ خود کے قاتل

" حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے " اے اللہ ! میں تیری بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براءت کا اظہار کرتا ہوں ، جس دن حضرت عثمان کو شہید کیا گیا ، اس دن میری عقل کھو گئی تھی اور یہ عمل مجھے انتہائی ناگوار گزرا تھا ، لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے تھے لیکن میں نے یہ کہہ کر بیعت لینے سے انکار کر دیا " خدا کی قسم ! مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی قوم سے بیعت لینے سے حیاء آتی ہے جنھوں نے ایسے آدمی کو شہید کر ڈالا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے : کیا میں اس سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں ۔ اور میں ایسے حالات میں بھی بیعت لینے سے اللہ سے حیاء کرتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور ابھی ان کی تدفین بھی نہیں ہوئی ہے ۔ وہ لوگ واپس چلے گئے ، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین ہو چکی تو لوگ دوبارہ میرے پاس آئے اور بیعت لینے کا مطالبہ کیا ۔ میں نے کہا : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق جو اقدام کیا گیا ہے ، میں اس سلسلہ میں بہت ڈر رہا ہوں لیکن پھر عزیمت آ گئی تو میں نے ان سے بیعت لے لی ۔ لوگوں نے مجھے " یا امیر المومنین " کہہ کر مخاطب کیا تو لگتا تھا کہ میرا دل پھٹ جائے گا ۔ اور میں نے کہا : اے اللہ ! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھ سے مؤاخذہ کر لے حتی کہ تو راضی ہو جائے ۔ ☆☆ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا ۔"

المستدرک علی الصحیحین 4/ 201 اردو ترجمہ والی روایت نمبر 4527 (اسنادہ صحیح)

۱: اس کو حاکمؒ نے کہا یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح لیکن انہوں نے نقل نہیں کیا۔

۲: ذہبیؒ نے مستدرک کی تخریج میں کہا: یہ روایت بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

۳: شیخ عادل مرشد، ڈاکٹر احمد برہوم، ڈاکٹر محمد کامل قرہ بلی، ڈاکٹر سعید اللحام انہوں نے بھی تخریج میں کہا: اِسنادہ حسن

CamScanner

الناس سے مراد تمام لوگ ہوتے اس کا جواب

سابقہ حوالے سے معلوم ہوا الناس کی مزید وضاحت صحابہ رسول حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کردی کے یہ الناس قاتلین عثمان ہے مزید حوالہ سیدنا علی کا اپنے لوگوں الناس کو جاہل کہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سویدا میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔

(حوالہ کتاب 📚مصنف لابن أبي شيبة تحقيق أ.د. سعد بن ناصر بن عبد العزيز البوجيب المشتري المجلد السادس عشر۔ ص ۴۸ روایت نمبر ۳۰۹۴۷)

مزید روایت پھر قرآن کی آیت سے الناس کا معنی

جب میں اپنی قوم کی طرف آیا تو میری قوم کے لوگ پوچھنے لگے کہ ان کا حضرت عثمان کے بارے میں کیا خیال ہے تو میں نے جواب دیا کہ حضرت علی کے آس پاس کے لوگ تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے

(مصنف ابن ابی شیبہ مترجم اردو (جلد 11) ص 731

نوٹ ثابت ہوا حضرت علی کے حمایتی لوگ باغی قاتلین عثمان منافض تھے نص مطابق نا کے مہاجرین و انصار صحابہ کو الناس مراد کیا جائے

اللہ سورہ المائدۃ آیت نمبر 67 میں يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ اے رسول ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کرو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تمہیں لوگوں کی سازشوں) سے بچائے گا۔ یقین رکھو کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

نوٹ لوگوں کی سازشوں سے مراد کفار منافقین ہی ہیں الناس کا معنی صحابہ لینا بعیت علی پر خاص کرکے جہالت ہے

CS CamScanner

کر سکو گے۔ میں نے ان کی انگلی پکڑی اور کہا ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ ہم آپ کی اطاعت کریں گے اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔ پس اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو پھر ہمارے اوپر آپ کی اطاعت لازم نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ٹھیک ہے اور آواز کو لمبا کیا۔

پس میں نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا پھر محمد بن حاطب کی طرف متوجہ ہوا جو لوگوں کے ایک جانب بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بصرہ میں اپنی قوم کی طرف جا کر میرے دونوں خط اور دونوں باتیں ان تک پہنچا دینا۔ پھر محمد بن حاطب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور کہنے لگے۔ جب میں اپنی قوم کی طرف آیا تو میری قوم کے لوگ پوچھنے لگے کہ ان کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا خیال ہے تو میں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آس پاس کے لوگ تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے مگر حضرت

تو محمد بن حاتم نے کہا اے لوگو ٹھہر جاؤ اللہ کی قسم نہ تم سے میں نے سوال کیا ہے اور نہ تمہارے بارے میں مجھ سے سوال کیا

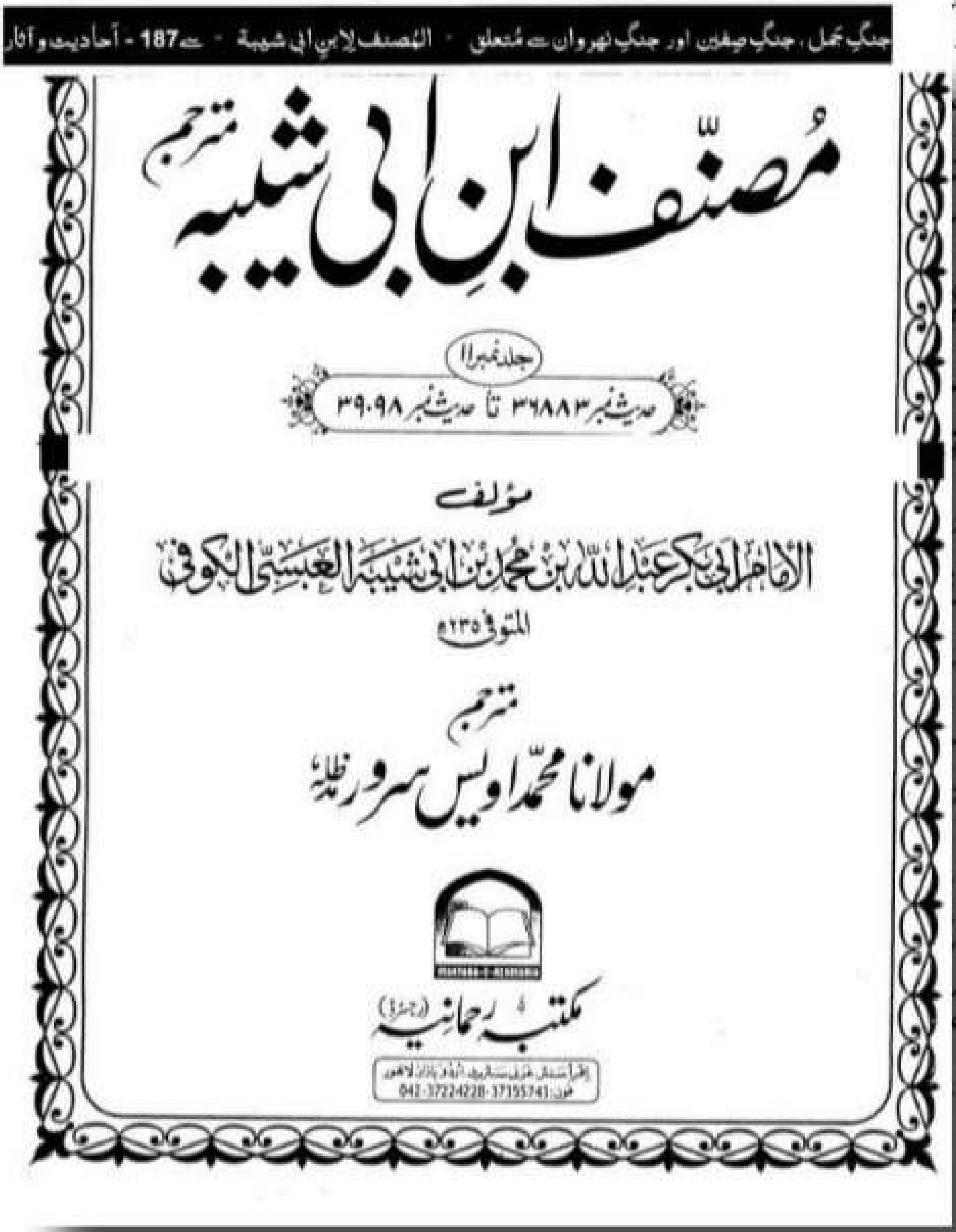
جنگِ جمل، جنگِ صفین اور جنگِ نہروان سے متعلق - المصنف لابن ابی شیبۃ - سے 187 - احادیث و آثار

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور ظلہ

مکتبۂ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

041-37224228-37355743

گیا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ایمان میں سے تھے نیک اعمال کرنے

کرنے والوں کو پسند کرتا ہے عاصم

ملاقات کرنے لگے پھر کہنے لگے کہ کیا

ہنستے ہوئے اور تعجب کرتے ہوئے کبھی

کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ وہ ایسے لگ

کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا

کہتے تھے مجھے اجازت ملی اور میں نے

کہ آپ قوم کے سردار ہیں پس اس

سرداری آج ایسی ہے جیسے گندگی، کمین

ضرورت نہیں۔ اور خط کا جواب دینے

کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں

اور لوگ لڑنے کے لیے سیدھے ہو گئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جب

اور اس کے مابین عورتوں کی طرف سے

ساتھیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اشتر نے کہا

CamScanner

67 ...

يٰٓاَيُّهَا	الرَّسُوْلُ	بَلِّغْ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ	رَّبِّكَ ؕ	وَاِنْ	لَّمْ	تَفْعَلْ	فَمَا	بَلَّغْتَ
اے	رسول	پہنچادیجیے	جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	سے	آپ کے رب کی طرف سے	اور اگر	نہ	آپ نے کیا	تو نہیں	آپ نے پہنچایا

رِسَالَتَهٗ ؕ	وَاللّٰهُ	يَعْصِمُكَ	مِنَ	النَّاسِ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يَهْدِى	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِيْنَ
اس کے پیغام کو	اور اللہ	بچائے گا آپ کو	سے	لوگوں سے	بیشک	اللہ	نہیں	ہدایت دیتا	قوم کو	کافر

Urdu - Mufti Taqi Usmani (Roman Urdu Translation)

aey Rasool ! jo kuch tumharay rab ki taraf say tum per nazil kiya gaya hai uss ki tableegh kero . aur agar aisa nahi kero gay to (iss ka matlab yeh hoga kay) tum ney Allah ka paygham nahi phonchaya . aur Allah tumhen logon (ki sazishon) say bachaye ga . yaqeen rakho kay Allah kafir logon ko hidayat nahi deta .

Urdu - Mufti Taqi Usmani

اے رسول ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کرو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تمہیں لوگوں (کی سازشوں) سے بچائے گا۔ یقین رکھو کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

Urdu - Mufti Taqi Usmani (Roman Urdu Translation)

aey Rasool ! jo kuch tumharay rab ki taraf say tum per nazil kiya gaya hai uss ki tableegh kero . aur agar aisa nahi kero gay to (iss ka matlab yeh hoga kay) tum ney Allah ka paygham nahi phonchaya . aur Allah tumhen logon (ki sazishon) say bachaye ga . yaqeen rakho kay Allah kafir logon ko hidayat nahi deta .

Urdu - Mufti Taqi Usmani

اے رسول ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کرو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تمہیں لوگوں (کی سازشوں) سے بچائے گا۔ یقین رکھو کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

CS CamScanner

کیا یحیی بن معین علی کو خلیفہ چہارم مانتے تھے

قال: سمعت عباسًا يقول: سمعت يحيى بن معين يقول في الخلافة والفضل: أبو بكر، وعمر، وعثمان، وعلي.

اردو ترجمہ:

انہوں نے کہا: میں نے عباس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو خلافت اور فضیلت کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: (ترتیب کے مطابق) ابو بکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم۔

(حوالہ کتاب تاریخ مدینة دمشق الجزء التاسع والثلاثون ص ٥٠٩)

نوٹ یہ امام یحیی بن معین سے قول ثابت نہیں ہے عباس کہنے والا بھی مجھول ابن معین سے ہے

CS CamScanner

تاريخ
مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز
بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والثلاثون

عثمان بن عفان

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

Copyrighted material

CamScanner

في الفضل: أبُو بكر، وعمر، وعُثْمَان، وفي الخلافة: أبُو بكر، وعمر، وعُثْمَان، وعَلي.

قال: سمعت عباساً يقول: سمعت يحيى بن معين يقول في الخلافة والفضل: أبُو بكر، وعمر، وعُثْمَان، وعَلي.

قال: ونا ابن الأعرابي، قال: سمعت مُطَيّن[1] يقول: سمعت محمَّد بن منصور الطوسي يقول لأحمد بن حنبل: بلغني أن قوماً يقولون: أبُو بكر، وعمر، وعُثْمَان ثم يسكت، فقال: هذا كلام سوء.

أنْبَأنا أبُو المظفر [بن][2] القُشَيري، عن أَبي سعيد محمَّد بن عَلي بن محمَّد الخشاب، أَنا أبُو عَبْد الرَّحمن السُّلَمي، قال: قال الشيخ أبُو الحسَن الدارقطني:

اختلف قومٌ من أهل بغداد من أهل العلم، فقال قوم: عُثْمَان أفضل، وقال قوم: عَلي أفضل، فتحاكموا إليَّ فيه، فسألوني عنه، فأمسكت عنه، وقلت: الإمساك عنه خير، ثم لم أَرَ[3] لديني السكوت، قلت: دعهم يقولون فيّ ما أحبوا، فدعوتُ الذي جاءني مستفتياً، وقلت: ارجع إليهم وقل: أبُو الحسَن يقول: عُثْمَان بن عَفَّان أفضل من عَليّ بن أَبي طالب باتفاق جماعة أصحاب رسول الله ﷺ، هذا قول أهل السّنّة، وهو أول عقد يحل في الرفض.

[**أخبرنا** أَبُو القاسم بن السمرقندي، أَنا أَبُو بَكْر بن الطبري][4].

أَنا أَبُو الحسَين بن الفضل، أَنا عَبْد اللّه، نا يعقوب[5]، نا عَبْد العزيز بن عمران، نا أسد بن موسى، نا يوسف بن عمرو، قال: سئل مالك بن أنس عن عَلي وعُثْمَان فقال: ما أدركتُ أحداً اقتدى به إلاّ وهو يقدّم أبا بكر وعمر، ويمسك عن عَلي وعُثْمَان.

كتب إليَّ أَبُو طالب عَبْد القادر محمَّد بن يوسف، وحدَّثنا أَبُو الحَجّاج يوسف بن مكي[6] عنه، أَنا إبْرَاهيم بن عمر بن أحمَد البرمكي، أَنا أحمَد بن جعفر القَطيعي، نا عَبْد اللّه بن أحمَد بن حنبل، حَدَّثَني عَبْد اللّه بن عمر، أَنا حسين الجُعْفي، عن سفيان بن

---

(١) كذا بالأصل وم، و « ز ».
(٢) سقطت من الأصل وم و « ز ».
(٣) الأصل: أرى، والتصويب عن م، و « ز ».
(٤) ما بين معكوفتين سقط من الأصل وأضيف عن م و « ز »، لتقويم السند.
(٥) الخبر في المعرفة والتاريخ ليعقوب الفسوي ١/ ٤٦٧.
(٦) في المطبوعة: يوسف بن مكي بن يوسف.

Copyrighted material

CamScanner

مناظر ابن عباس کی صحت کو تسلیم کرکے بھی اصل معنی کیا بنتا ہے ؟

کچھ لوگ مناظرہ ابن عباس پیش لرتے ہیں اور دلیل کے طور پر کے سیدنا علی کی بعیت مہاجرین و انصار کی تھی اس لیے ابن عباس مہاجرین کی طرف سے ہوکر گئے تھے ان پاس
اول تو متن میں ترجمہ غلط کرتے ترجمہ صحیح کچھ یوں ہے کے قال ابن عباس میں تمہارے پاس مہاجرین اور انصار صحابہ کرام بھی ان کے پاس سے آیا ہوں تا کہ تمہارے پاس ان کی جانب سے جو خبر میں پہنچ رہی ہیں ، ان کی حقیقت حال تم تک پہنچاؤں۔ ان لوگوں کی موجودگی میں قرآن نازل ہوا ہے اور وہ لوگ وہی کو تم سے بہتر طریقے سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق ہی یہ حکم نازل ہوا ہے اور تم میں ان میں سے کوئی

نہیں ہے۔ تو ایک شخص بولا تم قریش سے بلاوجہ مت جھگڑو۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے:
حوالہ المستدرک علی الصحیحین جلد 2 تصنیف لِلامام الحافظ ابي عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوري مترجم اجد الشیخ الحافظ ابي الفضل محمد شفیق الرحمن القادري الرضوي

نوٹ اول تو یہ ہے کے وہ مہاجرین و انصار کے پاس سے گئے تھے تو اس سے یہ معنی لینا بعیت کی یہ قابل حجت قوی قیاس نہیں بلکہ ہم اس کے برخلاف حوالے دے چکے مہاجرین میں عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے صحابی بھی تو تھے جنھوں نے علی کی بعیت نہیں کی تو سیدنا ابن عباس کو ہے کہنا میں تمہارے پاس مہاجرین و انصار کے پاس سے آیا تو اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے میں ان صحابہ عبداللہ بن عمرو سعد بن ابی وقاص اور دیگر اصحاب کے پاس سے آیا ہوں جنھوں نے علی کی بعیت نہیں کی تھی
نوٹ اصل ان کا مطلب کچھ یوں تھا کے وہ کہنا چاہتے تھے کے خوارج جو قرآن کی آیات سے غلط استدلال کررہے تھے اور بیان کیا تم میں ایک بھی صحابی نہیں ہے بلکہ میں ان صحابہ کے پاس سے آیا ہوں جو تم سے زیادہ قرآن جانتے ہیں نا کہ تم اور اگئے ابن عباس نے خود ہی کہا تم میں نبی کے اصحاب میں سے کوئی تمہارے پاس نہیں ہے جو ان صحابہ سے زیادہ قرآن جانتا ہوں کیونکہ قرآن ان پر نازل ہوا وہ بہتر جاننے والے ہے تم سے اور روایت میں ہی لکھا ان کی مہاجرین و انصار کی طرف سے جو مجھ خبریں ملی یعنی جو قرآن کی تفسیر ملی اور احادیث ان کی بات ہورہی تھی

CamScanner

جنگ جمل و صفین سے استدلال کے صحابہ نے علی کی بعیت بیعت رضوان کے صحابہ نے بیعت کا جواب

حدثنا أبو غسان قال: نا عبد السلام بن حرب، عن يزيد بن عبد الرحمن، عن جعفر - أظنه ابن أبي المغيرة - عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبزى، عن أبيه قال: شهدنا مع علي ثمان مائة ممن بايع بيعة الرضوان، قتل منا ثلاثة وستون، منهم عمار بن ياسر.

اردو ترجمہ:

ابو غسان نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: عبد السلام بن حرب نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے یزید بن عبد الرحمن سے، انہوں نے جعفر (راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ یہ جعفر بن ابی المغیرہ ہیں) سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:

"ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اور ہمارے ساتھ بیعتِ رضوان کرنے والے آٹھ سو افراد موجود تھے۔ ان میں سے تریسٹھ (63) افراد شہید ہوئے، جن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔"

(تاریخ خلیفہ ابن خیاط ص196 ضعیف)

نوٹ

سند ضعیف

مالک بن یحیی بن عمرو بن مالک ابو غسان نگری

۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے

میزان الاعتدال (اردو) جلد ششم صفحہ

48

CamScanner

اگلا راوی عبدالسلام بن حرب

ساجی اور العقلي نے ضعفاء میں ذکر شمار کیا

اکمال تھذیب الکمال فی اسماء الرجال علامہ علاءالدین الحنفی کی جلد الثامن صفحہ ۲۷۲

تیسرا راوی

یزید بن عبد الرحمن ابو خالد دالانی

ابن حبان ہو کہتے ہیں۔ اس کا ہم فحش ہے اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے ۔ ابن عدی کہتے ہیں : ابو خالد سے کئی روایات منقول ہیں اور اس سے سب سے زیادہ روایات عبد السلام بن حرب نے نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

شریک بیان کرتے ہیں: ابو خالد دالانی نے ہمیں حدیث بیان کی جو مرجئ اور چھوٹا شخص تھا

(میزان الاعتدال (اردو) جلد ہفتم صفحہ 242

روایت نمبر 2

اور ابو غسان نے کہا: ہمیں (حدیث) بیان کی یعقوب قمی نے، وہ جعفر بن ابی المغیرہ سے روایت کرتے ہیں، وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر نے کہا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یوم الجمل کے دن آٹھ سو انصاری اور چار سو وہ لوگ تھے جنہوں نے بیعت رضوان میں شرکت کی تھی ۔"

(تاریخ خلیفہ ابن خیاط ص 184

CamScanner

اس کی سند میں پھر ابو غسان جس کی توثیق معتبر نہیں
ملی جبکہ اس پر جرح نقل کی دیکھیں صفحہ 73

دوسرا راوی يعقوب بن عبد الله القمي
وقال الدارقطني : ليس بالقوي تهذيب الكمال
[(344 / 32)]
تیسرا راوی جعفر بن ابی المغیرہ عن سعید بن جبیر ہے
اس کے متعلق خاص تخصص سے ملتا وقال ابن منده:
ليس بالقوي في سعيد بن جبیر کہا ابن مندہ نے جب یہ
سعید بن جبیر سے بیان کر لیس قوی یہ مضبوط نہیں ہے

[تهذيب التهذيب (1 / 313)]
لحاظہ یہ روایت بھی ضعیف ثابت ہوئی اب ہم صحیح
روایات سے بیان کرتے کتنی تعداد تھی ان جنگوں میں
صحابہ کی

CamScanner

صحیح روایات بیان کرنے سے پہلے ہم ایک مزید روایت جو دیتے اس پر کلام کرتے پھر اگئے روایت پیش کرتے ہیں

ابو العباس محمد بن یعقوب نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: خضر بن ابان الہاشمی نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: علی بن قادم نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ابو اسرائیل نے حکم سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:
"سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگِ صفین میں بدر کے اسی (80) صحابہ شریک تھے، اور دو سو پچاس (250) ایسے صحابہ بھی شریک تھے جنہوں نے درخت کے نیچے (بیعتِ رضوان) کی تھی

(مستدرک الصحیحین روایت نمبر 4609)

الشیخ عادل مرشد، ڈاکٹر احمد برہوم، ڈاکٹر محمد کامل قرہ بلی، ڈاکٹر سعید اللحام تخریج میں فرماتے ہیں:
اسناد ضعیف اس روایت کی سند ضعیف ہے، کیونکہ خضر بن ابان الہاشمی ضعیف راوی ہیں۔ اگرچہ اس روایت کا ایک متابع بھی موجود ہے، لیکن یہ متابعت بھی فائدہ نہیں دیتی؛ اس لیے کہ ابو اسرائیل، یعنی اسماعیل بن خلیفہ بھی ضعیف راوی ہیں۔ پھر اس روایت میں حکم بن عتیبہ سے سند اور متن دونوں اعتبار سے اختلاف بھی پایا جاتا ہے، جیسا کہ آگے اس کی وضاحت آئے گی۔
اسی طرح سیرت اور تاریخ کے متعدد اہلِ علم نے ذکر کیا ہے کہ حبہ بن جوین العرنی سے یہ روایت منقول ہے کہ وہ کہتے تھے:
"میں صفین کے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اور ان کے ساتھ بدر میں شریک ہونے والے اسی (80) صحابہ تھے۔"
حالانکہ حبہ بن جوین ضعیف راوی تھے اور تشیع میں غلو کرنے والے تھے۔
اور امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حبہ بن جوین کے ترجمہ میں اس روایت کے بارے میں فرمایا:
"یہ محال (ناقابلِ قبول) ہے

CamScanner

صحیح روایات میں دیکھتے ہیں

محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب فتنہ برپا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد دس ہزار تھی، لیکن اس فتنے (صفین) میں ان میں سے سو صحابہ بھی شریک نہ ہوئے، بلکہ ان کی تعداد تیس تک بھی نہ پہنچی۔"

اور امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جنگِ جمل میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے صرف سیدنا علی، حضرت عمار، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم ہی شریک ہوئے۔ اگر میں ان کے علاوہ کسی پانچویں صحابی کا نام بیان کروں تو میں جھوٹا ہوں۔"

(کتاب السنہ الخلال روایت نمبر728سند صحیح اور سند صحیح 729)

CS CamScanner

کیا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مانتی تھیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا، مکہ آکر آپ نے جو کام سب سے پہلے کیا، یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حج کیا، انھوں نے بھی، سب سے پہلے جو کیا، یہی تھا کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور اس کے سوا کوئی کام نہ کیا (نہ بال کٹوائے نہ احرام کھولا)، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ میں نے انھیں دیکھا، انھوں نے بھی سب سے پہلا کام جس سے آغاز کیا، بیت اللہ کا طواف تھا، پھر اس کے پھر اس کے علاوہ کوئی کام نہ ہوا۔ پھر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا

2173 باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی من البقاء علی الإحرام وترک التحلل – صحیح مسلم

(صحیح البخاري – 1641 کتاب الحج)

نوٹ: اگر حضرت علی نے حج نہی کروایا تو وہ خلیفہ نہی۔ اگر کروایا تھا اور ام المومنین نے گنا نہی تو پھر ام المومنین حضرت علی کو خلیفہ نہی مانتی تھیں

CamScanner

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ علی کو خلیفہ مانتے تھے؟

میں نے ان سے کہا کہ تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا اور مجھے تو کچھ بھی حکومت نہیں ملی معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ خلافت کے مسئلہ پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ذرا اپنا سر تو اٹھائے۔ یقیناً ہم اس سے زیادہ خلافت کے حقدار ہیں البخاري – 4108

عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت اُن کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا: لوگوں کی جو صورت حال ہے وہ آپ دیکھ رہی ہیں اور میرا اس معاملہ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم اُن کے ساتھ جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم اُن کے پاس نہ گئے تو اُن کے درمیان انتشار نمودار ہو گا۔ پھر سیدہ حفصہ بھی سنانے اصرار کر کے انہیں جانے پر مجبور کیا جب دونوں ثالث ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو حضرت معاویہ بھی اس نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: جو شخص اس بارے میں کوئی بات چیت کرنا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو پیش کرے!

مصنف عبدالرزاق جلد 4 کتاب المغازی 9779

ابن حجر السقلانی شرح فتح الباری میں فرماتے ہیں

قوله: (قد كان من أمر الناس ما ترين، فلم يجعل لي من الأمر شيء)

یہ اس وقت کا ذکر ہے جب سیدنا علی اور سیدنا معاویہ کے درمیان صفین کی جنگ ہوئی۔ لوگوں نے اختلافات کو ختم کرنے کے لیے حَکَمین مقرر کیے

قوله: (فلما تفرق الناس)

یہ اس وقت کا ذکر ہے جب دونوں حکمین ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن العاص میں اختلاف ہوا۔ عبدالرزاق کی روایت میں یہ وضاحت ہے کہ "فلما تفرق الحكمان"۔

قوله: (فلما تفرق الناس خطب معاوية)

بعض نے کہا یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب سیدنا معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد مقرر کرنا چاہا۔ بعض نے کہا کہ یہ علی کے زمانے میں ہوا، لیکن عبدالرزاق کی روایت اس کی نفی کرتی ہے

قوله : (أن يتكلم في هذا الأمر)

یہاں "الأمر" سے مراد خلافت ہے

CamScanner

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ علی کو خلیفہ مانتے تھے؟

انساب الاشراب بلازری میں صحیح سند سے روایت آئی تحکیم میں خلافت کی بات ہوئی تو آخر پر اس موقع پر کعب بن جعیل التغلبی نے یہ اشعار کہے:

«کان ابو موسی عشیۃ أذرح
یطیف بلقمان الحکیم یوار به ولما التقینا في تراث محمد علت بابن هند في قریش مضاربه

ترجمہ

اذرح کی شام ابو موسیٰ اس طرح لقمان حکیم کے گرد گھوم رہے تھے جیسے اس سے چال چل رہے ہوں اور جب ہم محمد ص کی میراث (یعنی خلافت) کے معاملے میں آمنے سامنے ہوئے تو ابنِ ہند (معاویہ) کی "ضربیں قریش پر غالب آگئیں۔۔"

یعنی تحکیم میں سیدنا معاویہ غالب آگئے
اس ہی طرح تاریخ خلیفہ ابن خیاط 37ھ تحت لکھا سیدنا معاویہ نے صفین بعد تحکیم بعد بیعت خلافت لے لی اہل شام سے

باقی آپ شروحات دیکھیں نیچے سکین ساتھ

CamScanner

CamScanner

حضرت امیر معاویہؓ حضرت علی حسن و حسینؓ کو کہا ہم تم سے خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔

فتح الباری و نعمتہ الباری بریلوی اعلم

انا عثمانی

www.islamiurdubook.blogspot.com

وغيرهما وتواعدوا على الاجتماع لينظروا فى ذلك ، فشاور ابن عمر أخته فى التوجه اليهم أو عدمه فأشارت عليه باللحاق بهم خشية أن ينشأ من غيبته اختلاف يفضى إلى استمرار الفتنة .

قوله (فلما تفرق الناس) أى بعد أن اختلف الحكمان ، وهما أبو موسى الأشعرى وكان من قبل على وعمرو ابن العاص وكان من قبل معاوية . ووقع فى رواية عبد الرزاق عن معمر فى هذا الحديث « فلما تفرق الحكمان » وهو يفسر المراد ويعين أن القصة كانت بصفين . وجوز بعضهم أن يكون المراد الاجتماع الأخير الذى كان بين معاوية والحسن بن على ورواية عبد الرزاق ترده ، وعلى هذا تقدير الكلام ، فلم تدعه حتى ذهب اليهم فى المكان الذى فيه الحكمان فحضر معهم ، فلما تفرقوا خطب معاوية الخ ، وأبعد من ذلك قول ابن الجوزى فى « كشف المشكل » أشار بذلك إلى جعل عمر الخلافة شورى فى ستة ولم يجعل له من الأمر شيئا فأمرته باللحاق ، قال : وهذا حكاية الحال التى جرت قبل ، وأما قوله : « فلما تفرق الناس خطب معاوية » كان هذا فى زمن معاوية لما أراد أن يجعل ابنه يزيد ولى عهده ، كذا قال ولم يأت له بمستند ، والمعتمد ما صرح به فى رواية عبد الرزاق . ثم وجدت فى رواية حبيب بن أبى ثابت عن ابن عمر قال « لما كان فى اليوم الذى اجتمع فيه معاوية بدومة الجندل قالت حفصة : إنه لا يجمل بك أن تتخلف عن صلح يصلح الله به بين أمة محمد ، وأنت صهر رسول الله وابن عمر بن الخطاب ، قال فأقبل معاوية يومئذ على بختى عظيم فقال : « من يطمع فى هذا الأمر أو يرجوه أو يمد إليه عنقه » الحديث أخرجه الطبرانى .

قوله (أن يتكلم فى هذا الأمر) أى الخلافة .

قوله (فليطلع لنا قرنه) بفتح القاف ، قال ابن التين يحتمل أن يريد بدعته كما جاء فى الخبر الآخر « كلما نجم قرن » أى طلع قرن ، ويحتمل أن يكون المعنى فليبد لنا صفحة وجهه ، والقرن من شأنه أن يكون فى الوجه ، والمعنى فليظهر لنا نفسه ولا يخفيها . قيل اراد عليا وعرض بالحسن والحسين ، وقيل أراد عمر وعرض بابنه عبد الله ، وفيه بُعد لأن معاوية كان يبالغ فى تعظيم عمر ووقع فى رواية حبيب بن أبى ثابت أيضا قال ابن عمر : ماحدثت نفسى بالدنيا قبل يومئذ أردت ان أقول له يطمع فيه من ضربك وأباك على الإسلام حتى أدخلكما فيه ، فذكرت الجنة فأعرضت عنه . ومن هنا يظهر مناسبة إدخال هذه القصة فى غزوة الخندق ، لأن أبا سفيان كان قائد الأحزاب يومئذ .

قوله (قال حبيب بن مسلمة) أى ابن مالك الفهرى ، صحابى صغير ، ولأبيه صحبة ، وكان قد سكن الشام وأرسله معاوية فى عسكر لنصر عثمان فقتل عثمان قبل أن يصل ، فرجع فكان مع معاوية ... فكان يقال له حبيب الروم لكثرة دخوله عليهم ومات فى خلافة معاوية .

قوله (فهلا أجبته) أى هلا أجبت معاوية عن تلك المقالة ، فأعلمه ابن عمر بالذى ... خلت حبوتى الخ ، ووقع فى رواية عبد الرزاق عند قوله « فلنحن أحق به منه ومن أبيه » يعر... بهذه الزيادة مناسبة قول حبيب بن مسلمة لابن عمر : هلا أجبته . والحبوة بضم المهملة و... يلقى على الظهر ويربط طرفاه على الساقين بعد ضمهما .

قوله (من قاتلك وأباك على الإسلام) يعنى يوم أحد ويوم الخندق ، ويدخل فى هذه ال...

www.islamiurdubook.blogspot.com

نے جنتوں میں تیار کی ہیں' حبیب نے کہا: آپ محفوظ رہے اور (فتنہ سے) بچالیے گئے۔ محمود نے عبدالرزاق سے روایت میں ("نَسْوَاتُهَا" کی جگہ) "نوساتها" کہا۔

حضرت معاویہ نے یہ خطبہ جنگ صفین کے بعد دیا تھا یا حضرت حسن سے صلح کے بعد' حضرت معاویہ نے کہا: ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں اس کی توجیہ اور حضرت ابن عمر کی رائے

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

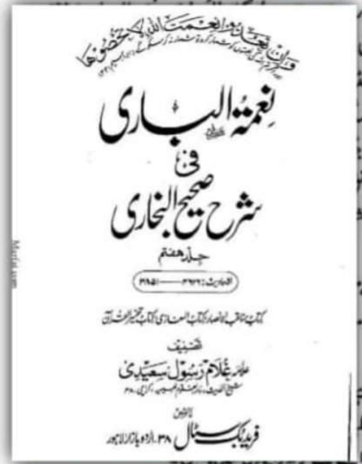

"نسواتها" علامہ خطابی نے کہا: صحیح بخاری میں اسی طرح مذکور ... مینڈھیاں ہیں اور مینڈھیوں سے پانی ٹپکنے کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے اسی ... "نوسة" کا معنی حرکت اور اضطراب ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی مینڈ... لوگوں نے کس طرح حکومت ہتھیالی ہے اور مجھے اس سے کوئی حص... سے پہلے لوگ متحد تھے' پھر حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ... حرمین اور دیگر مقامات کی طرف چلے گئے اور مسلمانوں کے کسی بات پر متفق ... بہن سے مشورہ کیا کہ اب وہ ان حکمرانوں سے ملیں یا نہ ملیں تو انہوں نے مش... کی وجہ سے ایسا فتنہ کھڑا ہوگا جس کا شاید تدارک نہ ہو سکے۔

پھر جب لوگ منتشر ہو گئے: جب حضرت علی اور حضرت معاویہ کے ... وہ منصف حضرت علی کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری تھے اور حضرت ... جنگ صفین کے بعد۔

بعض شارحین نے کہا ہے کہ لوگوں کے منتشر ہونے سے مراد یہ ... درمیان صلح ہوگئی اور طرفین کی فوجیں منتشر ہو گئیں تو حضرت معاویہ نے خط... یہ حضرت معاویہ کے زمانہ کا واقعہ ہے جب انہوں نے ارادہ کیا کہ ...

ہم ضرور اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں: یعنی حضرت حسن اور ان کے باپ حضرت علی سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں' کیونکہ حضرت معاویہ' حضرت علی سے حکومت کے لیے برسرپیکار رہے اور حضرت حسین کے خلاف بھی انہوں نے فوج اتاروی تھی' ایک قول یہ ہے کہ ان کی مراد حضرت ابن عمر اور ان کے باپ حضرت عمر بن الخطاب تھے' لیکن یہ بہت بعید ہے کیونکہ حضرت معاویہ' حضرت عمر کا بہت احترام کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر نے کہا: جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اسلام میں داخل کر دیا' پھر میں نے جنت کو یاد کیا اور اس بات کو کہنے سے اعراض کر لیا۔ اس اعتبار سے اس حدیث کو غزوۂ خندق کے باب میں داخل کرنے کی وجہ معلوم ہوئی' کیونکہ اس جنگ میں احزاب کے قائد ابوسفیان تھے۔

حبیب بن مسلمہ نے کہا: یہ کم عمر صحابی ہیں' ان کے والد بھی صحابی تھے' یہ حضرت معاویہ کے حامی تھے' قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک تھے اور یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔

CamScanner

CamScanner

وغيرهما وتواعدوا على الاجتماع لينظروا فى ذلك ، فشاور ابن عمر أخته فى التوجه اليهم أو عدمه فأشارت عليه باللحاق بهم خشية أن ينشأ من غيبته اختلاف يفضى إلى استمرار الفتنة .

قوله (فلما تفرق الناس) أى بعد أن اختلف الحكمان ، وهما أبو موسى الأشعرى وكان من قبل على وعمرو ابن العاص وكان من قبل معاوية . ووقع فى رواية عبد الرزاق عن معمر فى هذا الحديث « فلما تفرق الحكمان » وهو يفسر المراد ويعين أن القصة كانت بصفين ، وجوز بعضهم أن يكون المراد الاجتماع الأخير الذى كان بين معاوية والحسن بن على ورواية عبد الرزاق ترده ، وعلى هذا تقدير الكلام ، فلم تدعه حتى ذهب اليهم فى المكان الذى فيه الحكمان فحضر معهم ، فلما تفرقوا خطب معاوية الخ ، وأبعد من ذلك قول ابن الجوزى فى « كشف المشكل » أشار بذلك إلى جعل عمر الخلافة شورى فى ستة ولم يجعل له من الأمر شيئا فأمرته باللحاق ، قال : وهذا حكاية الحال التى جرت قبل ، وأما قوله : « فلما تفرق الناس خطب معاوية » كان هذا فى زمن معاوية لما أراد أن يجعل ابنه يزيد ولى عهده ، كذا قال ولم يأت له بمستند ، والمعتمد ما صرح به فى رواية عبد الرزاق . ثم وجدت فى رواية حبيب بن أبى ثابت عن ابن عمر قال « لما كان فى اليوم الذى اجتمع فيه معاوية بدومة الجندل قالت حفصة : إنه لا يجمل بك أن تتخلف عن صلح يصلح الله به بين أمة محمد ، وأنت صهر رسول الله وابن عمر بن الخطاب ، قال فأقبل معاوية يومئذ على بختى عظيم فقال : « من يطمع فى هذا الأمر أو يرجوه أو يمد إليه عنقه » الحديث أخرجه الطبرانى .

قوله (أن يتكلم فى هذا الأمر) أى الخلافة .

قوله (فليطلع لنا قرنه) بفتح القاف ، قال ابن التين يحتمل أن يريد بدعته كما جاء فى الخبر الآخر « كلما نجم قرن » أى طلع قرن ، ويحتمل أن يكون المعنى فليبد لنا صفحة وجهه ، والقرن من شأنه أن يكون فى الوجه ، والمعنى فليظهر لنا نفسه ولا يخفيها . قيل أراد عليا

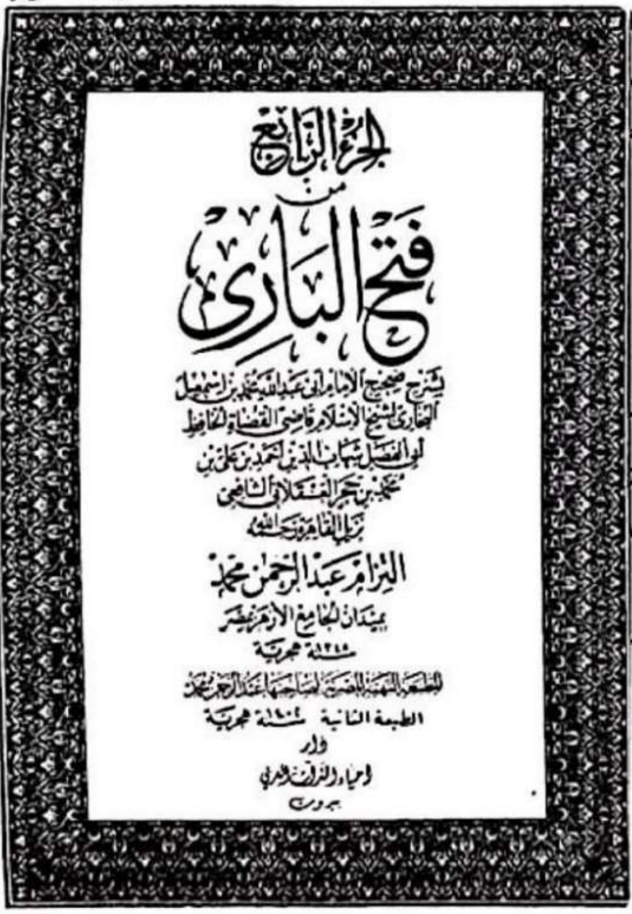

عبد الله ، وفيه بُعد لأن معاوية كان يبالغ فى تعظيم ع...
ماحدثت نفسى بالدنيا قبل يومئذ أردت ان أقول له يـ...
فذكرت الجنة فأعرضت عنه . ومن هنا يظهر مناسبة...
قائد الأحزاب يومئذ .

قوله (قال حبيب بن مسلمة) أى ابن مالك...
الشام وأرسله معاوية فى عسكر لنصر عثمان فقتل عثمان...
فكان يقال له حبيب الروم لكثرة دخوله عليهم ومات...

قوله (فهلا أجبته) أى هلا أجبت معاوية عن ...
خللت حبوتى الخ ، ووقع فى رواية عبد الرزاق عند قول...
بهذه الزيادة مناسبة قول حبيب بن مسلمة لابن عمر ...
يلقى على الظهر ويربط طرفاه على الساقين بعد ضمـ...

قوله (من قاتلك وأباك على الإسلام) يعنى يوم...

CamScanner
CamScanner
CamScanner

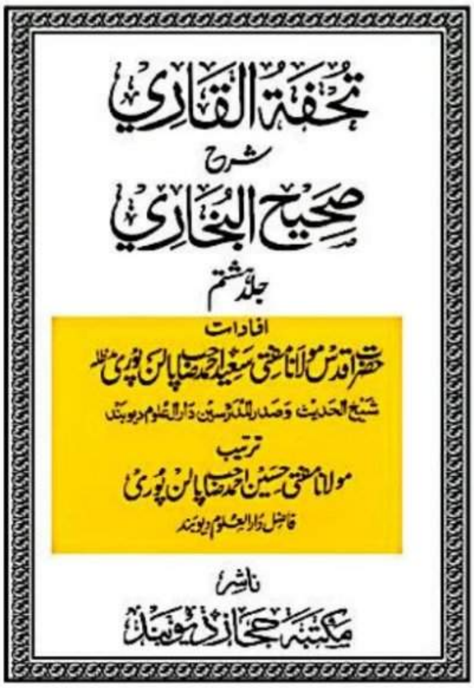
تحفة القاري
شرح
صحيح البخاري
جلد ہشتم
افادات
حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند
ترتیب
مولانا مفتی حسین احمد صاحب پالن پوری
فاضل دار العلوم دیوبند
ناشر
مکتبہ حجاز دیوبند

[٤١٠٨-] حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: أَخ
ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ
وَنَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا
فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ، وَأَخْشَى أَنْ يَكُوْنَ فِي احْتِبَاسِ
النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَكَلَّ
وَمِنْ أَبِيْهِ، قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَا
أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْ
وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّيْ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ
وَعُصِمْتَ. قَالَ مَحْمُوْدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَنَوْسَاتُ

ترجمہ: ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں حفصہؓ کے پاس گیا در
زمانہ میں تولیہ کا استعمال نہیں تھا) میں نے کہا: لوگوں کا معاملہ
نہیں گردانا گیا میرے لئے معاملہ میں سے کچھ (یعنی تحکیم
جائے؟ اب خط آیا ہے کہ دومۃ الجندل میں حکموں کا فیصلہ

تک غیر جانبدار رہا ہوں آگے بھی غیر جانبدار رہنا چاہتا ہوں) حفصہؓ نے کہا: آپ جائیں، اس لئے کہ وہ لوگ آپ کا انتظار کریں گے (ابن عمرؓ کا شمار اکابرین میں تھا اور ایسے حضرات کا فیصلہ کے وقت انتظار کیا جاتا ہے) اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپؓ کے نہ جانے سے کوئی اختلاف ہو جائے (کہیں لوگ کوئی نیا شوشہ چھوڑ دیں اور پھر خون خرابہ شروع ہو جائے) پس نہیں چھوڑا حفصہؓ نے ابن عمرؓ کو یہاں تک کہ وہ گئے، پس جب لوگ جدا ہو گئے یعنی حضرت علیؓ اپنے لوگوں کے ساتھ دومۃ الجندل سے روانہ ہو گئے تو حضرت معاویہؓ نے تقریر کی، انھوں نے کہا: جو شخص چاہتا ہے کہ گفتگو کرے اس معاملہ میں یعنی حکومت کے معاملہ میں تو وہ اپنا سینگ ہمارے سامنے نکالے، پس ہم یقیناً اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں اس سے اور اس کے باپ سے، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا معاملہ تو ختم ہو گیا، دونوں حکموں نے ان کو برخاست کر دیا، اور میں خلافت کے لئے متعین ہو گیا، پس اگر کوئی اور خلافت کا دعوے دار ہے تو سر ابھارے، ان کا اشارہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف تھا، ابن عمرؓ خاموش رہے، انھوں نے کھڑے ہو کر جوابی تقریر نہیں کی، حبیب بن مسلمہؓ نے (بعد میں) کہا: آپ نے ان کو جواب کیوں نہیں دیا؟ ابن عمرؓ کہتے ہیں: میں نے اپنا حبوہ کھول لیا تھا اور ارادہ کیا تھا کہ کہوں: اس معاملہ (حکومت) کا زیادہ حقدار آپ سے وہ شخص ہے جو آپ کے ساتھ اور آپ کے ابا کے ساتھ لڑا ہے، اسلام کی بنیاد پر، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ (یہاں باب ہے) پس مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کہوں گا ایسی بات جو لوگوں کے درمیان تفریق کا باعث ہوگی اور خون بہے گا اور اٹھائی جائے گی (میری بات) مجھ سے اس کے علاوہ (جو میں کہونگا) یعنی لوگ میری بات کا غلط محمل تجویز کریں گے، وہ یہ نقل کریں گے کہ میں خود خلافت چاہتا ہوں، کیونکہ میں اور میرے ابا غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی طرف تھے، اور معاویہؓ اور ابو سفیانؓ کافروں کی طرف تھے، حالانکہ میری مراد یہ نہیں تھی، میری مراد یہ تھی کہ علی رضی اللہ عنہ معاویہؓ سے خلافت کے زیادہ حقدار ہیں، پس یاد کیا میں نے وہ ثواب جو اللہ نے تیار کیا ہے جنتوں میں، یعنی میں بامید ثواب خاموش رہا، حبیبؓ نے کہا: آپ حفاظت کئے گئے اور بچائے گئے یعنی آپ نے اچھا کیا کہ بات نہیں کی ورنہ فتنہ بپا ہوتا اور آپ بھی زد میں آ جاتے!

CamScanner
CamScanner
CamScanner

تقریر کی کہ اگر کوئی خلافت کا دعوے دار ہے تو وہ اپنا سر ابھارے، خلافت کے زیادہ حقدار اس سے اور اس کے ابا سے ہم ہیں، یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر چوٹ تھی، اور حضرت معاویہؓ نے حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا ہے وہ 'ہفوہ' ہے، ابن عمرؓ اس موقع پر خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا اور حکومت تقسیم ہوگئی، حضرت علیؓ اپنے علاقہ کے خلیفہ رہے اور حضرت معاویہؓ اپنے علاقہ کے۔

۹- پھر ا ... کا جواب
کیوں نہیں دیا ... تھا) میں
نے کہنے کا ارا ... ضرت علی
رضی اللہ عنہ ... ضرت علیؓ
مسلمانوں کے ... لئے پر تیل
کا کام نہ کرے ... ، ہے اس
کی میں نے ا

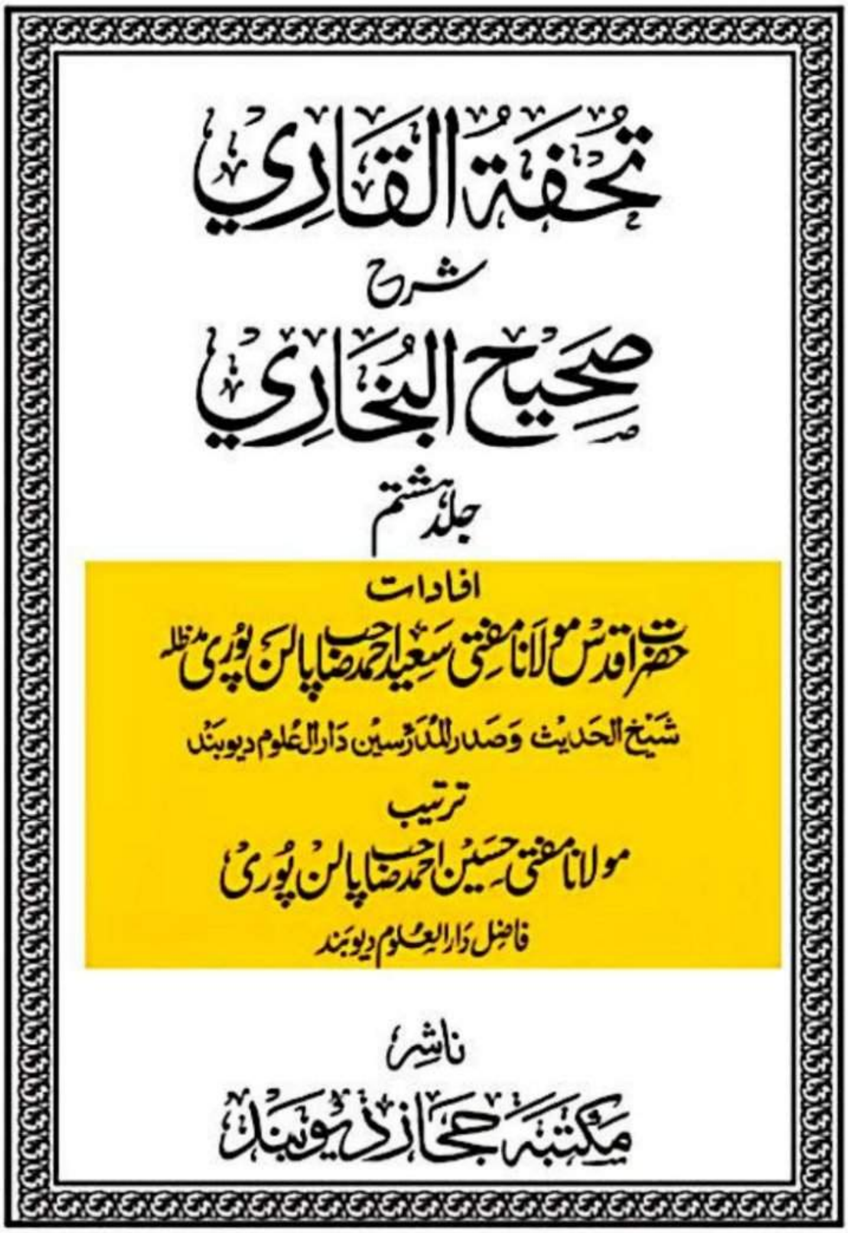

تُحفۃُ القاری
شرح
صحیح البُخاری
جلد ہشتم
افادات
حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند
ترتیب
مولانا مفتی حسین احمد صاحب پالن پوری
فاضل دار العلوم دیوبند
ناشر
مکتبہ حجاز دیوبند

[۱۰۸ ... م، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ، ... نفصَةَ
وَنَوْسَاتُهَا ... لْحَقْ،
فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِ ... تَفَرَّق
النَّاسُ خَ ... بِهِ مِنْهُ
وَمِنْ أَبِيهِ، ... قُولَ:
أَحَقُّ بِهٰذَا ... جَمِيعِ
وَتَسْفِكُ ا ... فِظَتَ
وَعُصِمْتَ

ترجمہ: ... ، اور اس
زمانہ میں تولیہ ... ہے) پس
نہیں گردانا گ ... وحکم بنایا
جائے؟ اب ... رح اب

CamScanner
CamScanner
CamScanner

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ

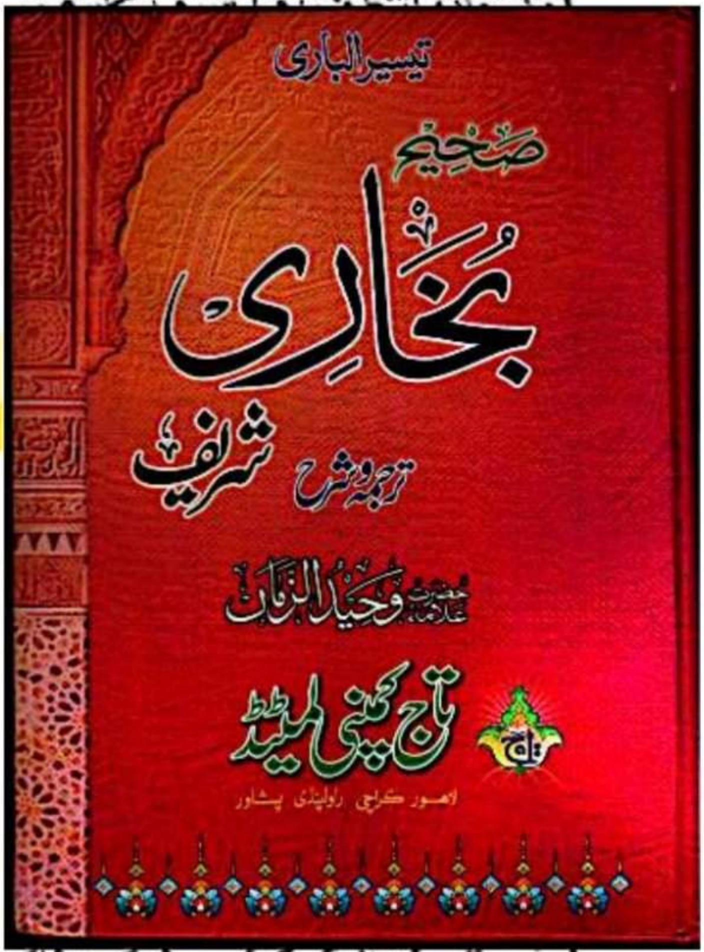

حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ، قَالَ مَحْمُودٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَنَوْسَاتُهَا.

نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے معمر نے کہا اور مجھ کو عبداللہ بن طاؤس نے خبر دی انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین (بہن) حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیاف ۱ اور مجھے تو کچھ بھی حکومت نہیں ملی ف ۲ انہوں نے کہا تم جاؤ لوگوں سے ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں ایسا نہ ہو تم نہ جاؤ اور لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے ف ۳ غرض ام المومنین حفصہؓ نے ان کو نہ چھوڑا ف ۴ آخر وہ گئے ف ۵ جب لوگ چل دیئے (مجلس برخاست ہوا) تو معاویہ نے خطبہ سنایا ف ۶ کیا کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کے مقدمہ میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر تو اٹھائے ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں ف ۷ حبیب بن ابی مسلمہ (صحابی) نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے معاویہ کی تقریر کا جواب کیوں نہ دیا انہوں نے کہا میں نے اپنی لنگی کھولی (جواب دینے کو تیار ہوا) جی میں آیا یوں کہوں تم سے زیادہ حق دار خلافت کا وہ ہے جو تم سے اور تمہارے باپ سے دین کے لئے لڑتا رہا ف ۸ پھر میں ڈرا کہیں ایسا کہنے سے جماعت میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور خونریزی نہ ہو لوگ میرا مطلب کچھ اور سمجھ لیں (کہیں یہ نفسانیت کرتا ہے) میں نے بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنے والوں کے لئے) تیار رکھی ہیں ان کا خیال کیا حبیب بن مسلمہؓ نے کہا (اچھا ہوا) تم اچھے رہے آفت میں نہیں پڑے ف ۹ اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے (انہوں نے معمر سے) روایت کیا اس میں بجائے نسواتہا کے نوساتہا ہے عہ

ف ۱ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ صفین ہو چکی تھی اور مسلمان بڑی پریشانی میں تھے کہ اب کس کو حاکم بنائیں تاکہ یہ جھگڑا دور ہو جو صحابی باقی رہ گئے تھے ان سے بھی مشورہ لیا آخر معاویہ کی خلافت قرار پائی۔ ف ۲ حالانکہ میرے والد اس قدر عمدگی کے ساتھ خلافت کر چکے ہیں۔ ف ۳ کوئی فساد کھڑا ہو جائے تمہارے جانے سے کچھ تو فائدہ ہوگا فساد دبے گا شاید لوگ تم کو ہی حکومت دے دیں۔ ف ۴ جانے پر مجبور کیا۔ ف ۵ جہاں تحکیم ہو رہی تھی وہاں پہنچے۔ ف ۶ ہوا یہ کہ لوگوں نے رائے دی ہر فریق کی طرف سے ایک ایک شخص حکم مقرر ہو اور دونوں حکم جو فیصلہ کر دیں وہ فریقین قبول کریں حضرت علیؓ کے فریق کی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم یعنی پنچ مقرر ہوتے عمرو نے

عہ شاید نسائی ہوں گی۔

CamScanner
CamScanner
CamScanner

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے کہا: آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ مجھے تو حکومت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملا۔ حضرت حفصہ ؓ نے فرمایا: لوگوں کے اجتماع میں شرکت کرو۔ وہ تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ تمھارے رک جانے سے مزید اختلاف ہو گا۔ آخر کار ان کے اصرار کرنے پر وہ اجتماع میں گئے۔ جب لوگ حضرت معاویہ ؓ کی بیعت کر کے چلے گئے تو امیر معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس (خلافت کے) موضوع پر جس نے کوئی بات کرنی ہے وہ اپنا سر اٹھائے، یقیناً ہم اس سے اور اس کے باپ سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔

حضرت حبیب بن مسلمہ ؓ نے کہا: اس وقت آپ نے اس بات کا جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے تو گرہ کھول کر بات کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ انھیں جواب دوں: خلافت کا تم سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمھارے باپ سے اسلام

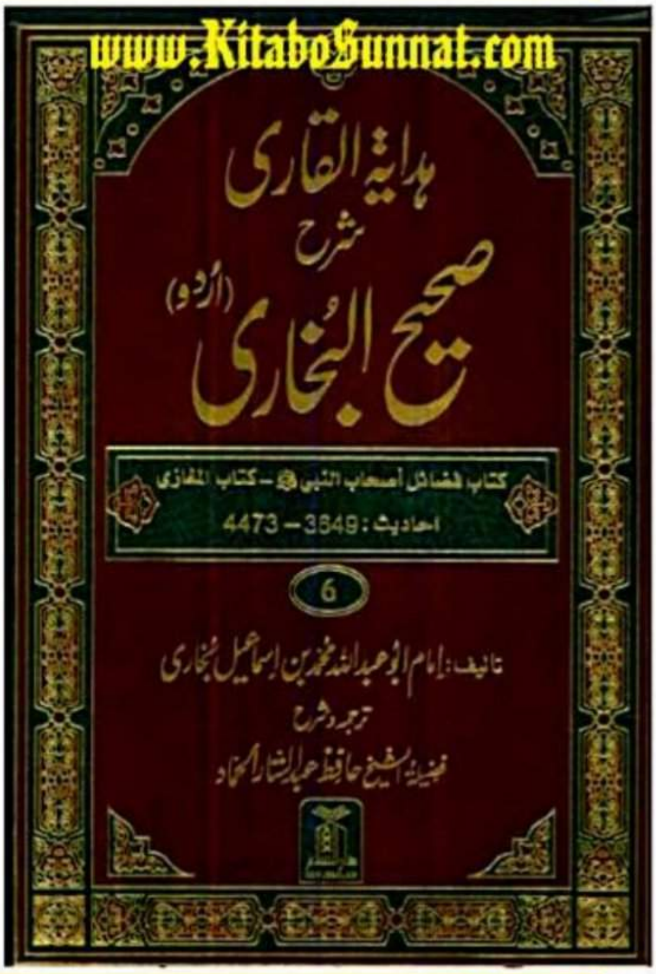

خندق کھود کر شہر کو ان کے حملے سے محفوظ کر لیا تھا اور کفار اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور ناکام واپس لوٹ گئے۔ (2) امام بخاری ؒ نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر ؓ کے اس ارشاد کی بنا پر پیش کیا جو انھوں نے حضرت امیر معاویہ ؓ کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ "تم سے زیادہ خلافت کا حق دار وہ ہے جس نے تم سے اور تمھارے باپ سے اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ لڑی تھی" یعنی غزوۂ احد اور خندق کے دن معاویہ اور ان کے باپ ابوسفیان سے قتال کیا۔ اس مقابلے میں حضرت علی، مہاجرین اور حاضرین خندق ؓ مراد ہیں جن میں حضرت ابن عمر ؓ بھی شامل تھے۔ اس اعتبار سے اس واقعے کو غزوۂ خندق کے عنوان میں لایا گیا ہے۔ (3) بنو ہاشم زہد و تقویٰ میں پیش پیش تھے جبکہ بنو امیہ میں طاقت اور دولت تھی، چنانچہ جب تک ان میں قوت رہی انھوں نے بنو ہاشم کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ حضرت ابوسفیان ؓ تو آخر وقت تک مسلمانوں سے لڑتے رہے، آخر فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ (4) حضرت ابن عمر ؓ کا موقف تھا کہ فاضل کی موجودگی میں مفضول کے ہاتھ پر بیعت کر لینا مسلمانوں کی خونریزی سے بہتر ہے، اس لیے انھوں نے حضرت معاویہ ؓ اور ان کے بیٹے یزید سے بیعت کی۔ (5) بہرحال اس حدیث کی غزوۂ خندق سے یہ مناسبت ہے کہ خلفائے راشدین اور حضرت ابن عمر ؓ غزوۂ خندق میں موجود تھے جبکہ ابوسفیان اور حضرت معاویہ اس وقت مخالف اسلام تھے۔ اس مقام پر خلافت اور حکومت کے استحقاق سے بحث مقصود نہیں وہ ہم کتاب الاحکام میں بیان کریں گے۔ بإذن الله تعالٰى.

CamScanner
CamScanner
CamScanner

اس کے قول "قد كان من أمر الدنيا ما ترين" (دنیا کے معاملات میں جو کچھ تم دیکھ رہی ہو وہ ہو چکا) سے مراد وہ واقعہ ہے جو حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صفین کی جنگ میں پیش آیا۔

اور "فلم يُجعل لي" (میرے لیے نہیں بنایا گیا) میں "جُعل" کو مجهول (مفعول کے لیے) بولا گیا ہے، یعنی:

مجھے اس معاملے (الأمر) — یعنی حکومت اور بادشاہت — میں کوئی حصہ یا اختیار نہیں دیا گیا۔

قوله: (قد كان من أمر الدنيا ما ترين)؛ أي: مما وقع بين علي ومعاوية من القتال في صفين، فلم يجعل لي بالبناء للمفعول من الأمر؛ أي: من الإمارة والملك.

قوله: (الحق) بكسر الهمزة وفتح الحاء؛ أي: بهم.

قوله: (فرقة)؛ أي: مخالفة.

قوله: (فليطلع) بضم الفاء وكسر اللام، (لنا قرنة) بفتح القاف وسكون الراء؛ أي: فليبد لنا رأسه أو صفحة وجهه؛ أي: فليظهر لنا نفسه، ولا يخفيها.

قوله: (فلنحن أحق به)؛ أي: بأمر الخلافة منه

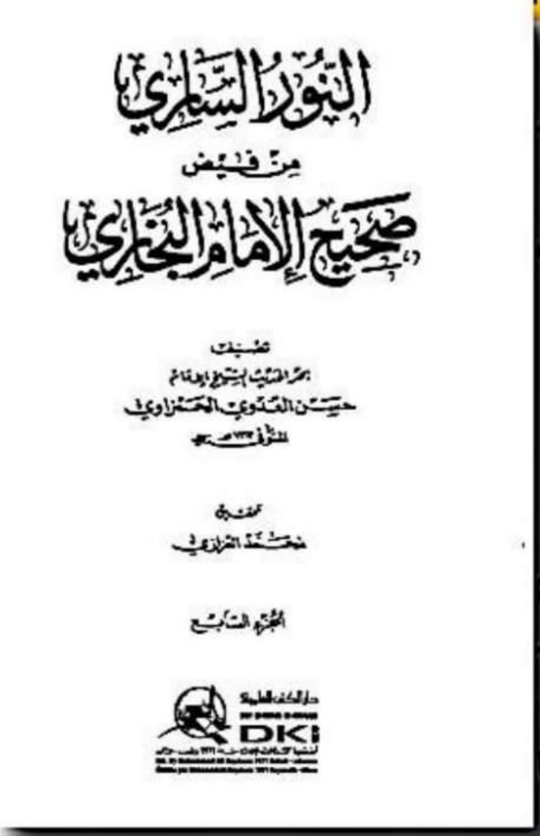
النُّورُ السَّارِي
مِنْ فَيْضِ
صَحِيحِ الإِمَامِ البُخَارِي
تصنيف
حسن العدوي الحمزاوي
تحقيق
محمد الزرزوي
الجزء السابع
دار الكتب العلمية DKI

اس کے قول "فَلَنَحنُ أَحَقُّ بِهِ" (تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں) سے مراد ہے:

"ہم خلافت کے اس معاملے کے زیادہ حق دار ہیں اُن (یعنی دوسرے فریق) کی نسبت۔"

٤١١٢ - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ

غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا

CamScanner
CamScanner
CamScanner

٤١٠٧- حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ. (اس حدیث کی روایت میں امام بخاری منفرد ہیں)

امام بخاری روایت کرتے ہیں: مجھے عبدۃ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں عبدالصمد نے حدیث بیان کی از عبدالرحمان' وہ عبداللہ بن دینار کے بیٹے ہیں از والد خود وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں جس پہلے دن غزوہ میں حاضر ہوا وہ یوم خندق تھا۔

یوں تو حضرت ابن عمر غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں بھی پیش ہوئے تھے لیکن جس غزوہ سے ان کو مال غنیمت ملا' وہ غزوۂ خندق تھا۔

٤١٠٨- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ اِلْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشٰى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا

امام بخاری روایت کرتے ہیں: مجھے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی از معمر از الزہری از سالم از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' ابراہیم نے بتایا: مجھے طاؤس کے بیٹے نے خبر دی از عکرمہ بن خالد از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' اس وقت ان کی مینڈھیوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' میں نے کہا: آپ دیکھ رہی ہیں کہ لوگوں نے کس طرح حکومت اٹھا لی ہے' اور اس حکومت سے مجھے کوئی حصہ نہیں ملا' حضرت حفصہ نے کہا: تم ان کے ساتھ جا ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور مجھے یہ خطرہ ہے کہ تمہارا ان سے نہ ملنا اختلاف کا سبب ہوگا' پھر حضرت حفصہ نے ان کو اس وقت تک نہ چھوڑا حتیٰ کہ وہ چلے گئے' پھر جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیا' اور کہا: جو اس حکومت کے متعلق بات کرنا چاہتا ہو وہ اپنی دلیل سے ہم کو مطلع کرے' سو ہم ضرور اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں' حبیب بن مسلمہ نے (حضرت ابن عمر سے) کہا: آپ اس کا جواب دیں! حضرت ابن عمر نے کہا: میں نے اسی وقت جواب دینے کے لیے اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں کے حلقہ سے نکالا تھا (یعنی سنبھل کر بیٹھ گیا تھا) اور یہ کہنے کا ارادہ کیا تھا کہ تم سے زیادہ اس حکومت کے حق دار وہ تھے جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی تھی' پھر میں اس بات سے ڈرا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے مسلمانوں کی جمعیت میں افتراق ہو اور خون ریزی ہو اور میری مراد کے خلاف میرے کلام کو محمول کیا جائے' پھر میں نے ان نعمتوں کو یاد کیا جو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

Marfat.com

نے جنتوں میں تیار کی ہیں

(فتنہ سے) بچا لیے گئے۔

("نَسْوَاتُهَا" کی جگہ)"

حضرت معاویہ نے یہ خطبہ جنگ صفین کے بعد دیا تھا یا حضرت حسن سے صلح کے بعد؟ ان کا یہ کہنا: ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں' اس کی توجیہ اور حضرت ابن عمر کی رائے

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"نسواتھا" علامہ خطابی نے کہا: صحیح بخاری میں اسی طرح مذکور ہے اور یہ غلط ہے' ... مینڈھیاں ہیں اور مینڈھیوں سے پانی ٹپکنے کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے اسی وقت غسل کیا تھا ... "نوسة" کا معنی حرکت اور اضطراب ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی مینڈھیاں ہل رہی تھیں

لوگوں نے کس طرح حکومت ہتھیالی ہے اور مجھے اس سے کوئی حصہ نہیں ملا: اس جملہ سے حضرت ابن عمر کی مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے لوگ متحد تھے' پھر حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جنگ صفین ہوئی' پھر باقی صحابہ اس جنگ سے الگ رہے اور حرمین اور دیگر مقامات کی طرف چلے گئے اور مسلمانوں کے کسی بات پر متفق ہونے کا انتظار کرتے رہے' پس حضرت ابن عمر نے اپنی بہن سے مشورہ کیا کہ اب وہ ان حکمرانوں سے ملیں یا نہ ملیں تو انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ ان سے ملیں کیونکہ اگر وہ ان سے نہ ملے تو اس کی وجہ سے ایسا فتنہ کھڑا ہوگا جس کا شاید تدارک نہ ہو سکے۔

پھر جب لوگ منتشر ہو گئے: جب حضرت علی اور حضرت معاویہ کے مقرر کردہ منصفوں میں اختلاف کے بعد لوگ منتشر ہو گئے۔

وہ منصف حضرت علی کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعری تھے اور حضرت معاویہ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاص تھے رضی اللہ عنہم' یعنی جنگ صفین کے بعد۔

بعض شارحین نے کہا ہے کہ لوگوں کے منتشر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب حضرت معاویہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے درمیان صلح ہو گئی اور طرفین کی فوجیں منتشر ہو گئیں تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیا۔

یہ حضرت معاویہ کے زمانہ کا واقعہ ہے جب انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنا ولی عہد بنائیں۔

ہم ضرور اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں: یعنی حضرت حسن اور ان کے باپ حضرت علی سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں' کیونکہ حضرت معاویہ' حضرت علی سے حکومت کے لیے برسرپیکار رہے اور حضرت حسین کے خلاف بھی انہوں نے فوج اتار دی تھی' ایک قول یہ ہے کہ ان کی مراد حضرت ابن عمر اور ان کے باپ حضرت عمر بن الخطاب تھے' لیکن یہ بہت بعید ہے کیونکہ حضرت معاویہ' حضرت عمر کا بہت احترام کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر نے کہا: جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اسلام میں داخل کر دیا' پھر میں نے جنت کو یاد کیا اور اس بات کو کہنے سے اعراض کر لیا۔ اس اعتبار سے اس حدیث کو غزوۂ خندق کے باب میں داخل کرنے کی وجہ معلوم ہوئی' کیونکہ اس جنگ میں احزاب کے قائد ابوسفیان تھے۔

حبیب بن مسلمہ نے کہا: یہ کم عمر صحابی ہیں' ان کے والد بھی صحابی تھے' یہ حضرت معاویہ کے حامی تھے' قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک تھے اور یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔

CamScanner
CamScanner
CamScanner

میں نے حَبْوَۃ کو کھولا: اس کا معنی ہے: ایک ایسا کپڑا جس سے کمر اور پنڈلیوں کی دو طرفوں کو باندھ کر بیٹھا جائے' حضرت ابن عمر نے جواب دینے کے لیے اس کپڑے کو کھول دیا اور سنبھل کر بیٹھ گئے' پھر مصلحت سے حضرت معاویہ کو جواب نہیں دیا تاکہ شورش اور اختلاف نہ ہو۔

جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر قتال کیا تھا: یعنی اُحد میں اور خندق میں' اور ان کے خلاف جنگ میں حضرت علی اور تمام مہاجرین اور انصار شامل تھے جو اُحد اور خندق میں موجود تھے' اسی سے یہ مناسبت معلوم ہوگئی کہ امام بخاری نے اس قصہ کی غزوۃ الخندق کے باب میں کیوں روایت کی ہے' کیونکہ حضرت معاویہ کے والد اس جنگ میں کفار کی جماعتوں کے سردار تھے' حضرت معاویہ کی رائے یہ تھی کہ حکومت کا منصب اس کے پاس ہونا چاہیے جو قوت' رائے' معرفت' اُمور اور سیاست میں ان سے زیادہ ہو جو اسلام' دین اور عبادت میں سابق ہو' اسی وجہ سے انہوں نے یہ کہا کہ وہ خلافت اور حکومت کے زیادہ حق دار ہیں' حضرت ابن عمر کی رائے اس کے خلاف تھی' اسی لیے انہوں نے فتنہ کے خوف کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ اور مفضول کی بیعت کر لی' اسی وجہ سے انہوں نے حضرت معاویہ کے بعد ان کے بیٹے یزید سے بیعت کر لی اور اپنے بیٹوں کو اس کی بیعت توڑنے سے منع کیا جیسا کہ عنقریب کتاب الفتن میں آئے گا اور اس کے بعد انہوں نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کر لی۔

حبیب بن مسلمہ نے کہا: آپ محفوظ رہے اور فتنہ سے بچا لیے گئے: ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ' اصحاب معاویہ میں سے ہیں' اسی لیے انہوں نے حضرت ابن عمر کے جواب نہ دینے اور ان کی رائے کی تحسین کی۔

(فتح الباری ج ۵ ص ۲۳۶-۲۳۵' دار المعرفہ' بیروت' ۱۴۲۶ھ)

...گئے۔

...: خلاصہ یہ ہے کہ قوم اسی پر متفق ہوگئی کہ دو منصف...
...کیا اور حضرت معاویہ کی طرف سے حضرت عمرو بن...
...کہا: آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو بتائیں کہ ہم نے کیا...
...اُمت کے معاملہ میں غور کیا' سو ہم نے اس اُمت...
...اور خلافت کے معاملہ کو مجلس شوریٰ پر چھوڑ دیں اور...
...رت معاویہ دونوں کو معزول کرتا ہوں' یہ ہمارا اتفاقی...
...العاص خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے' انہوں...
...نے حضرت علی کو خلافت سے معزول کر دیا اور میں...
...یہ کو خلافت کے منصب پر برقرار رکھتا ہوں کیونکہ وہ...
...اور تمام لوگوں سے زیادہ منصب خلافت کے حق دار...

...البخاری ج ۵ ص ۴۲۹' مکتبہ قدوسیہ لاہور

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا
اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہ کر سکو گے (ابراہیم: ۳۴)

نِعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

جلد ہفتم

(الاحادیث: ۳۶۲۶ —— ۳۸۵۱)

کتاب مناقب الانصار' کتاب المغازی' کتاب تفسیر القرآن

تصنیف
علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث' دار العلوم نعیمیہ' کراچی-۳۸

ناشر
فرید بک سٹال ۳۸- اُردو بازار لاہور

Marfat.com

CamScanner
CamScanner
CamScanner

میں نے خَبُوتِہا کو کھولا: اس کا معنی ہے: ایک ایسا کپڑا ج
عمر نے جواب دینے کے لیے اس کپڑے کو کھول دیا اور سنبھل کر
اختلاف نہ ہو۔

جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر
حضرت علی اور تمام مہاجرین اور انصار شامل تھے جو اُحد اور خند
قصہ کی غزوۃ الخندق کے باب میں کیوں روایت کی ہے؟ کیونکہ
حضرت معاویہ کی رائے یہ تھی کہ حکومت کا منصب اس کے پاس
ہو جو اسلام دین اور عبادت میں سابق ہو اسی وجہ سے انہوں۔
رائے اس کے خلاف تھی اسی لیے انہوں نے فتنہ کے خوف کی
نے حضرت معاویہ کے بعد ان کے بیٹے یزید سے بیعت کر لی ا
الفتن میں آئے گا اور اس کے بعد انہوں نے عبد الملک بن مر
حبیب بن مسلمہ نے کہا: آپ محفوظ رہے اور فتنہ سے:
میں سے ہیں اسی لیے انہوں نے حضرت ابن عمر کے جواب نہ

فَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا

نِعْمَةُ الْبَارِی
فِی
شرح صحیح البخاری

جلد ہفتم

الاحادیث: ۳۷۷۲ ——— ۳۸۵۱

کتاب مناقب الانصار، کتاب المغازی، کتاب تفسیر القرآن

تصنیف
علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ، کراچی-۳۸

ناشر
فرید بک سٹال ۳۸- اُردو بازار لاہور

واقعہ تحکیم کی تفصیل

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

پھر جب لوگ منتشر ہو گئے: جب دو منصفوں کے فیصلہ کے بعد لوگ منتشر ہو گئے۔

ان منصفوں کے فیصلہ کا قصہ طویل ہے ہم نے اپنی تاریخ کبیر میں لکھا ہے: خلاصہ یہ ہے کہ قوم اسی پر متفق ہو گئی کہ دو منصف مقرر کیے جائیں سو حضرت علی کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو مقرر کیا گیا اور حضرت معاویہ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاص کو مقرر کیا گیا پھر حضرت عمرو بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے کہا: آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو بتائیں کہ ہم نے کیا فیصلہ کیا ہے تب حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کھڑے ہو کر کہا: اے لوگو! ہم نے اس اُمت کے معاملہ میں غور کیا سو ہم نے اس اُمت کے حق میں سب سے بہتر یہ سمجھا کہ ہم حضرت علی اور حضرت معاویہ کو معزول کر دیں اور خلافت کے معاملہ کو مجلس شوریٰ پر چھوڑ دیں اور وہ اپنی صواب دید سے جس کو چاہیں خلیفہ نامزد کر دیں سو میں حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں کو معزول کرتا ہوں یہ ہمارا اتفاقی فیصلہ ہے پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری اپنی جگہ سے نیچے اتر آئے اور حضرت عمرو بن العاص خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد کہا: جیسا کہ آپ نے سن لیا میں نے اور میرے اس صاحب نے حضرت علی کو خلافت سے معزول کر دیا اور میں بھی حضرت علی کو خلافت سے معزول کرتا ہوں اور میں اپنے صاحب حضرت معاویہ کو خلافت کے منصب پر برقرار رکھتا ہوں کیونکہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے ولی ہیں اور ان کے خون کے قصاص کے طالب ہیں اور تمام لوگوں سے زیادہ منصب خلافت کے حق دار ہیں سو اس اعلان کے بعد لوگ منتشر ہو گئے۔

ل غیر مقلد عالم شیخ داؤد راز نے اس کا ترجمہ کیا ہے: میں نے اسی وقت اپنی لنگی کھولی۔ ترجمہ صحیح البخاری ج ۵ ص ۴۲۹ مکتبہ قدوسیہ لاہور

Marfat.com
Marfat.com
CamScanner
CamScanner
CamScanner

حضرت ابن عمر نے (دل میں کہا:) اس خلافت کے حق دار وہ ہیں جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی تھی: حضرت ابن عمر کی مراد حضرت معاویہ کے والد حضرت ابوسفیان تھے کیونکہ حضرت عمر نے حضرت معاویہ اور ان کے والد ابوسفیان سے اُحد اور خندق میں اسلام کے لیے جنگ کی تھی اور اس وقت یہ دونوں کافر تھے اور یہ دونوں فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔ (عمدۃ القاری ج ۱۷ ص ۲۳۹۔۲۳۸ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ)

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہ کرسکو گے (ابراہیم: ۳۴)

نِعمۃُ الباری

فی

شرحِ صحیح البخاری

جِلد ہفتم

الاحادیث: ۳۶۲۶ —— ۴۸۵۱

کتاب مناقب الانصار، کتاب المغازی، کتاب تفسیر القرآن

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث، دار العلوم نعیمیہ، کراچی-۳۸

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸-اُردو بازار لاہور

Marfat.com

Marfat.com

CamScanner

CamScanner

CamScanner

فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْیُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ قَالَ حَبِیْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِیْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَخَشِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَیْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَیُحْمَلُ عَنِّیْ غَیْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِی الْجِنَانِ قَالَ حَبِیْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ کے پاس حاضر ہوا۔ جب کہ ان کی مینڈھیاں پانی بہا رہی تھیں۔ یعنی وہ نہا چکی تھی۔ میں نے کہا کہ خلافت کے معاملہ میں جو کچھ ہو چکا اسے آپ دیکھ چکی ہیں۔ کہ میرے لئے تو اس میں سے کوئی حصہ نہیں رکھا گیا۔ انہوں نے فرمایا جلدی پہنچو وہ لوگ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور مجھے تو خطرہ ہے۔ کہ تمہارے رک جانے کی وجہ سے کہیں ان میں افتراق نہ پیدا ہو جائے۔ پس انہوں نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ چلے گئے۔ پس جب لوگ الگ ہوئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے خطبہ دیا۔ فرمانے لگے کہ جو شخص اس امارت کے معاملہ میں بات کرنا چاہتا ہو وہ اپنا سر نکالے۔ کیونکہ ہم تو اس سے اور اس کے باپ سے امارت کے زیادہ حقدار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے ان کو جواب کیوں نہ دیا۔ تو حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا کہ میں نے تو تیاری کر کے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ میں انہیں جواب دوں۔ کہ اس امارت کا حقدار تیرے سے زیادہ وہ شخص ہے جس نے تیرے سے اور تیرے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ لڑی۔ یعنی حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ وغیرھم زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ قدیم الاسلام ہیں۔ لیکن مجھے خطرہ لاحق ہوا۔ کہ میں ایسا کلمہ نہ کہہ دوں جس سے مسلمانوں کی جماعت میں افتراق پیدا ہو۔ اور خون [illegible] نے کا سبب [illegible] جائے اور میری طرف سے ایسی بات پھیلائی جائے جو میں نے نہ [illegible] تو [illegible] ثواب [illegible] یاد آ گیا۔ جو صبر کرنے وا[illegible] کے [illegible] اللہ تعالیٰ نے بہشت میں [illegible] اے عبدا[illegible] اپنی سند میں نوساتھا کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

علماء دیوبند

تشریح از شیخ مدنیؒ | یہ واقعہ صفین کی جنگ کے بعد کا ہے۔ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ

کا قصاص نہیں لیا تھا۔ لوگوں نے ان کی بیعت کر لی تھی۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے اہل فتنہ تھے۔ جن میں صاحبزادہ محمد بن ابی بکرؓ بھی شامل تھے۔ جو حضرت علیؓ کے ربیب [illegible] نے حضرت اسماء بنت عمیس بیوہ ابی بکرؓ سے شادی کر لی تھی۔ جو محمد بن ابی بکرؓ کی [illegible] اس وقت دو برس کے تھے۔ حضرت عثمانؓ سے انہوں نے درخواست کی تھی۔ کہ [illegible] کسی مقام کا حاکم مقرر کر کے وظیفہ خوار بنا دیجئے۔ جنہوں نے ان کی درخواست [illegible] کی امارت کا پروانہ لکھ دیا۔ لیکن چونکہ حضرت عثمانؓ کی مہر مروان بن حکم کے پاس [illegible] نے شرارت کر کے بجائے وظیفہ کے ان کے قتل کا حکم لکھ دیا۔ راستہ میں خط کا [illegible] بہت غصہ ہوئے۔ اور اپنے اخوال یعنی ماموؤں کو ہمراہ لے کر مدینہ پر حملہ آور ہو [illegible] ان کے قتل کے متعلق حضرت عثمانؓ نے لکھا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں بہت سمجھ[illegible] خط نہیں لکھا۔ مگر وہ لوگ نہ مانے۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے طرفدار تھے۔ اپنے [illegible] نوجوانوں کے ہمراہ حفاظت کے لئے دروازہ پر کھڑا کر دیا۔ اہلِ فتنہ جو مصری۔ بصری [illegible] پر مشتمل تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ اب بھی خلافت سے دستبردار نہیں ہو رہے۔ تو بالا خانہ پر پچھلی طرف سے چڑھ آئے۔ محمد بن ابی بکرؓ تو پیچھے ہٹ گئے۔ لیکن کسی دوسرے آدمی نے آگے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ بعد ازاں وہ سب لوگ حضرت علیؓ کے پاس آ کر انہیں بیعت لینے پر مجبور کیا۔ حضرت علیؓ واقعی اس معاملہ میں بری تھے۔ بنو امیہ سمجھے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت میں حضرت علیؓ کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ نے بیعت کرنے کے بعد یہ کہہ کر بیعت توڑ دی۔ کہ خونِ عثمانؓ کا بدلہ پہلے لیا جائے۔ تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہؓ نے بھی حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کے مطالبہ پر مخالفت کا اعلان کر دیا۔ یہ لوگ بصرہ میں جمع ہو گئے ادھر حضرت امیر معاویہؓ نے فوج کشی کی اور صفیدہ کے مقام پر جنگ شروع ہو گئی۔ جو جنگِ جمل کے نام سے مشہور ہے۔ قریب تھا کہ حضرت علیؓ کی فوج کو فتح حاصل ہو۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے وزیر حضرت عمرو بن العاصؓ کے مشورہ پر قرآن کو نیزوں پر لٹکا لیا اور اعلان کر دیا کہ ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب اللہ ہے۔ جنگ بند کر دی جائے۔ جس پر حضرت علیؓ کے فوجی جوانوں نے جنگ کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت علیؓ فرماتے رہے کہ یہ قریش کی ایک چال ہے۔ قتال سے ان کا

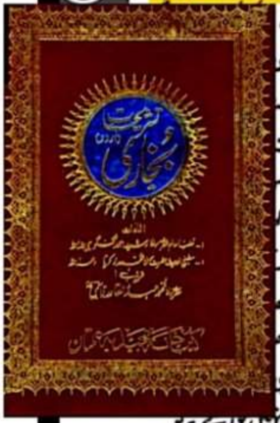

CamScanner
CamScanner
CamScanner

فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِيْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّيْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ کے پاس حاضر ہوا۔ جب کہ ان کی مینڈھیاں پانی بہا رہی تھیں۔ یعنی وہ نہا چکی تھی۔ میں نے کہا کہ خلافت کے معاملہ میں جو کچھ ہو چکا اسے آپ دیکھ چکی ہیں۔ کہ میرے لئے تو اس میں سے کوئی حصہ نہیں رکھا گیا۔ انہوں نے فرمایا جلدی پہنچو وہ لوگ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور مجھے تو خطرہ ہے۔ کہ تمہارے رک جانے کی وجہ سے کہیں ان میں افتراق نہ پیدا ہو جائے۔ پس انہوں نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ چلے گئے۔ پس جب لوگ الگ ہوئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے خطبہ دیا۔ فرمانے لگے کہ جو شخص اس امارت کے معاملہ میں بات کرنا چاہتا ہو وہ اپنا سر نکالے۔ کیونکہ ہم تو اس سے اور اس کے باپ سے امارت کے زیادہ حقدار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے ان کو جواب کیوں نہ دیا۔ تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں نے تو تیاری کر کے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ میں انہیں جواب دوں۔ کہ اس امارت کا حقدار تیرے سے زیادہ وہ شخص ہے جس نے تیرے سے اور تیرے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ لڑی۔ یعنی حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ وغیرہم زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ قدیم الاسلام ہیں۔ لیکن مجھے خطرہ لاحق ہوا۔ کہ میں ایسا کلمہ نہ کہہ دوں جس سے مسلمانوں کی جماعت میں افتراق پیدا ہو۔ اور خون [illegible] انے کا سبب [illegible] ن جائے اور میری طرف سے ایسی بات پھیلائی جائے جو میں نے نہ ک[illegible] تو [illegible] ثواب [illegible] یاد آگیا۔ جو صبر کرنے وا[illegible] کے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] میں [illegible] اے عبدا[illegible] اپنی سند میں نوساتھا کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

علماء دیوبند

تشریح از شیخ مدنیؒ | یہ واقعہ صفین کی جنگ کے بعد کا ہے۔ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ

کا قصاص نہیں لیا تھا۔ لوگوں نے ان کی بیعت کر لی تھی۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے اہل فتنہ تھے۔

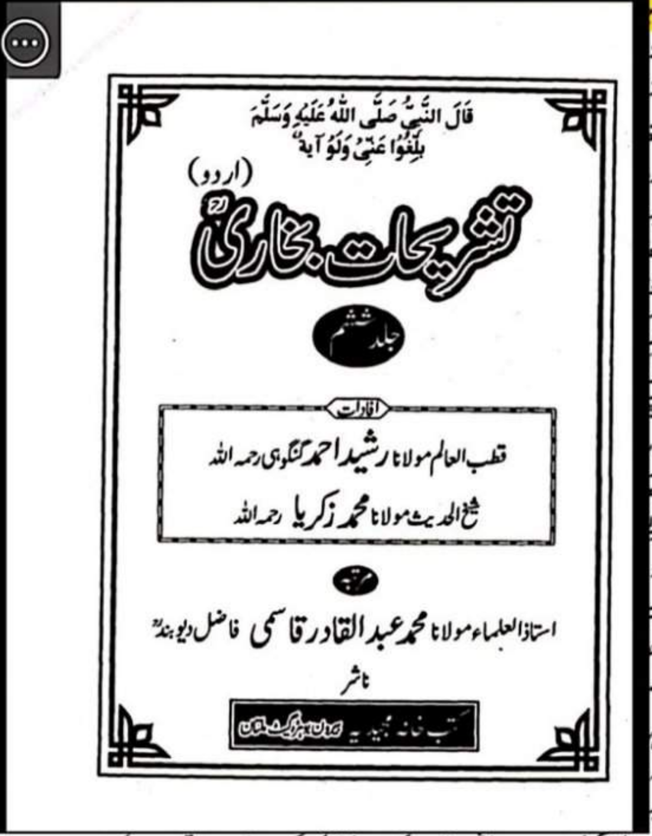
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً
(اردو)
تشریحات بخاریؒ
جلد ششم
افادات
قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ
مرتبہ
استاذ العلماء مولانا محمد عبد القادر قاسمی فاضل دیوبندؒ
ناشر
کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

کر لے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت علیؓ فرماتے رہے کہ یہ قریش کی ایک چال ہے۔ قتال سے ان کا

CamScanner
CamScanner
CamScanner

نامزد ہوئے۔ دونوں حکم اس بات پر متفق ہو گئے۔ کہ ہر ایک اپنے مؤکل کو معزول کر دے۔ پھر جس پر مسلمان اتفاق کر لیں اسے خلیفہ مان لیا جائے۔ لیکن اس میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ دھوکہ کھا گئے۔ کہ انہوں نے پہلے حضرت علیؓ کی معزولی کا اعلان کر دیا۔ جس پر حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت امیر معاویہؓ

کی خلافت کا اعلان کر دیا۔ جس پر مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو گیا۔ ادھر خوارج نے کہہ دیا۔ کہ فتنہ انگیزی اور افتراق کی وجہ سے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کافر ہیں۔ انہوں نے دو حکم کیوں مانے۔ حکم کتاب اللہ ہے۔ بارہ ہزار آدمی اسی بنا پر مخالف ہو گئے۔ حضرت ابن عباسؓ کو اصلاح احوال کے لئے بھیجا گیا۔ ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں آٹھ ہزار آدمی تائب ہو گئے۔ چار ہزار آدمی اپنی ضد پر قائم رہے۔ اس وقت خوارج کی بنیاد پڑی۔ یہ لوگ بہادر تھے۔ تقیہ نہیں کرتے تھے۔ آج کل زنجبار اور مسقط صرف دو شہروں میں خوارج پائے جاتے ہیں۔ مسقط بحر عمان کے کنارے واقع ہے۔ مطرح شہر جوان دونوں شہروں کے درمیان ہے۔ وہاں سب کے سب سنی آباد ہیں۔

الغرض استحقاق خلافت کے بارے میں اختلاف تھا۔ حضرت ابن عمرؓ قدم اسلام اور زہد و تقویٰ کو خلافت کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کا خیال یہ تھا کہ بنو امیہ کثیر الرجال ہیں۔ قوت و طاقت ان کے پاس ہے۔ بنو ہاشم کے رجال قلیل ہیں۔ دوسرے بنو امیہ کے اکثر رجال متمول تھے۔ جو دنیا داری جانتے تھے۔ بنو ہاشم ابتدا ہی سے زہد و تقویٰ کے قائل رہے۔

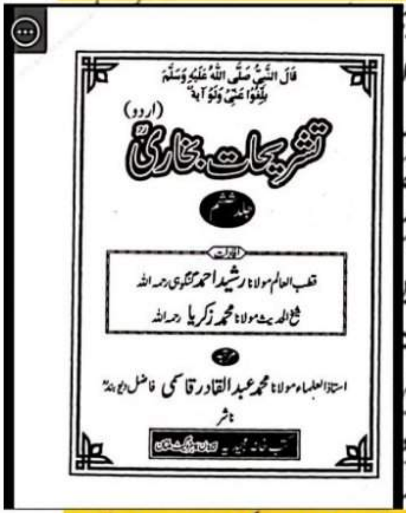

عبد المطلب نے خواب دیکھا۔ جبکہ بنو جرہم نے قریش کو
بھر دیا۔ بعد میں وہ آئے اور خواب کے ذریعہ معلوم ہوا
بڑائی جتلانے کے لئے قریش نے کنواں نہ کھودنے دیا۔ عب
ہاں بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔ جن میں سے ایک کو ذبح کرنے
سکھایا گیا۔ پھر زمزم کو کھدوایا گیا۔ اس لئے سقایۃ ان
الغرض بنو ہاشم میں زہد و تقویٰ تھا قوت نہیں
ان میں قوت رہی۔ انہوں نے بنو ہاشم کے سامنے سر
تک جنگ آزما رہا۔ فتح مکہ میں جا کر مسلمان ہوا۔ آنحضر
کو مٹا دیا تھا۔ ان حضرات سے اجتہادی غلطی ہوئی۔ جیس
یا اعد اللہ فی الجنان اور اشارہ ہے۔ من ترک الم

وسط الجنة۔ حضرت ابن عمرؓ کی رائے تھی۔ کہ مفضول کے ہاتھ پر بیعت کر لینا مسلمانوں کے خون بہانے سے بہتر ہے۔ بنا بریں انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد ازاں

تحت صحیح بخاری 4108 کے

CS CamScanner
CS CamScanner
CS CamScanner

Ataunnabi.com

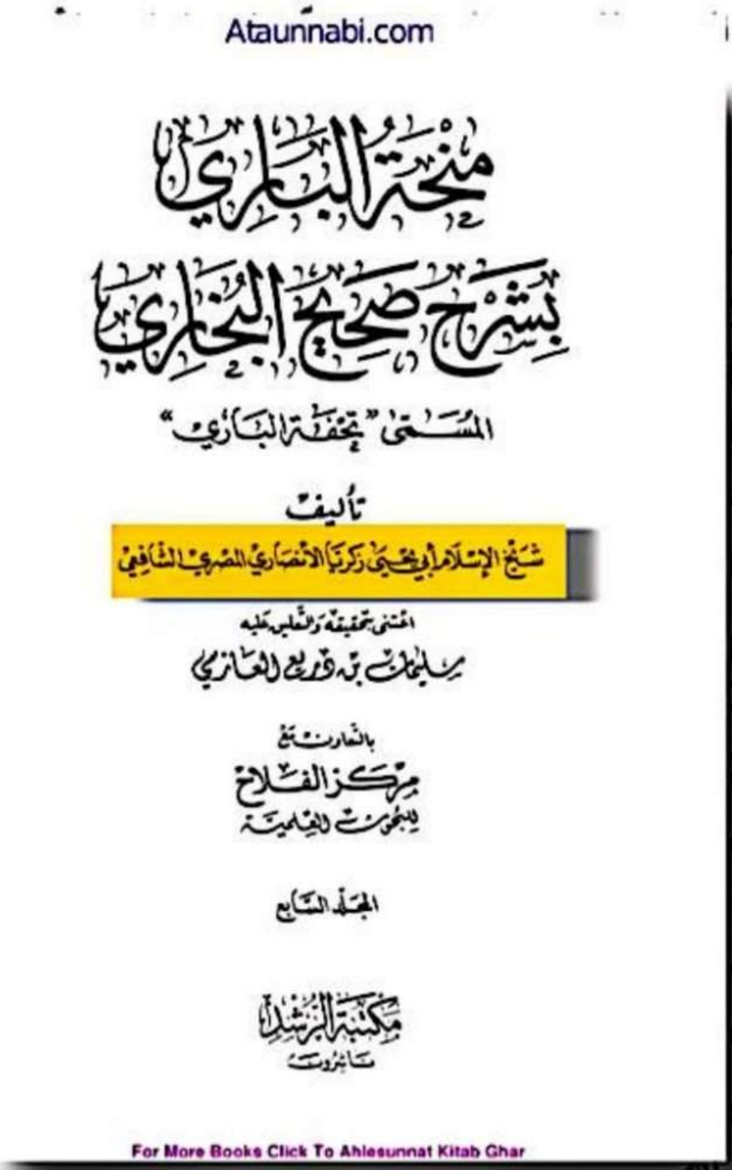
Ataunnabi.com

منحة الباري بشرح صحيح البخاري

المسمى "تحفة الباري"

تأليف

شيخ الإسلام أبي يحيى زكريا الأنصاري المصري الشافعي

اعتنى بتحقيقه والتعليق عليه

سليمان بن دريع العازمي

بالمشاركة مع

مركز الفلاح للبحوث العلمية

المجلد السابع

مكتبة الرشد ناشرون

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دقيق المسربة، أي: ا
كان مع دقته وامتداده
٤١٠٧ - حَدَّثَنِي
هُوَ ابن عَبْدِ الله بْنِ دِينَارٍ
شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ .[فتح
٤١٠٨ - حَدَّثَنِي إ
عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابن عُمَرَ.
عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى
تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ
يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ
مُعَاوِيَةُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ
مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ. قَالَ حَبِيبٌ
وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ
أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ
أَعَدَّ اللهُ فِي الجِنَانِ. قَالَ
وَنَوْسَاتُهَا .[٤١١٠ - فتح ٧/

(هشام) أي: ا

(ابن طاوس) هو عبد الله.

(ونسواتها) بفتح النون وسكون المهملة وفتحها أي: ضفائر شعرها. (تنطف) أي: تقطر. (ما ترين) أي: مما وقع بين علي ومعاوية من القتال في صفين. (فرقة) بضم الفاء أي: افتراق. (فليطلع لنا قرنه) أي: فليبد لنا رأسه. (حبوتي) بضم المهملة وكسرها وسكون الموحدة من احتبى الرجل، إذا جمع ظهره وساقيه بعمامته، أو نحوها. (حبيب)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

CamScanner
CamScanner
CamScanner

Ataunnabi.com

أي: ابن مسلمة. (حفظت وعصمت) ببنائهما للمفعول وبتاء الخطاب، ولعلَّ معاوية كان رأيه في الخلافة تقديم الفاضل في القوة والمعرفة والرأي علىٰ الفاضل في السبق إلىٰ الإسلام والدين؛ فلذا أطلق أنه أحق، وابن عمر يرىٰ خلاف ذلك، وأنه لا يبايع المفضول إلا إذا خشي الفتنة، ولذا بايع بعد ذلك معاوية، ثم ابنه يزيد، ونهىٰ بنيه عن نقض بيعته.

Ataunnabi.com

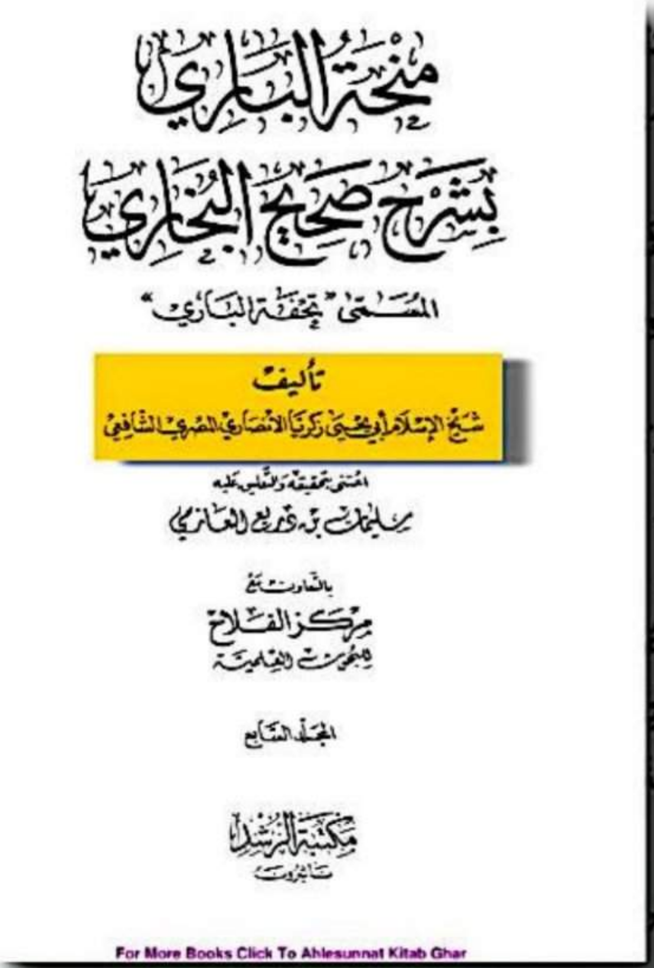

معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے خلافت کے بارے میں یہ تھی کہ قوت، علم اور رائے میں فاضل شخص کو مقدم کیا جائے، نہ کہ صرف اسلام میں سبقت رکھنے والے کو۔
اسی وجہ سے انہوں نے کہا کہ وہ (یعنی خود) خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔
جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے برعکس تھی، ان کے نزدیک مفضول (کم تر) کی بیعت نہیں کی جاتی، مگر اس وقت جب فتنہ کا اندیشہ ہو۔
اسی لیے انہوں نے بعد میں معاویہ اور پھر ان کے بیٹے یزید کی بیعت کر لی، اور اپنے بیٹوں کو ان کی بیعت توڑنے سے منع کیا۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

CamScanner

CamScanner

CamScanner

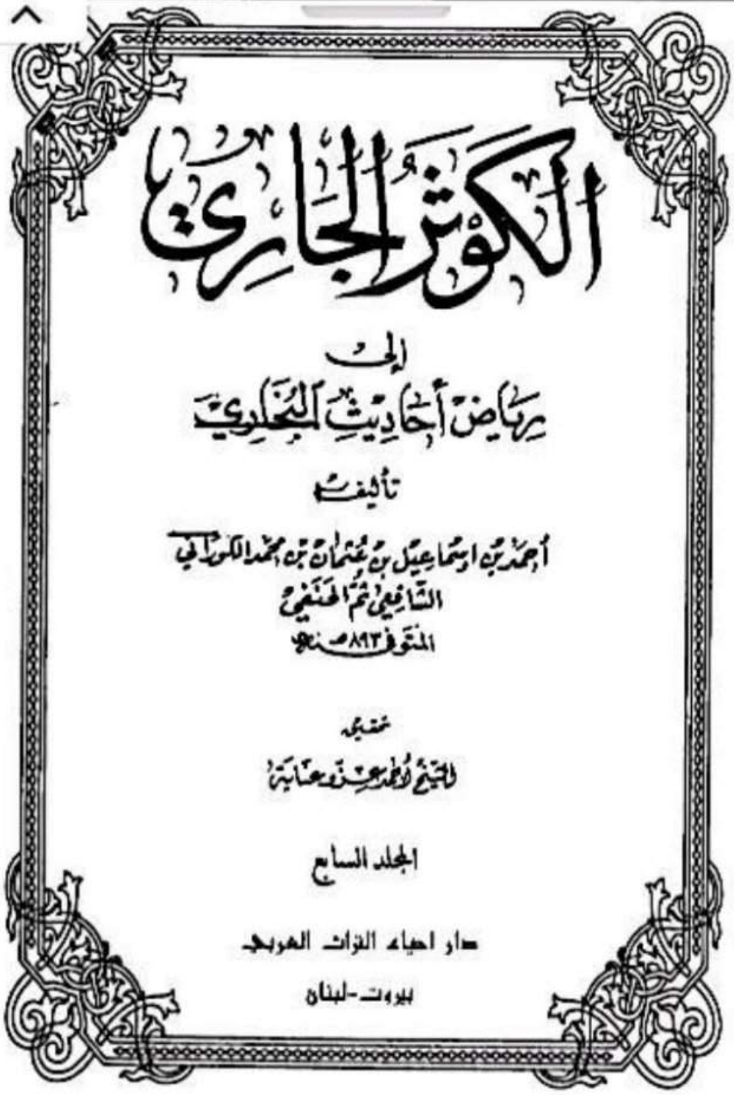
الكوثر الجاري

إلى

رياض أحاديث البخاري

تأليف

أحمد بن إسماعيل بن عثمان بن محمد الكوراني

الشافعي ثم الحنفي

المتوفى ٨٩٣هـ

تحقيق

الشيخ أحمد عزو عناية

المجلد السابع

دار إحياء التراث العربي

بيروت-لبنان

إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قالَ: حَدَّثَني أَبِي

قالَ: لَمَّا كانَ يَوْمُ الأَحْزَابِ، وَخَنْدَقَ

حَتَّى وَارَى عَنِّي الغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ، ا

رَوَاحَةَ، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ:

٤١٠٧ ـ حدّثني عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ ا

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ا

يَوْمُ الخَنْدَقِ.

٤١٠٨ ـ حدّثني إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوس

سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قالَ: وَأَخْبَرَنِي

قالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْـ

يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيءٌ. فَقَالَتْ:

احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ. فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى

مَنْ كانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ في هذا الأَمْرِ،

قالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلاَّ أَجَبْتَهُ؟ قا

أَحَقُّ بِهذا الأَمْرِ ....

٤١٠٧ ـ (عبدة) بفتح العين وسكون الموحدة.

٤١٠٨ ـ (ابن طاوس) عبد الله وفاعل قال (معمر) فإنه روى الحديث عنه كما رواه عن الزهري عن ابن عمر.

(دخلت على حفصة ونَسْوَاتُهَا تنطف) النسوات ـ بفتح النون وسكون السين ـ قيل: والصواب تقديم الواو من النوس وهو التحرك يريد ظفائر شعرها، ومعنى تنطف ـ بضم الطاء المهملة وكسرها ـ تقطر (فلما تفرق الناس) أي: عن بيعة معاوية، وقيل: أراد تفرق الحكمان: أبو موسى وعمرو بن العاص (خطب معاوية وقال: من كان يريد أن يتكلم في هذا الأمر) يريد الخلافة (فليطلع لنا قرنه) أي: طرف رأسه عند المقالة (فلنحن أحق به منه ومن أبيه) هذه زلة من معاوية فإن من الحاضرين ابن عمرو وابن أبي بكر (قال ابن عمر: فحللت حُبْوَتي) ـ بضم الحاء وسكون الباء ـ اسم من الاحتباء، أراد أنه من حرارة كلامه لم يصبر على حاله وجعله مقدمة للنزاع كما يفعله كثير من الناس (وهممت أن أقول: أحق بهذا الأمر

CamScanner
CamScanner
CamScanner

غَابَتِ الشَّمْسُ».

قوله: (حدثني عبدة) بفتح العين وسكون الموحدة.

قوله: (أول يوم شهدته)؛ أي: باشرت فيه القتال.

قوله: (ونسواتها) بفتح النون وسكون السين المهملة وبعد الواو المفتوحة ألف ففوقية؛ أي: ضفائر شعرها، (تنطف) بكسر الطاء المهملة وتضم لغير أبي ذر؛ أي: تقطر، ولعلها اغتسلت.

قوله: (قد كان من أمر الدنيا ما ترين)؛ أي: مما وقع بين علي ومعاوية من القتال في صفين، فلم يجعل لي بالبناء للمفعول من الأمر؛أي: من الإمارة والملك.

قوله: (الحق) بكسر الهـ

قوله: (فرقة)؛ أي: مخا

قوله: (فليطلع) بضم ا

أي: فليبد لنا رأسه أو صفح

قوله: (فلنحن أحق به

أبيه؛ أي: عمر.

قوله: (فحللت حبوتي

الظهر، ويربط طرفاه على ال

قوله: (تفرق بين الجمي

قوله: (حفظت وعصم

قوله: (ونوساتها) بتقدي

قوله: (ولا يغزوننا) ولا

قوله: (حين أجلى) بفت

قوله: (ملأ الله عليهم)

٤١١٢ - حَدَّثَنَا المَكِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ

غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُـ

CamScanner
CamScanner
CamScanner

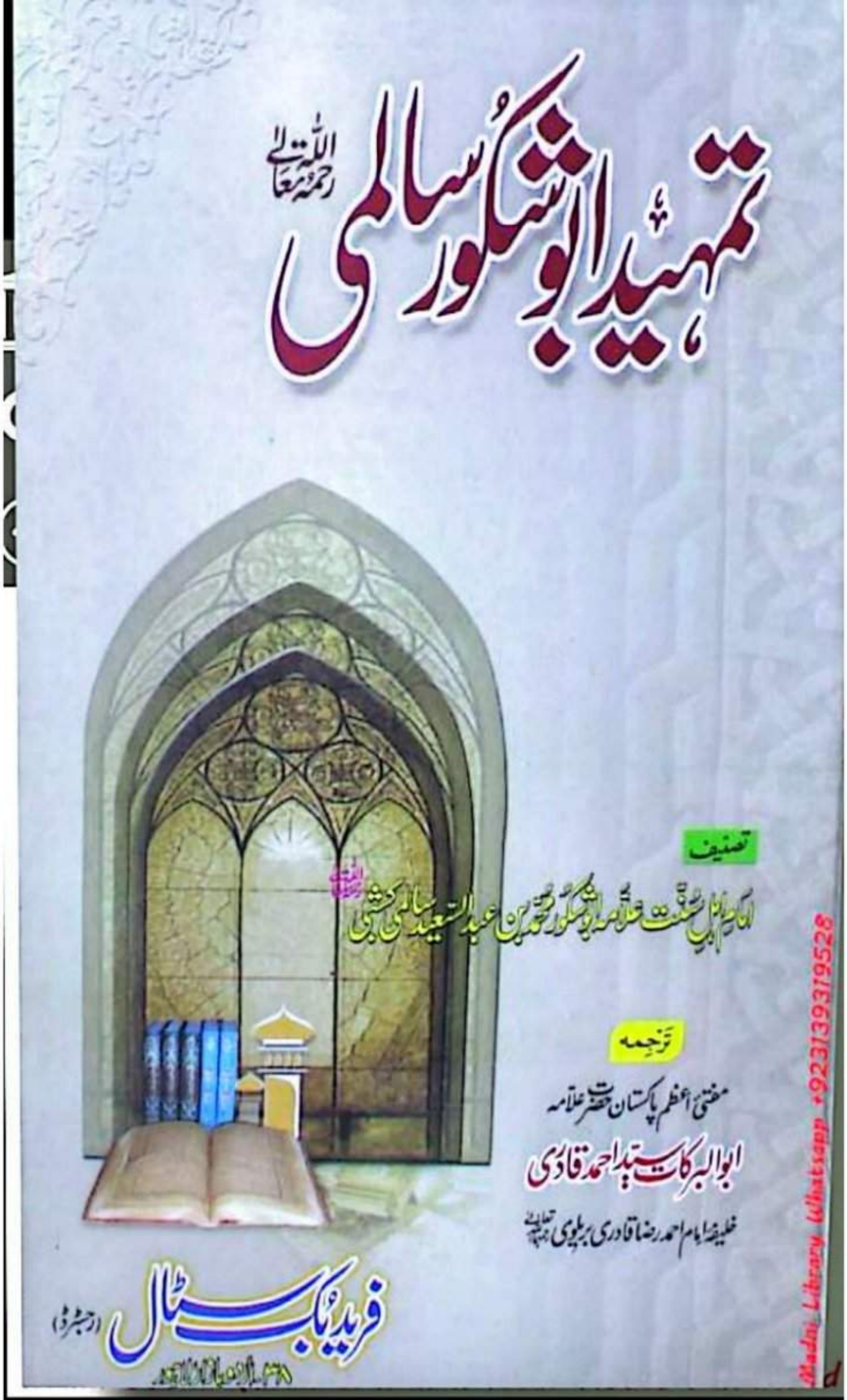

https://archive.org/details/@madni_library

اور حضور علیہ السلام نے حضرت معاویہ سے فرمایا تھا' جب معاویہ حضور کے ہاں داخل ہوئے: اے معاویہ! جب تم والی بنائے جاؤ تو میری امت کے ساتھ رفق ونرمی کرنا اور حضرت معاویہ کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں مستحق خلافت ہوں' اس لیے قبل از وقت خلافت کے مدعی ہوئے اور من وجہ (ایک پہلو سے) مصیب (برحق) تھے' اس لیے کہ خلافت کے اہل تھے اور من وجہ (ایک پہلو سے) خطا کی' اس لیے کہ (اس وقت) خلافت وبیعت حضرت علی کا حق تھا اور حضرت علی ان سے سابق اور افضل واحق تھے کہ خلافت ان کی ہو' مولیٰ علی کے وقت کسی کو خلافت کرنا جائز نہ تھا۔ حضرت معاویہ کی خلافت اور قریش میں سے دوسرے لوگوں کی خلافت کا وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تھا۔

CamScanner
CamScanner
CamScanner

بخاری 4108

مولانا عبد الجبار باجوڑی حفظہ اللہ

نے فرمایا سیدنا معاویہ نے جنگ صفین کے بعد تحکیم کے وقت فرمایا ہم علی حسن و حسین سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بارے میں یہ نظریہ تھا کہ قوت، تدبیر اور سیاسی بصیرت میں افضل شخص کو اس شخص پر مقدم کیا جائے جو اسلام میں سبقت، دینداری اور عبادت میں افضل ہو۔

اسی بنا پر انہوں نے کہا کہ وہ زیادہ حق دار ہیں۔

قال الباجوری: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تعریض (نام لیے بغیر اشارے میں بات کہنا) ہے

ذلك معاوية ثم ابنه يزيد و نهى بنيه عن نقض بيعة كما سياتي في الفتنة (٢)

اصل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ خلافت کا زیادہ حقدار وہ آدمی ہے جو ذی رای ہو فضائل کا اس میں اعتبار نہیں ہے' او حضرت معاویہ بہر حال عرب کے مشہور مدبرین میں سے تھے عرب کے چار (دہاۃ) مشہور ہیں (١) حضرت معاویہ (٢) حضرت عمرو بن

١ - اللامع ١١٠١٣
٢ - الفتح ١٠١١٧.

Scanned with CamSc

العاص (٣) حضرت مغیرۃ بن شعبہ (٤) او زیاد بن ابی سفیان، یہ لوگ بلاد عرب کے ذہین اوسیاسی امور کے مدور چاہیر تھے۔

قوله من قاتلك و اباك: يعني يوم احد و يوم الخندق ويدخل في هذه المقالة على

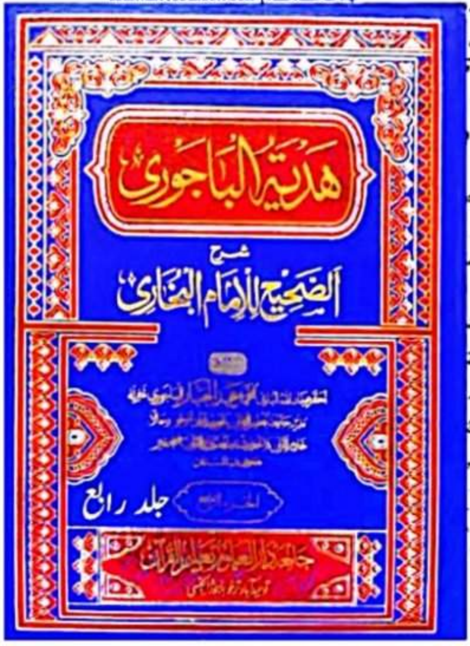

…ليه وسلم لا في حياته كذا قاله غيره ايضا … حياته

…لى الله عليه وسلم (النووي ١١\٤٨) ، … النبي

…لى الله عليه وسلم كن يعقدن شعورهن … كثير

من من العجائز … و الايامي في عصرنا … سل

الراس فان الشعور الطويلة لو استرسلت … البدن

… تحت الشعور لا يخلو عن كلفته آه.

قوله في احتسابك فرقة: حيث يظنون انك لم ترض بمصالحتهم و كرهتها حيث لم تحضرهم فيها (١) اس حدیث کا تعلق جنگ صفین سے ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہوئے … ۳۷ھ

قوله فلنحن احق به منه و من ابيه ص ٥٩٠ س ١: هذا تعريض منه بابن عمر و بعمر رضي الله عنهما (الكرماني) و من ابيه: هو عمر بن الخطاب (ع ١٧\١٨٥) قيل اراد عليا رضي الله عنه و عرض بالحسن رضي الله عنه و الحسين رضي الله عنه لان معاوية رضي الله عنه كان يبالغ في تعظيم عمر رضي الله عنه (فتح ٤٠٤) عرض لعلي رضي الله عنه (الهام ١٥١) و كان راي معاوية في الخلافة تقديم الفاضل في القوة و الراي والمعرفة على الفاضل في السبق الى الاسلام و الدين و العبادة فلهذا اطلق انه احق و راى ابن عمر بخلاف ذلك و انه لا يبالغ المفضول الا اذا خشى الفتنة و لهذا بايع بعد ذلك معاوية ثم ابنه يزيد و نهى بنيه عن نقض بيعة كما سياتي في الفتنة (٢)

اصل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ خلافت کا زیادہ حقدار وہ آدمی ہے جو ذی رای ہو فضائل کا اس میں اعتبار نہیں ہے' او حضرت معاویہ بہر حال عرب کے مشہور مدبرین میں سے تھے عرب کے چار (دہاۃ) مشہور ہیں (١) حضرت معاویہ (٢) حضرت عمرو بن

١ - اللامع ١١٠١٣
٢ - الفتح ١٠١١٧.

CamScanner

CamScanner

CamScanner

www.KitaboSunnat.com

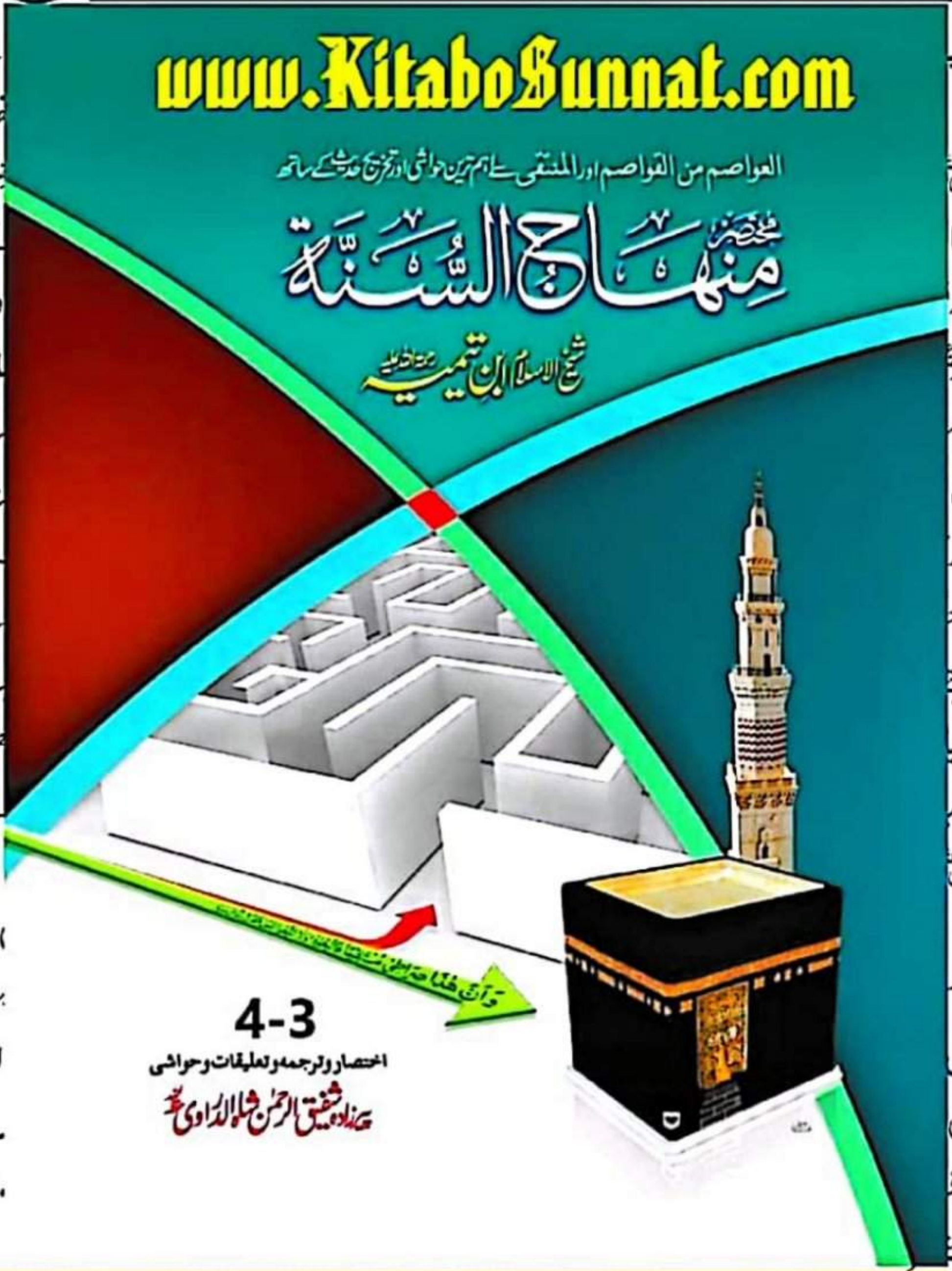

ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی مسئلہ تحکیم سے پہلے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے خلافت کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ ہی آپ کو امیر المؤمنین کہا جاتا تھا۔ آپ نے تحکیم کے بعد خلافت کی طلب کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں کئی ایک لوگ ایسے تھے جو یہ سوال اٹھاتے تھے: ہم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کیوں کریں؟ جب کہ آپ کو نہ ہی سابقت اسلام کا شرف حاصل ہے' اور نہ ہی کوئی دیگر ایسی فضیلت؛ اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف [جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہے] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس چیز کا اعتراف کیا کرتے

❶ سیرۃ ابن ہشام(۵۴۳-۵۴۵)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

CamScanner

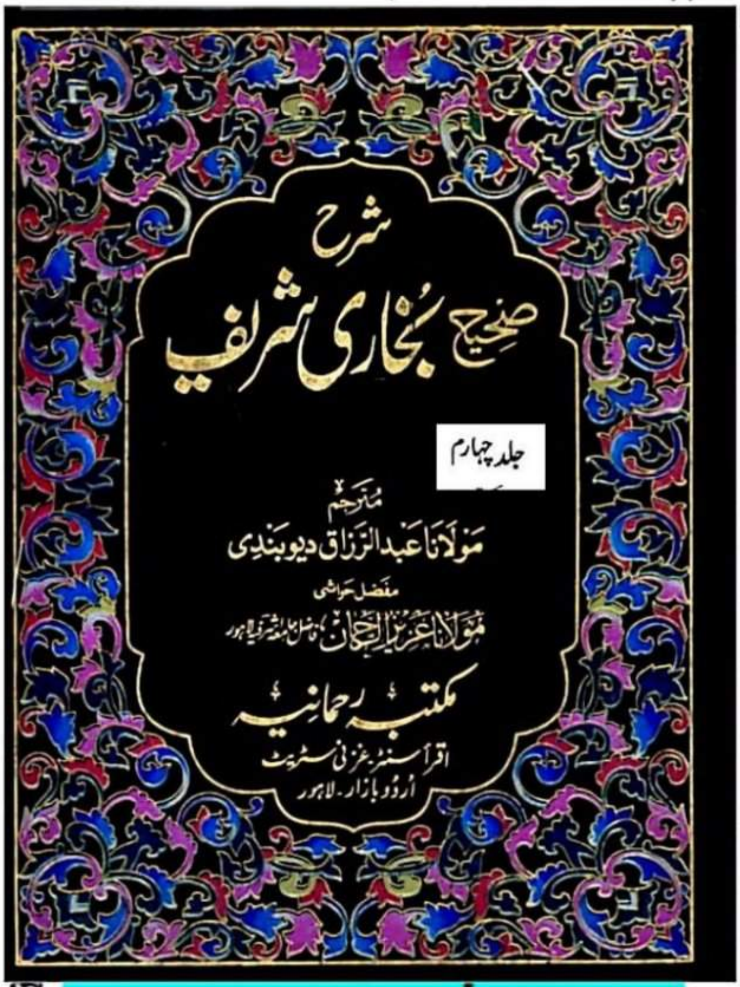

قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا۔

۳۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ۔

۳۸۱۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ يَكُوْنَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِيْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا

وہ گئے۔ لوگ جب منتشر ہو چکے (جلسہ برخاست ہوا) تو حضرت معاویہؓ نے خطبہ سنایا۔ کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کے بارے میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر اٹھائے۔ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں۔ حبیب بن ابی مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے معاویہؓ کی تقریر کا جواب کیوں نہ دیا؟ انہوں نے کہا میں جواب دینے کو تیار ہوا

له یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ صفین ہو چکی تھی اور مسلمان بڑی پریشانی میں تھے کہ کس کو حاکم بنائیں تاکہ یہ جھگڑا دور ہو جو صحابہ باقی رہ گئے تھے اُن سے بھی مشورہ لیا آخر معاویہ کی خلافت قرار پائی ۱۲ منہ ٢ه حالانکہ میرے والد اس کی زندگی کے ساتھ خلافت کر چکے ہیں ۱۲ منہ ٣ه کوئی فساد کھڑا ہو جائے تمہارے جانے سے کچھ تو فائدہ ہوگا فساد دبے گا شاید لوگ تم کو ہی حکومت دے دیں ۱۲ منہ ٤ه جانے پر مجبور کیا ۱۲ منہ ٥ه جہاں تحکیم ہو رہی تھی وہاں پہنچے ۱۲ منہ ٦ه ہوا یہ کہ لوگوں نے رائے دی ہر فریق کی طرف سے ایک شخص حکم مقرر ہوا اور دونوں حکم جو فیصلہ کریں وہ فریقین قبول کریں۔ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت موسیٰ اشعریؓ اور معاویہؓ کی طرف سے عمرو بن العاص حکم (یعنی پنچ) مقرر ہوئے عمرو نے ابو موسیٰؓ سے کہا آؤ چلو باہمی مشورہ میں جو بات ٹھہری ہے وہ بیان کرو ابو موسیٰ اٹھے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو یہ خطبہ سنایا۔ مسلمانو! ہم نے خلافت کے بارے میں غور کیا اس وقت سارا جھگڑا مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ ہم دونوں حکم علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو معزول کر دیں اور جب تک کوئی اور خلیفہ قرار پائے جس کو لوگ پسند کریں اس وقت تک خلافت کے کام ایک مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سپرد رہیں اب میں نے علیؓ اور معاویہ دونوں کو معزول کر دیا یہ کہہ کر ابو موسیٰ اتر آئے اب عمرو بن العاص چڑھے انہوں نے کہا لوگو تم نے سنا ابو موسیٰ نے اپنے صاحب یعنی علیؓ کو معزول کر دیا میں نے بھی ان کو معزول کیا اور میں اپنے صاحب یعنی معاویہ کو خلافت پر قائم رکھتا ہوں وہ حضرت عثمانؓ کے ولی اور ان کے خون کے دعویدار ہیں۔ جب عمرو یہ کہہ چکے تو لوگوں میں شور رہا بہت لوگ عمرو سے ناراض ہو کر چلے گئے اس وقت معاویہ نے خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہوتا ہے۔ ابو موسیٰ اشعری ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ عمرو بن العاص نے مجھ سے دغابازی کی ٹھہرا کچھ تھا انہوں نے کہا کچھ ۱۲ منہ ٧ه یہ معاویہ نے عبداللہ بن عمرؓ پر طعن کیا کہ اگر ان کو خلافت کی ہوس ہے تو ہمارا حق ان سے بلکہ ان کے والد سے بھی زیادہ ہے یا حضرت علیؓ کی بہ نسبت ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں ۱۲ منہ

CamScanner
CamScanner
CamScanner

ایک وضاحت

یہاں یہ امر قابلِ وضاحت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اس موقعہ پر مطالبہ قصاص عثمانی کیا تھا خود اپنے لئے دعویٰ خلافت نہیں کیا تھا اور نہ ہی اہلِ شام سے اس وقت خلافت کے لیے بیعت لی تھی۔ آپؓ نے اہلِ شام سے اس وقت بیعت لینا شروع کی تھی جب واقعہ صفین کے بعد حکمین کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے تھے اور لوگوں میں افتراق رونما ہو گیا۔ اس چیز کی وضاحت خلیفہ ابن خیاط نے بالفاظ ذیل کی ہے۔

-----"فلم یتفق الحکمان علی شیٔ افترق الناس و بایع اہل الشام لمعاویۃ بالخلافۃ فی ذی القعدۃ سنۃ سبع وثلاثین" (تاریخ خلیفۃ بن الخیاط الجزء الاول ص۱۹۲ تحت وقعۃ الصفین)

مطلب یہ ہے کہ جب فریقین ایک چیز پر متفق نہ ہو سکے اور لوگوں میں انتشار پیدا ہو گیا تو اہلِ شام نے اس وقت حضرت معاویہؓ سے بیعتِ خلافت کی یہ واقعہ ذوالقعدہ ۳۷ھ

ؔ البدایہ لابن کثیر ص ۲۲۷ج ۷ طبع اول مصری تحت واقعات بعد از بیعت علیؓ

Marfat.com

میں پیش آیا۔ اور یہ چیز آئندہ بھی اپنے مقام پر درج ہو گی۔ (ان شاء اللہ)

CS CamScanner

٢٩٩- حدثنا عبدا لله قال: حدثنا محمد قال : حدثنا ابن أبي مَرْيم قال : ثنا محمد بن مُطرّف قال : حدثني أبو حازم عن سهل قال : أتي بالمنذر بن أبي أُسَيد[١] إلى النبي ﷺ حين وُلد ، فسماه المُنذر[٢] .

● وقال سعيد بن يحيى بن سعيد[٣] قال ابن إسحاق : بعث مُعاوية - رضي ا لله عنه - بُسر بن أرطاة[٤] سنة سبع وثلاثين فقدم المدينة ، فبايع ثم انطلق إلى مكة واليمن فقتل عبدالرحمن وقُثم ابني عُبيد ا لله بن عباس[٥] .

معاویہ رضی اللہ عنہ نے بسر بن ارطاۃ کو سنت ٣٧ ہجری میں بھیجا، وہ مدینہ آیا اور وہاں لوگوں سے بیعت لی،(ابن عمر اور سعد بن ابی وقاص بھی مدینہ میں رہتے تھے) پھر مکہ اور یمن کی طرف روانہ ہوا

ا لله ابن سعد ، فبئس الرجل وجدته في دين ا لله .

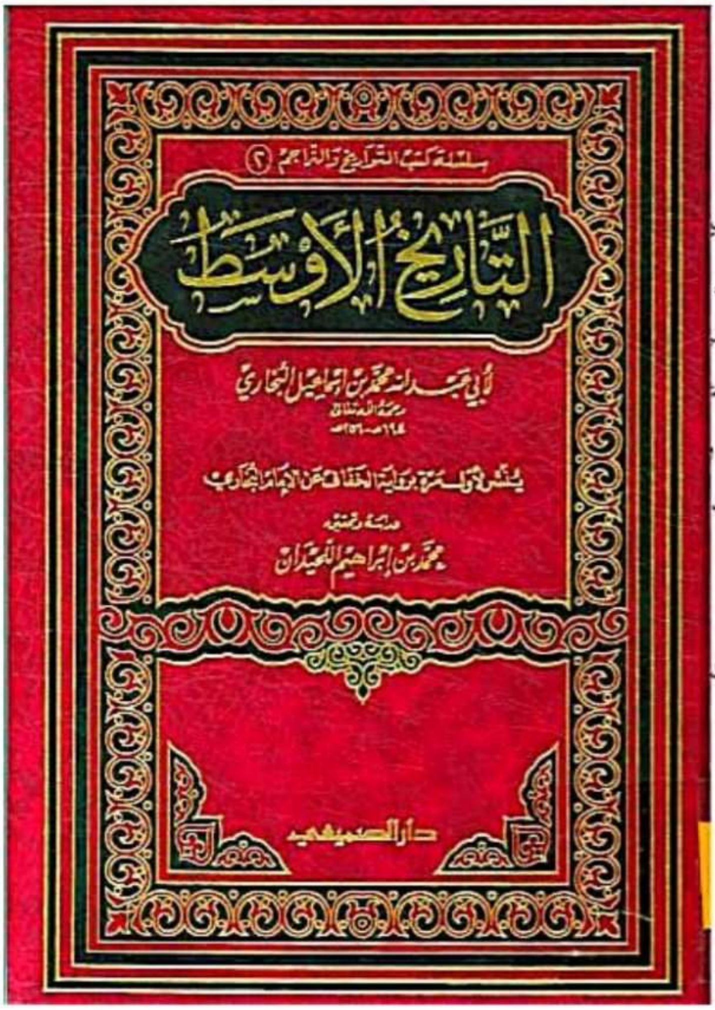

(١) المنذر بن أسيد - مالك بن ربيعة - ...
وضعه على فخذه (الاصابة ٨٣٢٧) .
(٢) عزاه في الإصابة (٨٣٢٧) للصحيح...
(٣) في (ط) و (ز) : "سعيد بن يحيى بن ...
(٤) بسر بن أرطأة أو ابن أبي أرطأة القـ...
شهد فتح مصر واختط بها ، وكان من ...
لاينبغي التشاغل بها ا.هـ مختلف في سنة ...
(٥) في (ز) : "فقتل عبدالرحمن وقثم وعـ...
ا لله ابن عباس" وكلاهما خطأ .
(٦) سقطت من (ط) .
(٧) الأنصاري الخزرجي ، صحابي ، كـ...
(٨) في (ز) : "فلما قبح ا لله" وفي (ط) : ...

CamScanner
CamScanner
CamScanner

١٣١٥ ـ حدثني أبي وعبيد الله بن عمر القواريري ـ وهذا لفظ حديث أبي ـ قالا: حدثنا يحيى بن حماد أبو بكر نا أبو عوانة عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة أن عليا ـ رضي الله عنه ـ أتاهم عائداً (ومعه)[١] عمار فذكر شيئاً. فقال عمار: يا أمير المؤمنين ـ فقال: اسكت فوالله لأكونن مع الله على من كان ثم قال: ما لقي أحد من هذه الأمة ما لقيت، إن رسول الله ﷺ توفي فذكر شيئاً فبايع الناس أبا بكر ـ رضي الله عنه ـ فبايعت و (سلمت)[٢] ورضيت ثم توفي أبو بكر وذكر (كلمة)[٣] فاستخلف عمر ـ رضي الله عنه ـ فذكر كذلك فبايعت و (سلمت)[٤] ورضيت، ثم توفي عمر فجعل الأمر إلى هؤلاء الرهط الستة فبايع الناس عثمان ـ رضي الله عنه ـ فبايعت وسلمت ورضيت ثم (هم)[٥] اليوم يميلون[٦] بيني وبين معاوية؟!

...وانة عن خالد
...علي ـ رضي الله
...ن كان، ما لقي
...أبا بكر فبايعت
...، ثم توفي عمر

میری طرح کسی نے بھی اس امت میں وہ مصیبتیں نہیں جھیلیں جو میں نے جھیلیں۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو (میں نے کچھ بات ذکر کی) لیکن لوگوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کر لی، تو میں نے بھی بیعت کر لی، صلح کر لی اور راضی ہو گیا۔ پھر ابوبکرؓ کا انتقال ہوا اور (ایک بات ذکر کی) تو انہوں نے عمرؓ کو خلیفہ مقرر کیا، اور (اسی طرح) میں نے بیعت کی، صلح کی اور راضی ہو گیا۔ پھر عمرؓ کا انتقال ہوا تو انہوں نے معاملہ ان چھ افراد کے سپرد کر دیا (یعنی شوریٰ کو)، پھر لوگوں نے عثمانؓ کی بیعت کی تو میں نے بھی بیعت کی، صلح کی اور راضی ہو گیا۔ اب یہ لوگ میرے اور معاویہ کے درمیان مائل ہو رہے ہیں؟!"

(١) من ب وفي أ: عندهم.
(٢) من ب وفي أ: أسلمت.
(٣) من ب وفي أ: الكلمة.
(٤) من ب.

عبد الرحمن بن أبي بكرة: ثقة: تقدم في (٨٩...

(١٣١٥) رجاله ثقات.

يحيى بن حماد: الشيباني ـ ثقة عابد تقدم في (...

أبو عوانة: الوضاح بن عبد الله اليشكري ـ...

خالد الحذاء: ثقة يرسل ـ تقدم في (٧٨١)،

(١٣١٦) رجاله ثقات.

إبراهيم بن الحجاج: ثقة يهم قليلا ـ تقدم في (٢٩٧).

CamScanner
CamScanner
CamScanner

فهذه زوجات النبي، ﷺ، اللاتي كان فراقهن بالوفاة اثنتان توفيتا قبله وهما: خديجة، وزينب بنت خزيمة، وتسع توفي عنهن وهن البواقي.

وبقي اثنتان لم يدخل بهما، ولا يثبت لهما من الأحكام والفضيلة ما يثبت للسابقات وهما:

١ - أسماء بنت النعمان الكندية تزوجها النبي، ﷺ، ثم فارقها

شیخ ابن عثیمین کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سن 37 ہجری میں تحکیم کے بعد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی ہی میں، شرعی خلیفہ بن گئے تھے۔

قذف أمهات المؤمنين

قذف عائشة بما برأها الله منه كفر؛ لأنه تكذيب للقرآن، وفي قذف غيرها من أمهات المؤمنين قولان لأهل العلم: أصحهما إنه كفر؛ لأنه قدح في النبي، ﷺ، فإن الخبيثات للخبيثين.

معاوية بن أبي سفيان

هو أمير المؤمنين معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب، ولد قبل البعثة بخمس سنين، وأسلم عام الفتح وقيل: أسلم بعد الحديبية وكتم إسلامه ولاه عمر الشام واستمر عليه، وتسمى بالخلافة بعد الحكمين عام

٣٧هـ واجتمع الناس عليه بعد تنازل الحسن بن علي سنة ٤١هـ كان يكتب للنبي، ﷺ، ومن جملة كتاب الوحي، توفي في رجب سنة ٦٠هـ عن ٧٨ سنة. وإنما ذكره المؤلف وأثنى عليه للرد على الروافض الذين يسبونه وي … أمهات
المؤمنين و … ١٠ ج ٢
نزاعًا بين … لا؟

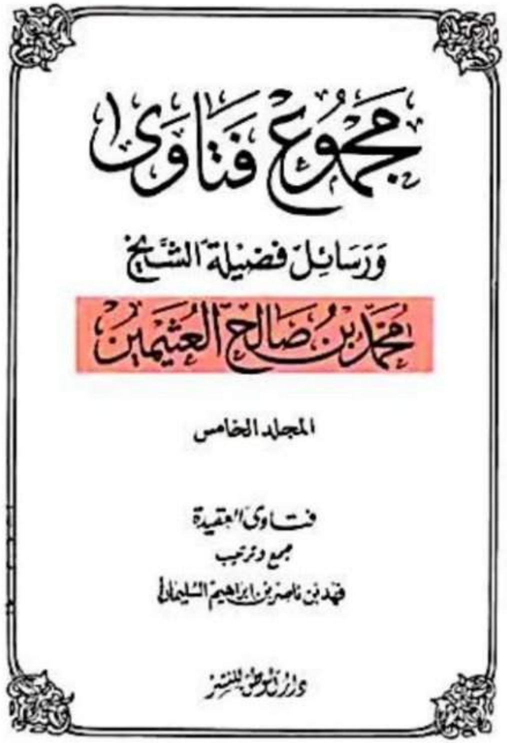

ا … بير أمور
المسلمين … ية؛ لأن
أمور الناء …
و …
الا … عمر بن
الخطاب …
ال … الخليفة
السابق … ل الحل
والعقد … مينين كما
في خلافة … لي رضي
الله عنه.

الثالث: القهر والغلبة كما في خلافة عبدالملك بن مروان حين قتل ابن الزبير وتمت الخلافة له.

CS CamScanner
CS CamScanner
CS CamScanner

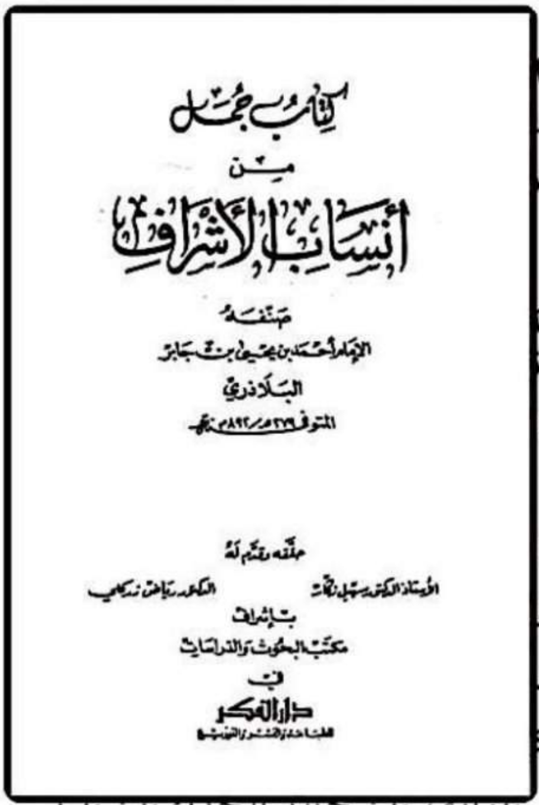

ما أحب أن يكون الذي أخذت من أموالهم
أتعجب من اغتباطك بأكله حرامًا. فصح رو
ينادي المغتر بالحسرة، ويتمنى المفرط التـ
مناص والسلام».

وقد زعم بعض الناس أن عبد الله لم
معاوية، وليس ذلك بثبت، والثبت أنه، لما
كتب إلى الحسن كتابه - الذي نذكره إن شاء ا
من الحجاز.

قالوا: وكان من عماله ربعي بن كاس ا
قبله عون بن جعدة فلقيه بهدل اللص فقتله، ف
وقتل بالمدينة. وولى علي بن أبي طالب ع
وولى الأشتر نصيبين، وولى عبد الله الأهتم

حدثني روح بن عبد المؤمن، عن أبي عوانة، عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة: أن عليًا أتاهم عائدًا فقال: ما لقي أحد من هذه الأمة ما لقيت، توفي رسول الله ﷺ وأنا أحق الناس بهذا الأمر؛ فبايع الناس أبا بكر، فاستخلف عمر، فبايعت ورضيت وسلمت، ثم بايع الناس عثمان فبايعت وسلمت ورضيت، وهم الآن يميلون بيني وبين معاوية.

بے شک علیؓ ان کے پاس عیادت کے لیے آئے اور فرمایا: اس امت میں کسی کو وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں اس امر (خلافت) کا سب سے زیادہ حق دار تھا؛ مگر لوگوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی، پھر انہوں نے عمرؓ کو خلیفہ بنایا، تو میں نے (بھی) بیعت کی، راضی ہوا اور صلح کرلی۔ پھر لوگوں نے عثمانؓ کی بیعت کی، تو میں نے بھی بیعت کی، صلح کی اور راضی ہوا۔ اور اب یہ لوگ میرے اور معاویہ کے درمیان جھول رہے ہیں۔"

فأعظم من حضره ما صنع، فقال علي يا أمير المؤمنين أتيت حلالًا، يومًا مكان يوم. فقال: أنت خيرهم فتيًا.

المدائني في إسناده أن بعض عمال عمر - رضي الله تعالى عنه - باع خنازير وجعل ثمنها في بيت المال، فرفع ذلك إليه، فقال علي عليه السلام: إما

CamScanner
CamScanner
CamScanner

الأسود بن ... بالشام، فأقمنا بسَرْغ(٢) خمسين
ليلة، ود... بن الأسود، وأفطر سعد بن أبي
وقاص وأ... صاحب رسول الله ﷺ وشهدتَ
بدراً والمـ... سعد: إني أنا أفقه منهما(٣).

وقا... ، ثنا إسماعيل بن أبي أويس،
حَدَّثني أبو... عن عبد الرحمن بن المِسْوَر بن
مَخْرَمة: أ... وكانا يتمان الصلاة ويصومان.
قال: فقيل... ل سعد: نحن أعلم.

قال... بيحة فإن الزُّهري لم يسمعه من
عبد الرحـ...

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم بن السمرقندي، أنا مُحَمَّد بن أَحْمَد بن أبي الصقر، أَنْبَأَ مُحَمَّد بن الحُسَيْن بن يوسف الأصبهاني، أنا مُحَمَّد بن أَحْمَد بن عبد اللَّه النقوي(٤)، ثنا إسحاق بن إبراهيم بن عباد الديري، أَنْبَأنا عبد الرزاق بن همام، عن ابن جُرَيج، حَدَّثني زكريا بن عمرو(٥): أن سعد بن أبي وقاص وفد على معاوية فأقام عنده شهراً يقصر الصلاة، أو شهر رمضان فأفطر(٦).

أَخْبَرَنَا أَبُو القاسم بن السمرقندي، أَنْبَأنا أَبُو بكر بن الطبري، أنا أَبُو الحُسَيْن بن الفضل، أنا عبد اللَّه بن جعفر، حَدَّثَنا يعقوب، ثنا أَبُو بكر الحُمَيدي، ثنا سفيان، ثنا عمرو ـ يعني ابن دينار ـ قال: شهد سعد بن أبي وقاص وابنُ عمر الحكمين بدُوْمَة الجَنْدَل(٧).

(١) بالأ...
نوا...
(٢) سر...
(يا...
(٣) نقا...
(٤) ر...
(٥) في...
(٦) نقا...
(٧) سي...

۳ ۔ روایت عبدالرزاق بن همام (عن ابن جريج)
> زکریا بن عمرو نے کہا:
"سعد بن ابی وقاص سیدنا معاویہ کے پاس گئے۔
ایک مہینہ ٹھہرے اور اس دوران نماز قصر پڑھتے رہے۔
اور اگر وہ رمضان تھا تو روزے بھی نہیں رکھے۔"
۴ ۔ روایت عمرو بن دینار (عن الحميدي، سفيان)
> "سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر دونوں نے دومة الجندل میں حکمین
(یعنی ثالث مقرر کیے جانے والے فیصلہ) کے موقع پر شرکت کی۔"

CamScanner
CamScanner
CamScanner

> ثابت مولی سفیان کہتے ہیں: میں نے خود معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"میں تم میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ تم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مجھ سے بہتر ہیں، جیسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور دیگر فضیلت والے حضرات۔ لیکن شاید میں تمہارے دشمن کے مقابلے میں تمہیں سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا (یعنی سخت اور کارگر جنگ کرنے والا) ہوں، اور تم پر حکومت کرنے میں سب سے زیادہ نرمی کرنے والا، اور تمہارے ساتھ سب سے بہتر اخلاق والا۔"

قال عروة: فلم يُسْمَع بعد ذلك يذكر مُعَاوِيَة إلاّ صلّى عليه[3].

أَخْبَرَنا أبو بكر مُحَمَّد بن مُحَمَّد بن علي، أنا مُحَمَّد بن علي بن مُحَمَّد الخيّاط، أنا أحْمَد بن عَبْد الله بن الخضير، أنا أحْمَد بن أبي طالب علي[4] بن مُحَمَّد، حدّثني أبو عمرو السعدي، نا أبو علي صالح بن الهيثم المخرمي، نا الحَسَن بن حسن، نا مُحَمَّد بن مصعب يعني القرقساني ـ.

ح وأَخْبَرناه عالياً أبو بكر مُحَمَّد بن عبد الباقي، أنا الحسن بن علي، أنا أبو عمر، أنا أحمد بن معروف، أنا أبو علي بن الفهم، نا ابن سعد، أنا مُحَمَّد بن مصعب القرقساني نا أبو بكر بن أبي مريم[5]، عن ثابت مولى سفيان قال: سمعت مُعَاوِيَة وهو يقول: إنّي

(1) بدون إعجام في م، وفوقها ضبة.
(2) بالأصل ود، وز، وم: «وإنا رأى» والمثبت من تاريخ بغداد.
(3) كذا بالأصل وبقية النسخ، وفي تاريخ بغداد: إلاّ استغفر له.
(4) في «ز»: «نا علي».
(5) من طريقه روي في سير الأعلام ٣/ ١٥٠ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣١٣.

لست بخيركم، وإنّ فيكم من هو خير مني، عبد الله بن عمر، وعبد الله بن عمرو، وغيرهما من الأفاضل، ولكني عسيت أن أكون أنكاكم في عدوكم، وأنعمكم ـ وقال أبو علي: وأنفعكم ـ لكم ولاية وأحسنكم خُلُقاً.

أَخْبَرَنا أبو السعود بن المجلي،

خاقان.

ح قال: وأنا أبو مُحَمَّد بن أيوب، أ

أنا أبو حاتم عن العتبي قال:

قال مُعَاوِيَة: يا أيها الناس، ما أنا

عمر، وعَبْد الله بن عَمْرو، وغيرهما م

وأنكاكم في عدوكم، وأدركم خُلُقاً[2].

(162 of 463)

Favorite Share Flag

تاریخ ابن

CamScanner
CamScanner
CamScanner

اور معاویہ حاضر ہوا، لیکن دونوں حکم (حَکَمَین) کسی بات پر متفق نہ ہو سکے، چنانچہ لوگ منتشر ہو گئے، اور اہلِ شام نے ذی القعدہ سنہ 37 ہجری میں معاویہ کی خلافت پر بیعت کر لی۔

الأشعري من قبل علي ، وعمرو بن العاص من قبل معاوية بدُومة الجندل في شهر رمضان ، ويقال : بأذرح وهي من دومة الجندل قريب ، فبعث علي ابن عباس ولم يحضر ، وحضر معاوية فلم يتفق الحكمان على شيء ، وافترق الناس وبايع أهل الشام لمعاوية بالخلافة في ذي القعدة سنة سبع وثلاثين .

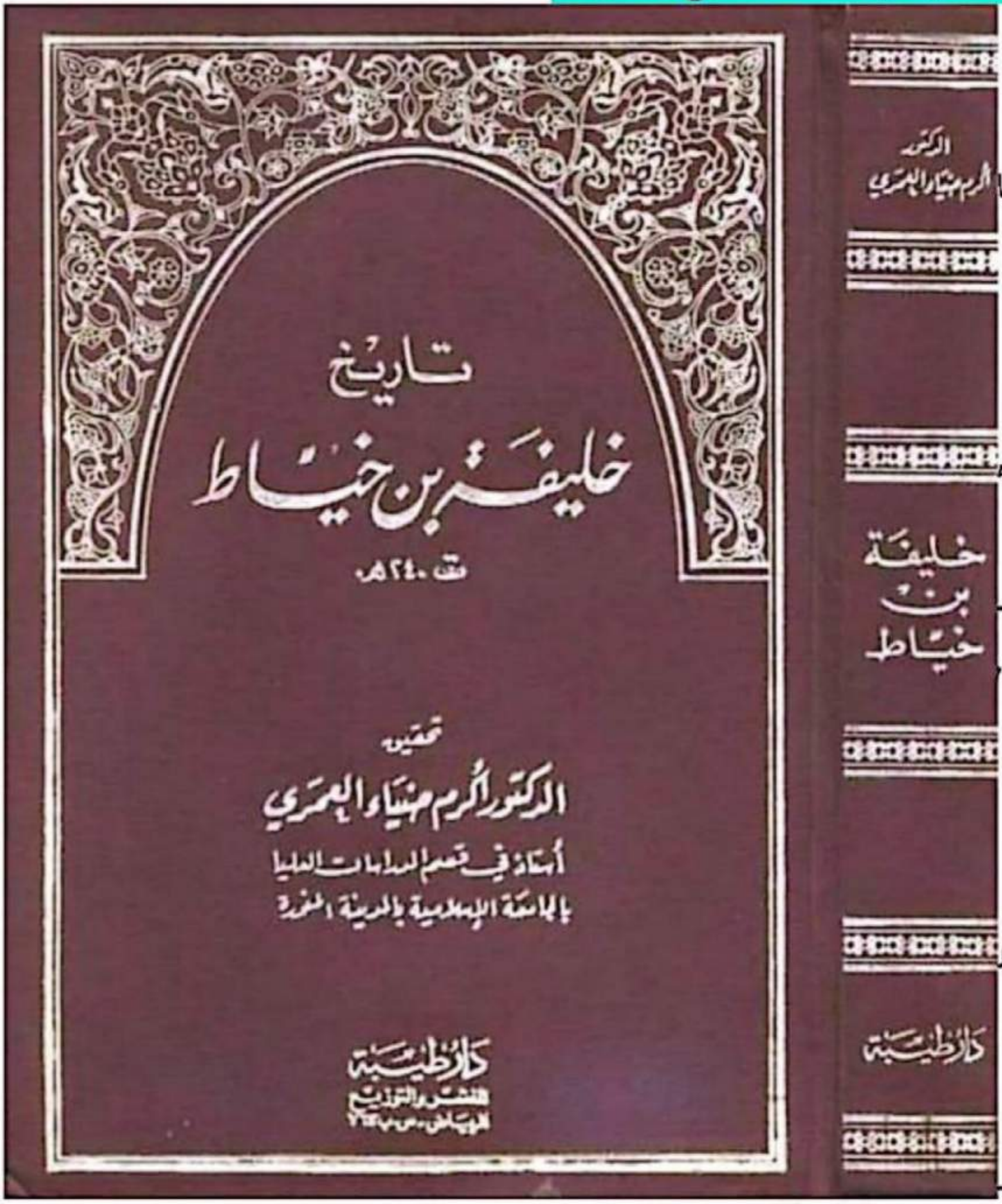

وصا

فأتاه

من

عباس

محمد

قال

قتله

(١) في الحاشية « قال ابن بكار : عبيد الله بن عباس » .

CamScanner

toobaa-elibrary

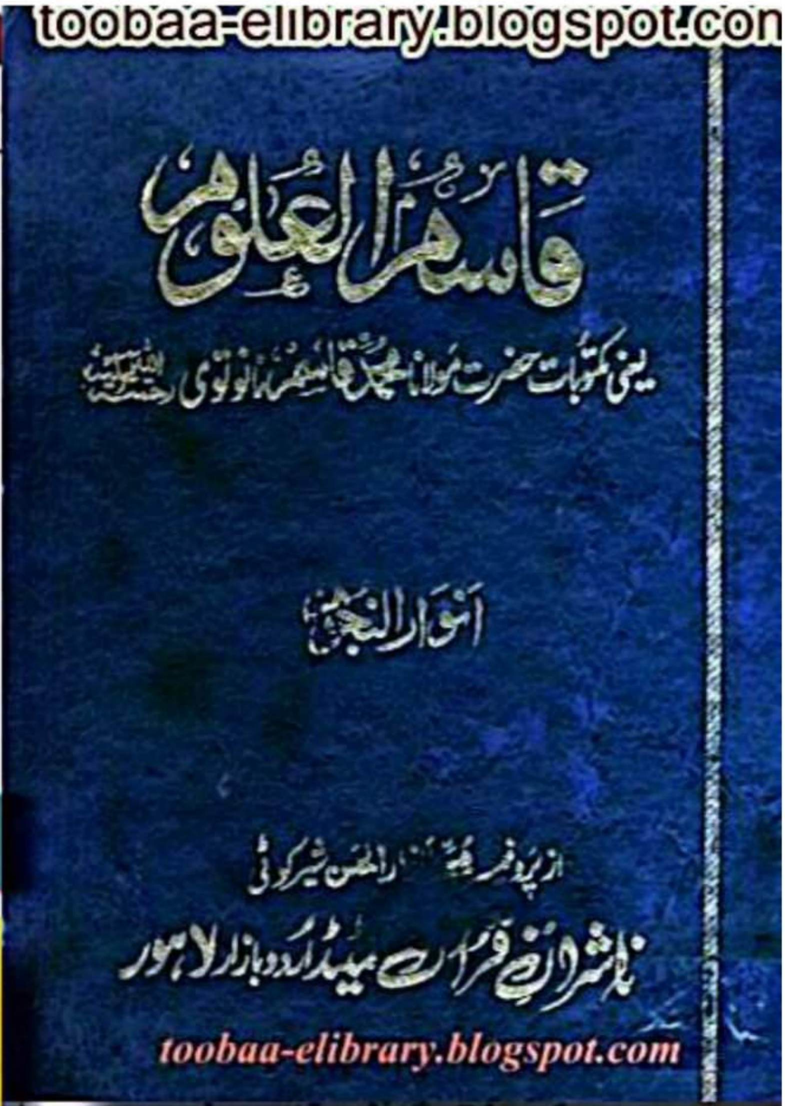

جہاد کرتے ہیں اور ان کی شان میں (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ "وہ قبیلوں کے بادشاہ ہیں یا قبیلوں کے بادشاہوں کی طرح ہیں۔"[1]

دوسرے خواب کا مصداق یہی یزید اور اس کے ساتھی ہوکر ہیں آئے چنانچہ تاریخ جاننے والوں اور حدیث پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس بارے میں پوشیدہ خرابیوں کے باعث کہ یزید رکھتا تھا منافقوں کی طرح جو کہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور نفاق کی وجہ سے "اللہ کی خوشنودی" ان کو نصیب نہ ہوئی۔ یزید بھی اس بشارت کی فضیلتوں سے محروم رہا۔

امیر معاویہؓ کا خلافت کے بارے میں نظریہ

اور اس طرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظریہ خلافت کے متعلق یہ تھا کہ جس کسی کو مملکت کے انتظام کا سلیقہ دوسروں سے زیادہ ہو، گو اس سے افضل ہوں تو دوسروں سے اس کو خلیفہ بنانا افضل ہے اس بات پر نظر رکھتے ہوئے یزید کو انہوں نے دوسروں سے افضل جانا اور آخر (بالفرض) افضل نہ بھی جانا تو اس سے زیادہ بات آگے نہیں بڑھتی کہ انہوں نے افضل کو چھوڑ دیا جیسا کہ گذشتہ مقدمات میں واضح ہو گیا کہ افضل کا خلیفہ بنانا افضل ہے نہ کہ واجب لیکن اتنی بات کے باعث ترک افضل کا ان پر گناہ نہیں تھوپا جا سکتا کہ امیر معاویہؓ کے ساتھ ظلم کوری سے ہم پیش آئیں

اندیشان دانستند و اگر افضل نہ دانستند پس بیش ازیں نیست کہ ترک افضل کردند۔ چنانچہ در مقدمات سابقہ واضح شدہ کہ استخلاف افضل، افضل است نہ واجب۔ لیکن اینقدر را گناہ نتواں گفت کہ بسبب وشتم امیر معاویہؓ پیش آئیم و در نظر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ را از اجلۂ صحابہ نمی شماریم کہ بنسبت ترک افضل و اولیٰ ہم ورنجنیں امور معذرۃ نمائیم۔

---

[1] امر و یعنی قبائل و خاندان۔ مطلب یہ ہے کہ قبائلی بادشاہوں کی طرح وہ جماعت بھی خلیفہ کے طور پر نہ تھی۔ مترجم

[2] یعنی افضل کو قائم مقام نامزد کرنا زیادہ اچھا ہے واجب نہیں ہے۔ مترجم

CamScanner
CamScanner
CamScanner

المعجم الكبير

للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني

٢٦٠هـ — ٣٦٠هـ

حققه وخرج احاديثه

حمدي عبد المجيد السلفي

الجزء العاشر

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة

المنذراء عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال من لبس نعلا صفراء لم يزل في سرور ما دام لابسها •

١٠٦١٣ — حدثنا يحيى بن عبدالباقي الاذني ثنا ابو عمير بن النحاس ثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شوذب عن مطر الوراق عن زهدم الجرمي قال كنا في سمرا بن عباس فقال اني محدثكم بحديث ليس بسر ولا علانية انه لما كان من امر هذا الرجل ما كان يعني عثمان قلت لعلي اعتزل فلو كنت في جحر طلبت حتى تستخرج فعصاني وايم الله ليتأمرون عليكم معاوية وذلك ان الله عزوجل يقول (ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف في القتل انه كان منصورا) ولتحملنكم قريش على سنة فارس والروم ولتؤمنن عليكم النصارى واليهود والمجوس فمن أخذ منكم يومئذ بما يعرف نجا ومن ترك وانتم تاركون كنتم كقرن من القرون فيمن هلك •

١٠٦١٤ — حدثنا علي بن العبّاس البجلي الكوفي ثنا مقدم بن محمد الواسطي ثنا عمي القاسم بن يحيى عن داود بن ابي هند عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان في بيت ميمونة فوضع للنبي صلى الله عليه وسلم طهورا فقال النبي صلى الله عليه وسلم : « من وضعه ؟ » قال ابن عباس أنا ، فضرب على منكبي وقال : « اللهم فقهه في الدين وعلمه التأويل » •

١٠٦١٥ — حدثنا علي بن المبارك الصنعاني ثنا زيد بن المبارك ثنا يحيى بن آدم عن ابي كدينة يحيى بن المهلب عن ليث

١٠٦١٣ — قال في المجمع ٧/٢٣٥ وفيه من لم اعرفهم •

ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رات کی محفل میں شریک ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: میں تمھیں ایسی بات بیان کرنے والا ہوں جو نہ مخفی ہے نہ
ظاہر۔ جب عثمان (کی شہادت) کا معاملہ ہوا تو میں نے علی سے کہا: اس معاملے سے دُور رہیں، اگر آپ کسی بل میں بھی ہوں گے تو (خلافت کے لیے) آپ کو
تلاش کر کے نکال لیا جائے گا، لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی۔ اللہ کی قسم! معاویہ ضرور تمھارے حکمران بنیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
{وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا} (الاسراء 17: 33) (اور جو شخص ظلم سے قتل کر
دیا جائے، ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے، وہ قتل کرنے میں زیادتی نہ کرے، اس کی ضرور مدد کی جائے گی) ضرور قریش تم پر سوار ہو جائیں گے فارس اور روم
کی طریقے پر ضرور تم پر نصاریٰ یہود، مجوس احسان جتلائیں گے پس تم میں سے جس اس سے اس دن وہ چیز لے لی جس کو وہ پہچانتا ہے تو اس نے نجات پالی اور جس
نے چھوڑ دی اور تم چھوڑنے والے ہی ہو تو تم اس امت کی طرح ہو گے جو ھلاک ہونے والے ہیں (وسند حسن)

CamScanner

CamScanner

CamScanner

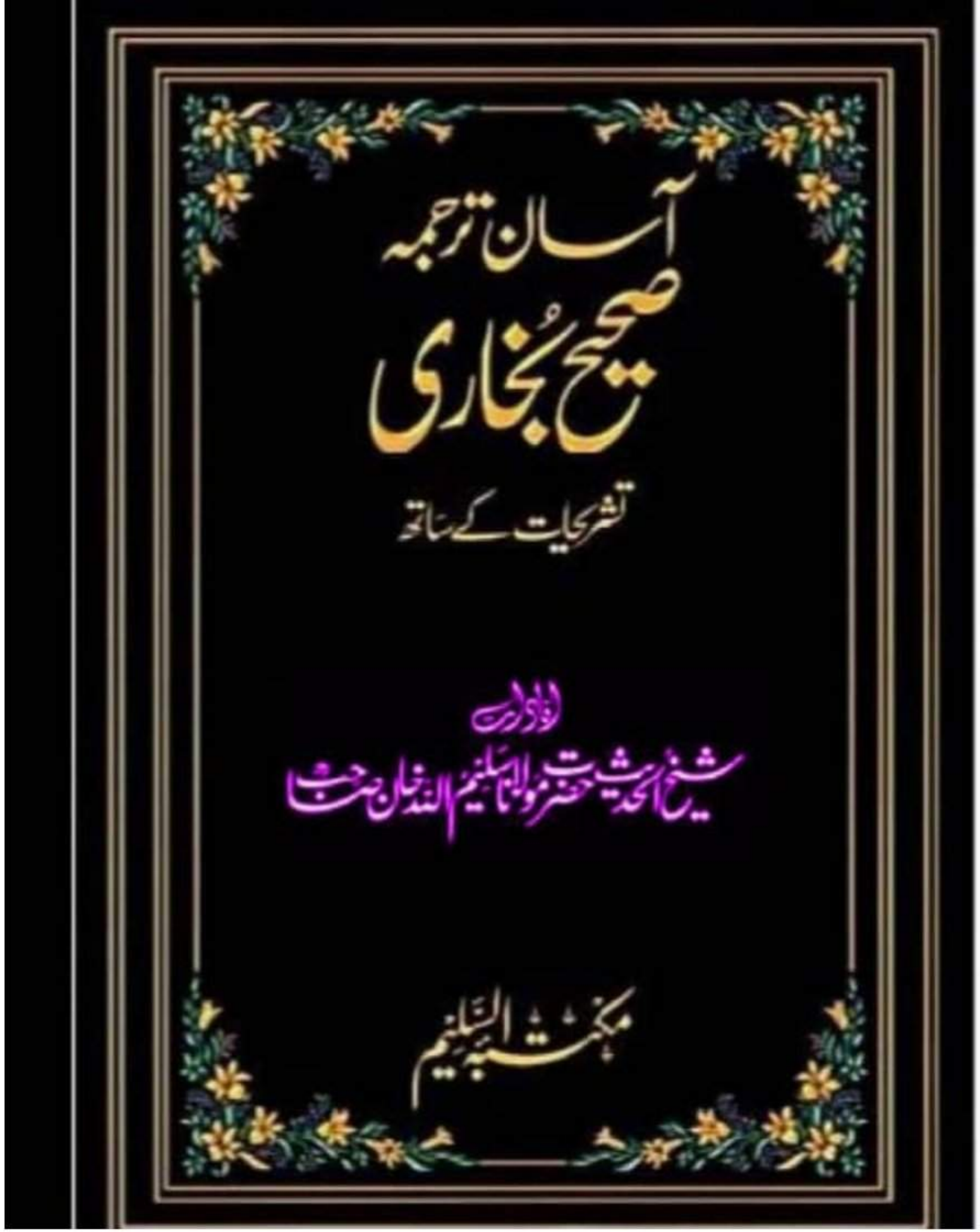

قَالَ مَحْمُودٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ : وَنَوْسَاتُهَا .

ترجمہ

حضرت ابن عمرؓ روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے ہاں گیا، آپ کی زلفوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جو کیفیت ہے وہ آپ بھی دیکھ رہی ہیں، (حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے اختلافات اور جنگیں) مجھے حکومت کے معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ حضرت حفصہؓ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے اجتماع میں جاؤ، لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا وقت پر نہ پہنچنا مزید اختلاف کا سبب بن جائے۔ آخر حضرت حفصہؓ کے اصرار پر عبداللہؓ گئے، پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو حضرت معاویہؓ نے خطبہ دیا، کہا کہ خلافت کے مسئلے پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ہمارے سامنے آ کر گفتگو کرے، یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمرؓ کی طرف تھا) زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ نے حضرت ابن عمرؓ سے اس پر کہا کہ آپ نے وہیں پر اس کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنی چادر کو جو احتباء کے طور پر باندھ رکھی تھی، کھولا تھا اور ارادہ کر لیا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے آپ سے اور آپ کے باپ سے اسلام کیلئے جنگ کی تھی لیکن پھر میں ڈرا کہ میری اس بات سے مسلمانوں میں خلیج اور وسیع نہ ہو جائے اور خونریزی ہو جائے اور میری بات کا مطلب میری منشا کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے وہ نعمتیں یاد آ گئیں جو اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنے والوں کے لئے) جنتوں میں تیار کر رکھی ہے، حضرت حبیبؓ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے اور بچا لئے گئے۔

محمود نے عبدالرزاق کے حوالے سے "نسواتها" کے بجائے "نوساتها" بیان کیا ہے، جس کے معنی چوٹی کے ہیں۔

تشریح

حضرت ابوسفیان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما غزوۂ خندق پر مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ جنگ میں شریک تھے، حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ اور دیگر صحابہ نے ان کا مقابلہ کیا تھا، اسی مناسبت سے امام بخاریؒ نے روایت بیان کی ہے۔

۳۸۸۴/۳۸۸۳ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ : (نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا) .

CamScanner
CamScanner

www.KitaboSunnat.com

کے پہاڑوں میں بہت دور تک جا نکلے، وہاں بڑی تعداد میں غلام اور باندیاں ہاتھ آئیں، یہ گرفتار شدگان موقع پا کر ایک گھاٹی میں ان پر حملہ آو... نتیجے میں سیدنا حارث اور ان کے ساتھی شہید ہو گئے۔

سن ۳۷ ہجری

معرکہ صفین:

اس سال سات صفر سن ۳۷ ہجری ① کو بدھ کے دن معرکہ صفین ہوا، ہفتے کی رات ماہ صفر کی دس تاریخ کو فریقین کے درمیان صلح ہوئی۔

اس جنگ میں سیدنا عمار بن یاسر، اور سیدنا ہاشم بن عتبہ ② ؓ شہید ہوئے، اور اسی معرکے کے دوران، رمضان کے مہینے میں فریقین کی طرف سے مقرر کردہ ثالث؛ سیدنا علی ؓ کی طرف سے ابوموسیٰ اشعری، اور سیدنا معاویہ ؓ کی طرف سے عمرو بن العاص، دومۃ الجندل کے مقام پر جمع ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ

"دونوں ثالث حضرات؛ اذرح نامی مقام پر جمع ہوئے جو دومۃ الجندل سے قریب ہے۔ سیدنا علی نے سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کو بلا بھیجا، وہ نہ آئے، سیدنا معاویہ ؓ آ گئے، دونوں ثالث کسی بات پر متفق نہ ہو سکے، لوگ منتشر ہو گئے، ماہ ذوالقعدہ سن ۳۷ ہجری کو اہل شام نے سیدنا معاویہ ؓ کے ہاتھ بیعت خلافت کر لی۔"

اس سال، سیدنا علی ؓ کے صفین سے واپس ہوتے ہوئے اثنائے راہ سیدنا

① اصل نسخے میں؛ ۳۳ھ ہے، جو کہ غلط ہے۔
② مخطوطے میں؛ ابوہاشم بن ربیعہ ہے، جو کہ نادرست ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "
CamScanner
CamScanner

الخندق. ؎

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرما ، میں نے
باقاعدہ شرکت کی، وہ غزوۂ خندق تھا۔

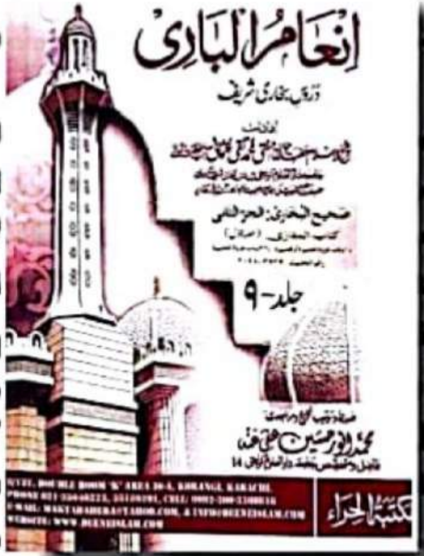

۴۱۰۸ ـ حدثني إبراهيم بن موسى: أ الم، عن
ابن عمر، قال: وأخبرني ابن طاوس، ع لت على
حفصة ونسواتها تنطف، قلت: قد كان أمر شيء،
فقالت: الحق فإنهم ينتظرونك وأخ لم تدعه
حتى ذهب. فلما تفرق الناس خ في هذا
الأمر فليطلع لنا قرنه، فلنحن أحق به منه ؟ قال
عبدالله: فحللت حبوتي وهممت أن أقو ك على
الإسلام، فخشيت أن أقول كلمة ت عني غير
ذلك، فذكرت ما أعد الله في الجنان ود، عن
عبد الرزاق: ونوساتها.؎

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، تو ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے کہا کہ کیا تم کو پتہ ہے لوگوں کا معاملہ جو تم دیکھتی ہو اور اس معاملہ کا کوئی حصہ میرے لئے نہیں رکھا گیا، وہ فرمانے لگیں تم جاؤ لوگوں سے ملاقات کرو، وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں، مجھے ڈر ہے کہ اگر تم نہ گئے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان میں مزید اختلاف پیدا ہو جائے، غرض ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بہت اصرار کرنے سے وہ چلے گئے، جب تمام لوگ منتشر ہو گئے تو آخر میں امیر معاویہ ؓ

؎ وفي صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب بيان سن البلوغ، رقم: ۱۸۶۸، وسنن ابي داؤد، كتاب الخراج والامارة والفيئ، باب متى يفرض للرجل في المقاتلة، رقم: ۲۹۵۷، وكتاب الحدود، باب في الغلام يصيب الحد، رقم: ۴۴۰۶، وسنن الترمذي، ابواب الأحكام، باب ماجاء في حد بلوغ الرجل والمرأة، رقم: ۱۳۶۱، وأبواب الجهاد، باب ماجاء في حد بلوغ الرجل، ومتى يفرض له، رقم: ۱۷۱۱، وسنن النسائي، كتاب الطلاق، باب متى يقع الطلاق الصبي، رقم: ۳۳۳۱، وسنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب من لا يجب عليه الحد، رقم: ۲۵۴۳، ومسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبدالله بن عمر رضي الله عنهما، رقم: ۴۶۶۱

نے خطبہ پڑھا اور کہا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس معاملہ کے اندر کوئی بات کرے تو ہمارے سامنے ذرا اپنا سینگ نکالے، ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق ہیں۔ حبیب بن مسلمہ رحمہ اللہ نے کہا کیا آپ نے امیر معاویہ ؓ کو جواب نہیں دیا؟ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب حضرت معاویہ ؓ نے یہ بات کہی تھی تو کمربند تو میں نے بھی ڈھیلا کر لیا تھا اور میں چاہتا تھا کہ جواب میں یہ کہوں اس معاملہ میں تم سے اور تمہارے باپ سے زیادہ مستحق وہ ہے جو اسلام کی خاطر تم سے جنگ کر چکا ہو۔ مگر مجھے خوف محسوس ہوا کہ میرے اس کہنے سے اختلاف پھیلے گا اور خون بہے گا، اور مجھ سے اس بات کے علاوہ باتیں منسوب کی جائیں گی تو میں نے یاد کیا ان باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں مسلمانوں کے لئے تیار کی ہیں۔ حبیب نے کہا آپ رضی اللہ عنہ نے خود کو بچالیا اور محفوظ کر لیا، اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ہے، اس میں نسواتها کی جگہ نوساتها ہے۔

زمانۂ فتنہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مسلک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "دخلت على حفصة ونسواتها تنطف" میں اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اس حالت میں کہ آپ کی مینڈیاں ٹپک رہی تھی یعنی غسل فرمایا کیا ہوگا جس کے بعد ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

"قد كان من أمر الناس ما ترين" میں جب انکے پاس گیا تو ان سے اس فتنہ کے بارے میں بات کی اور کہا کیا آپ کو پتہ ہے کہ لوگوں کا معاملہ، جو آپ دیکھ رہی ہیں یعنی آپس میں اختلاف ہے اور خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ وہ مسلمانوں میں باہمی فتنہ کا زمانہ تھا اور حضرت علی ؓ اور حضرت امیر معاویہ ؓ کے درمیان جنگ چل رہی تھی۔

"فلم يجعل لي من الأمر شيء" اور اس معاملہ کا کوئی حصہ میرے لئے نہیں رکھا گیا یعنی نہ مجھے کوئی اختیار دیا گیا ہے کہ میں کوئی آپس میں اختلاف ختم کرنے کی غرض سے کوئی فیصلہ کر سکوں، نہ حکومت میں مجھے کوئی منصب و عہدہ دیا گیا ہے، نہ کوئی خدمت میرے سپرد کی گئی۔

"الحق فإنهم ينتظرونك" ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مجھ سے کہا کہ جاؤ باہر لوگ جمع ہو رہے ہیں تم جا کر ان سے ملو کیونکہ وہ لوگ تمہاری بات کرنے کا انتظار کر رہے ہیں، یعنی لوگ چاہتے ہیں کہ آپ اس اختلاف کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔

"وأخشى أن يكون في احتباسك عنهم فرقة" مجھے اندیشہ ہے آپ اگر وہاں نہ گئے تو آپ

CamScanner
CamScanner

کے رک جانے سے مسلمانوں کے درمیان تفریق ہوجائے گی یعنی اگر آپ گھر میں بیٹھے رہے اور ان سے جا کر بات نہ کی یا ان کے ساتھ شامل نہ ہوئے تو مسلمانوں میں مزید تفریق ہوگی اور کہیں گے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی الگ ہوگئے۔

"فلم تدعه حتى ذهب" چھوڑا نہیں حتی کہ وہ چلے گئے یعنی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان سے اس بات کا اصرار کرتی رہیں یہاں تک وہ باہر چلے گئے۔

"فلما تفرق الناس خطب معاوية" معاویہ ؓ بھی موجود تھے اور ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی موجود تھے خلافت کا مسئلہ درپیش تھا جب لوگ منتشر ہوگئے تو پھر حضرت معاویہ ؓ نے خطبہ دیا۔

"من كان يريد أن يتكلم في هذا الأمر فليطلع لنا قرنه" حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس معاملہ کے اندر کوئی بات کرے تو ہمارے سامنے ذرا اپنا سینگ نکالے یعنی اگر کوئی شخص چاہتا ہو کہ وہ اس بارے میں بات کرے وہ خلافت کے بارے میں کہ یہ کہے کہ مجھے خلافت کا زیادہ حق پہنچتا ہے تو وہ شخص ہمارے سامنے آکر بات کرے۔

"فلنحن أحق به منه ومن أبيه" جو کوئی شخص بھی ایسا سوچتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خلافت کا زیادہ حقدار ہے تو یاد رکھے کہ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کے حقدار ہیں۔

"قال حبيب بن مسلمة ... رضی اللہ عنہما کے
شاگرد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ نے ح...
"فحللت حبوتي وهم ... ب میں حضرت
معاویہ ؓ کی یہ بات سنی تو کمر بند تو میں ... طلب یہ ہے کہ
میں بھی اس بات کے لئے تیار ہوگیا تھا ...
"أحق بهذا الأمر منك ... کا تم سے زیادہ
حقدار وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمہ...
یہاں یہ بات کہنے کا مقصد ی... تو اب تک وہی
مسلمانوں کے خلاف مقابلہ پر آتے ر... تھے، تو جس شخص
نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام ... حقدار ہیں۔
"فخشيت أن أقول كل ... ہیں پھر مجھے اس
بات کا خوف محسوس ہوا کہ کہیں کوئی ایسا ... بنے اور مسلمانوں
میں خانہ جنگی کا ذریعہ بنے، اور باہم خو...

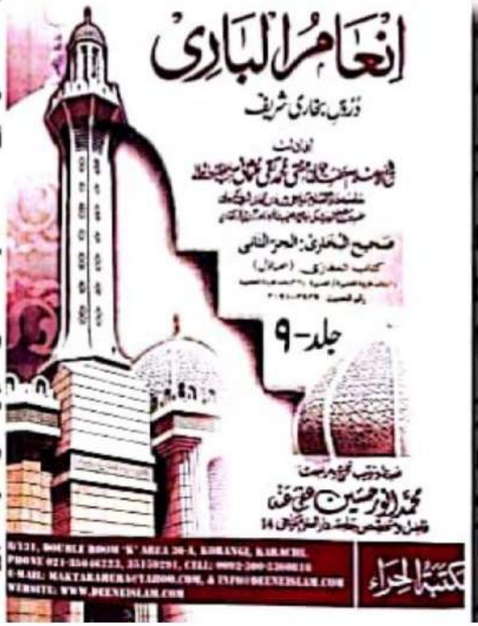

"ويحمل عني غير ذلك" اور مجھ سے اس بات کے علاوہ باتیں منسوب کی جائیں گی یعنی میں تو صرف اتنا ہی کہوں لیکن لوگ اس کے پر کا کوا بنا کر اس میں داستان تراشیاں کر کے پتہ نہیں کیا کچھ میری طرف منسوب کردیں گے۔

"فذكرت ما أعد الله في الجنان" تو میں نے یاد کیا ان باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کی ہیں یعنی میں نے بجائے اس کے کہ میں یہ بات کروں اس سے اختلاف بڑھے میں نے ان باتوں کو یاد کیا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں مؤمنین کے لئے تیار کیا ہے۔

"قال حبيب: حفظت وعصمت" حبیب بن مسلمہ رحمہ اللہ نے کہا آپ رضی اللہ عنہ نے خود کو بچالیا اور محفوظ کرلیا یعنی خود کو فتنہ و فساد سے بچالیا آپ نے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مقام

مقصد یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علم کا مقام، ان کے فضائل کا مقام اور صحبت کا مقام، جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کا مقام اور ان کے والد ماجد حضرت عمر بن خطاب ؓ کے سب مقامات اتنے اعلیٰ سے اعلیٰ تھے کہ اگر یہ جواب دیتے تو جواب دینے میں حق بجانب ہوتے، لیکن خاموش رہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی ہوجائے۔

اس واسطے انہوں نے پوری ان اختلافات کے حوالے سے خاموشی اختیار کی اور اس پورے فتنہ کے دور میں ان کا یہ طرز عمل رہا کہ ان معاملات سے علیحدہ رہے اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کیا۔

امام زہری رحمہ اللہ کا خوبصورت مقولہ ہے فرماتے ہیں کہ "اقتدوا بعمر في السلم وبابنه في الفتنة" امن کی حالت میں حضرت عمر ؓ کی اقتداء کرو اور فتنہ کی حالت میں ان کے بیٹے کی اقتداء کرو یعنی حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی کہ انہوں نے فتنہ کے عالم میں اپنے آپ کو مسلمانوں کے انتشار و افتراق سے کس طرح بچایا۔

۴۱۰۹ - حدثنا أبو نعيم: حدثنا سفيان، عن أبي إسحاق، عن سليمان بن صرد قال: قال النبي ﷺ يوم الأحزاب: ((نغزوهم ولا يغزوننا)). [انظر: ۴۱۱۰] ۹

---

۹ ... أول مسند الكوفيين، باب حديث سليمان بن ... ۱۷۵۹۹، ومن مسند القبائل، باب حديث ابن صرد، رقم: ۲۵۹۲۹

CamScanner
CamScanner

معاویہ رضی اللہ عنہ کے باہم جنگوں میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم نوا اور ان کے رفقاء سے اجتہادی غلطی ہوئی تھی۔

روافض کی کارستانی

صحیح بات یہ ہے کہ اس مسئلے کے اندر روافض کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں غلط سلط روایات کا تاریخ میں ایک انبار لگ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے جو حقیقت ہے اس کا چہرہ روپوش ہوگیا، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے خیال کے مطابق اللہ جل جلالہ کی رضا کی خاطر، اللہ جل جلالہ کے دین کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کررہی تھی جس طرح دو مجتہدوں کے درمیان اختلاف ہوتا ہے تو اُن میں سے ہر مجتہد اپنے طور پر، اپنی بساط کے مطابق حق تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور اس لحاظ سے وہ باعث اجر بھی ہوتا ہے" **ان اصابه المجتهد فله اجر ان وان اخطا ء فله اجر واحد**" تو اگر غلطی بھی ہوجائے تو چونکہ اس نے نیت یہ کی تھی کہ وہ اللہ جل جلالہ کی صحیح رضا کو حاصل کرے گا، اس واسطے ایک اجر سے وہ بھی محروم نہیں ہوتا ہے۔ یہی معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا، دونوں کے مؤقف اپنی اپنی جگہ اجتہاد پر مبنی تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد تھے ان کو کچھ باغیوں نے آکر قتل کردیا، تو ایک خلیفہ راشد کا قتل کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور بالخصوص ان حالات میں جبکہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی واقعہ عالم اسلام میں پیش نہیں آیا تھا تو گویا مسلمانوں کے درمیان تلوار چلانے کی سب سے پہلی بنیاد ڈالی گئی تھی، لہٰذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ مؤقف تھا کہ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیا جائے، چنانچہ ان کا مطالبہ شروع میں خلافت کا نہیں تھا بلکہ ان کا مطالبہ صرف یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیا جائے اور جب تک ان سے قصاص نہیں لیا جاتا تو اس وقت تک ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اس لئے بیعت نہیں کریں گے کہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے گروہ کے بہت سے لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے تھے یعنی ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور مشاورت کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت ہم اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک کہ وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کو پہلے پکڑیں اور پکڑ کر قصاص لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مؤقف

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ قصاص لینا یہ میرا حق ہے اور پہلے امیر مقرر ہوجائے اور اس کی حکومت

مستحکم ہوجائے تب ہی قصاص لے سکتا ہے۔ ہر ایک آدمی کا کام تو نہیں ہے کہ وہ قصاص لے۔ پہلے امارت وخلافت قائم ہونی چاہئے، اس کو استحکام حاصل ہونا چاہئے پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ فتنہ کا زمانہ تھا تو اس فتنہ کے زمانہ میں وہی لوگ جو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ تھے ان کا بڑا جتھہ اور بڑا گروہ تھا۔ تو ان پر ایک دم سے ہاتھ ڈالنا مشکل تھا، یہ اسی وقت ممکن تھا کہ ایک مرتبہ سارے لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر مقرر کرلیں، ان کے ہاتھ پر بیعت کرلیں، ان کے ہاتھ مضبوط کریں اور مضبوط کرنے کے بعد پھر وہ ان لوگوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لیں، اس لئے کہ وہ بڑے قوی جتھہ کے لوگ تھے۔

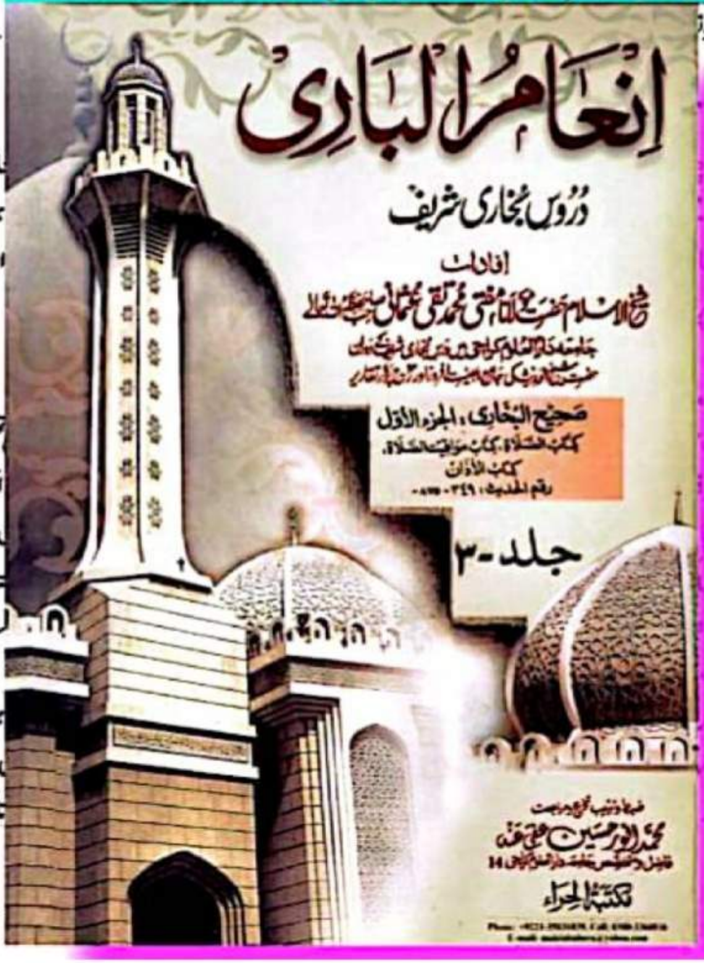

تو دو...

علماء اہل...

رضی اللہ عنہ کا یہ...

چاہئے...

اجتہاد کی...

منافقین کی...

یعنی دونوں...

دوسرے...

خلافت کا...

رضی اللہ عنہ کے...

لینے کا نہیں...

تو اصل میں...

نتیجہ میں...

جنگ ہوئی۔

CamScanner
CamScanner

حضور ﷺ کی پیشین گوئی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت

اس موقع پر جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے لوگوں نے یہ کہا کہ دیکھو ہمارے حق پر ہونے کی بالکل واضح اور قطعی دلیل سامنے آگئی، اس واسطے کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ " تقتلہ الفئۃ الباغیۃ " یہ معروف ومشہور تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی جانتے تھے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ تو جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر والوں نے اس کو بطور حجت کے پیش کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ حجت قاطعہ سمجھی گئی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد

روایات میں یہ آتا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات پیش کی گئی کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تقتلہ الفئۃ الباغیۃ" تو روایات میں آتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ "انحن قتلناہ انما قتلہ الذین جاء وابہ" کہ کیا ہم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کردیا؟ قتل تو انہوں نے کیا ہے جو ان کو لے کر آئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی دور از کار تاویل

اس کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ انہوں نے یہ کہا کہ گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو اپنے ساتھ ہمارے مقابلہ پر نہ لاتے تو یہ شہید نہ ہوتے۔ یہ ان کو اپنے ساتھ لیکر آئے تو درحقیقت وہ ان کے قاتل ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ ایک غلط مقصد کے لئے لے کر آئے، تو اس کے نتیجے میں ان کی شہادت واقع ہوئی تو یہ تاویل بڑی دور از کار ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضور ﷺ کا ارشاد صریح آگیا ہے، اس کے باوجود انہوں نے ایسی دور از کار تاویل کی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے اس قول کا مقصد یہ نہیں تھا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا مقصد

ان کے قول کا مقصد یہ تھا کہ درحقیقت ان کو قتل کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے بعض افراد ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ ان کو ہمارے لشکر کے آدمیوں نے قتل نہیں کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے بعض آدمیوں نے قتل کیا تاکہ اس کو ہمارے خلاف حجت بنایا جاسکے۔

تو اس واسطے ان کا کہنا یہ تھا کہ " فئۃ باغیۃ " درحقیقت وہ ہے کہ جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا اور اسی کے بعض افراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں شامل ہوگئے، انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرایا اور قتل اس لئے کیا تاکہ ہمارے خلاف حجت بناسکیں۔ تو ان کا دعویٰ یہ تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا ہمارے لشکر کا کوئی آدمی نہ تھا بلکہ اسی لشکر کا کوئی آدمی تھا۔ تو ان کی جو تاویل ہے وہ اتنی بدیہی البطلان نہیں جیسا کہ سمجھا جاتا ہے، بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا جو گروہ ہے اُن میں سے کسی نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔ اور یہ اس ماحول کے اندر اتنا کچھ بعید بھی نہ تھا۔

اس وقت بھی یہ صورت حال پیش آئی کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ ان کو قتل کرنے والے وہ ہیں تو اس طرح انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے خلاف کوئی نص صریح نہیں ہے بلکہ یہ اُن کے خلاف حجت ہے جنہوں نے قتل کیا ہے۔

"انما قتلہ الذین جاء وابہ" تو بہرحال یہاں پر بھی بات ایسی ہے کہ اس کو بالکلیہ سو فیصد رد کرنا مشکل ہے۔ اس واسطے اجتہاد کی گنجائش دونوں طرف موجود تھی۔

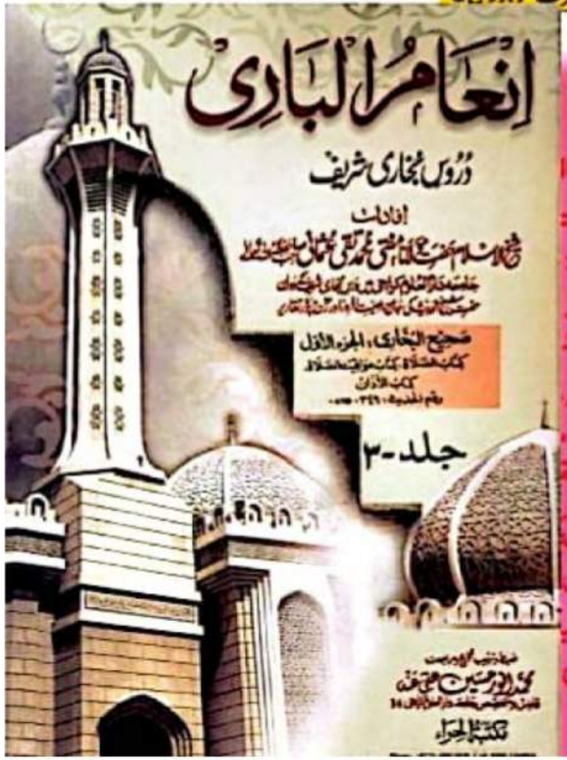

پیشین گوئی کا دوسرا جملہ

اب جو اگلا جملہ ہے:

"یدعوھم الی الجنۃ ویدعونہ ا

کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کو جنت کی دعوت

اس کی توجیہ تین طریقہ سے کی گئی ہے:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی تو

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فر

الجنۃ ویدعونہ الی النار" اس کا تعلق

ابتداء اسلام میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی

کر دو جملے ارشاد فرمائے، ایک تو آئندہ سے متعلق

فقرہ ان کی ماضی سے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کی

ان کے کلمہ پڑھنے کی وجہ سے اذیتیں پہنچائیں۔

دعوت دے رہے تھے تو اس کا تعلق ان کی ماضی کی

CamScanner
CamScanner

www.KitaboSunnat.com

منحة الباري

شرح

صحيح بخاري

از افادات

شیخ الاسلام محدث زماں

حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

جمع و ترتیب و اضافہ و تخریج

تلمیذ شیخ محمد رمضان السلفی

شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

جلد نہم

مکتبہ قدوسیہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

CamScanner

CamScanner

www.Kitabosunnat.com

کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

قولہ " كَثِيرَ الشَّعَرِ "یعنی آپ کے سینے سے پیٹ تک گھنے بالوں کی لکیر تھی، سینے کے درمیان بالوں کی دھاری کو کثیر الشعر سے تعبیر کیا ہے۔

٤١٠٧: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ.

مجھ سے عبدہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی وہ غزوۂ خندق ہے۔

٤١٠٨:- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا.

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن طاؤس نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حفصہ کے یہاں گیا تو ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا اور مجھے تو کچھ بھی اختیار نہیں ملا۔ حفصہ نے کہا کہ مسلمانوں کے مجمع میں جاؤ، لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ کہ تمہارا موقع پر نہ پہنچنا مزید پھوٹ کا سبب بن جائے۔ آخر حفصہ کے اصرار پر عبد اللہ رضی اللہ عنہ گئے۔ پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

CamScanner

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ خلافت کے مسئلہ پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ذرا اپنا سر تو اٹھائے۔ یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ۔ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس پر کہا کہ آپ نے وہیں اس کا جواب کیوں نہیں دیا؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسی وقت اپنے لنگی کھولی (جواب دینے کو تیار ہوا) اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ تم سے زیادہ خلافت کا حقدار وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کے لیے جنگ کی تھی۔ لیکن پھر میں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں اختلاف بڑھ نہ جائے اور خونریزی نہ ہو جائے اور میری بات کا مطلب میری منشا کے خلاف نہ لیا جانے لگے۔ اس کے بجائے مجھے جنت کی وہ نعمتیں یاد آگئیں جو اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنے والوں کے لیے) جنتوں میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب ابن ابی مسلم نے کہا کہ اچھا ہوا آپ محفوظ رہے اور بچا لئے گئے آفت میں نہیں پڑے۔ محمود نے عبدالرزاق سے (نسواتھا کے بجائے لفظ) ونوساتھا بیان کیا (جس کے معنی چوٹی کے ہیں جو عورتیں سر پر بال گوندھتے وقت نکالتی ہیں)

قولہ " وَنَسْوَاتُهَا " اس میں قلب ہو گیا ہے اصل میں وَنَوْسَاتُهَا تھا۔ أی ذَوَائِبُهَا اس کے سر کی میڈھیوں سے پانی ٹپک رہا تھا، حافظ نے اسے خطابی سے نقل کیا ہے۔

قولہ " اِلْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ " اس سے مراد حکمرانی کا جھگڑا تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا تھا، اہل حل وعقد نے اس جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے مجلس شوریٰ کو بلایا، اس بارہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا آپ کو ضرور جانا چاہیے، ورنہ لوگوں میں پھوٹ پڑنے کا امکان ہے، انہوں نے کہا مجھے بلایا نہیں گیا، حضرت حفصہ نے کہا آپ کو جانا چاہیے کیونکہ ان کی طرف سے آنے کا اعلان عام ہے، اگرچہ آپ کو خصوصی دعوت نہیں ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مجبوراً چلے گئے۔ جب مجلس شوریٰ برخاست ہوئی تو دو پنچ مقرر ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے مجلس ختم ہونے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا جس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

٤١٠٩: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ «نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا»

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق سبیعی نے، ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے موقع پر (جب کفار کا لشکر ناکام واپس ہو گیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے۔ آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر کبھی نہ آسکیں گے۔

٤١١٠: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

CamScanner

7:55

tofiq-al-bari...h-bukhari-6 Tags+

1

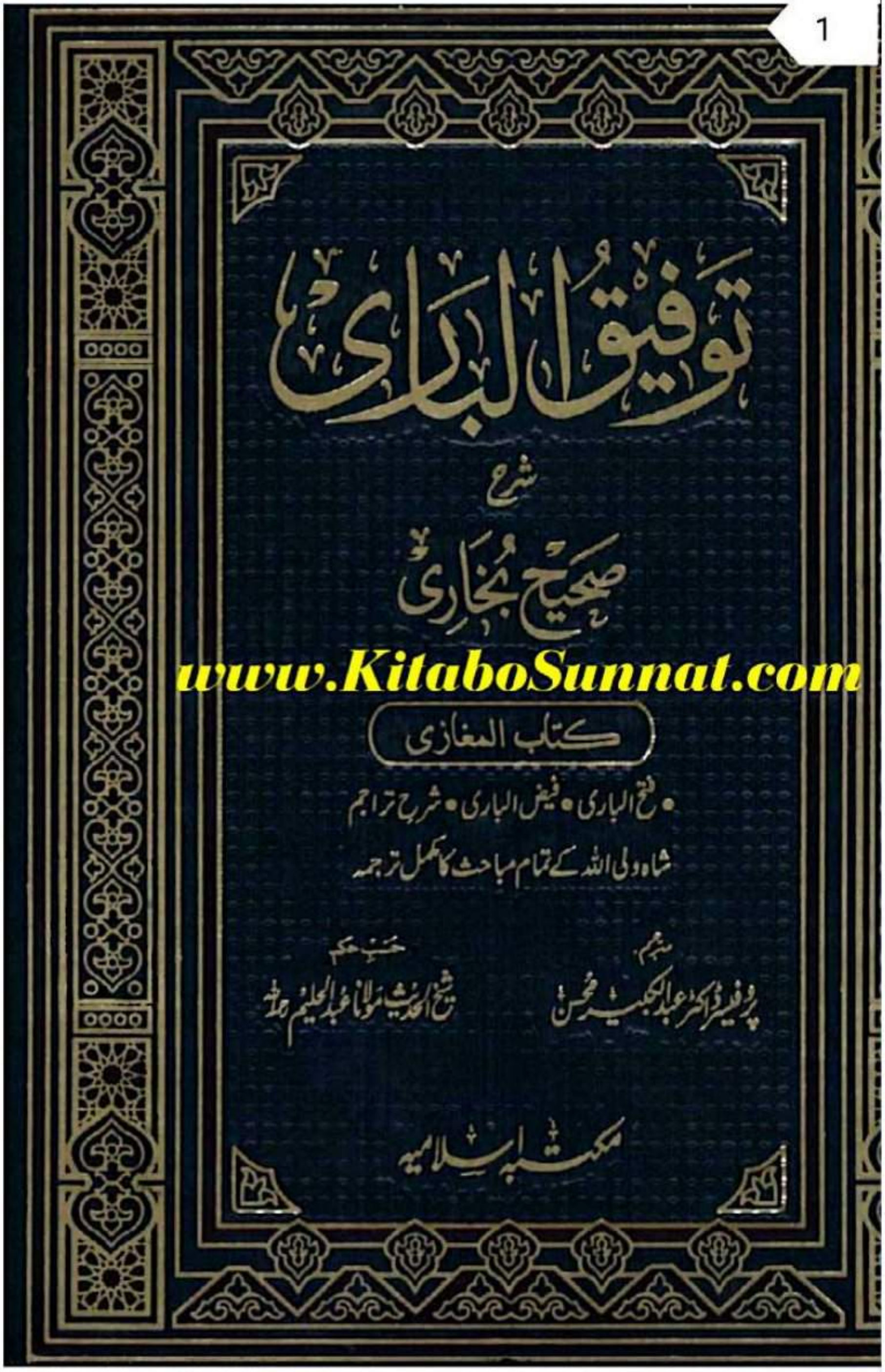

Ask AI

Add Edit PDF Share To Word More

CamScanner

CamScanner

7:54
tofiq-al-bari...h-bukhari-6 Tags+

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

4106 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعَرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا .

(سابقہ سے پیوستہ) أطرافه 2836، 2837، 3034، 4104، 6620، 7236-

(أول مشهد الخ) یعنی جس میں مباشرۃً قتال (عملی لڑائی) کیا۔

4107 - حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ؓ قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ

ابن عمر کہتے ہیں خندق پہلی جنگ ہے جس میں میں شریک ہوا۔

4108 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

ابن عمر راوی ہیں کہ میں (اپنی بہن) حضرت حفصہ کے ہاں داخل ہوا انکے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے میں نے کہا آپ دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا؟ اور میرے لیے اس امر سے کچھ نہیں رکھا گیا، کہنے لگیں تم لوگوں کے ہاں جاؤ وہ منتظر ہیں، مجھے ڈر ہے کہ تمہارا پیچھے رہنا کسی تفرقہ کا باعث نہ بنے انکے مسلسل اصرار پہ وہ گئے، وہاں حضرت معاویہ نے تقریر کی اور کہا جو اس مسئلہ کی بابت گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ اپنا سر ظاہر کرے پس ہم اسکے اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ حقدار ہیں، حبیب بن مسلمہ نے کہا آپ نے اسکا جواب کیوں نہ دیا؟ ابن عمر نے کہا میں نے اپنی لنگی کھولی اور کہنا چاہا کہ اس امر کا زیادہ حقدار وہ ہے جس نے تجھ سے اور تیرے والد سے اسلام پر جنگ کی پھر میں ڈرا کہ ایسا کلمہ کہوں جو مزید تفرقہ کا سبب بنے اور خون بہیں اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com
Ask AI
Add Edit PDF Share To Word More
CamScanner
CamScanner

7:55
tofiq-al-bari...h-bukhari-6 Tags+

بس نے مجھ سے اور تیرے والد سے اسلام پر جنگ کی پھر میں ذرا کہ ایسا جملہ بولوں جو مزید تفرقہ کا سبب بنے اور خون بہیں اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری بات کا وہ مفہوم نقل کیا جائے جو میری مراد نہیں، تو مجھے جنت کی وہ نعمتیں یاد آ گئیں جو اللہ نے تیار کر رکھی ہیں، حبیب نے یہ سن کر کہا آپ محفوظ کئے گئے اور بچا لئے گئے۔

ہشام سے مراد ابن یوسف صنعانی ہیں۔ (قال و أخبرني ابن طاؤس) قائل معمر ہیں، ابن طاؤس کا نام عبداللہ تھا، (ونسواتها) نون اور سین پر زبر کے ساتھ خطابی کہتے ہیں ایسے ہی واقع ہوا ہے اور یہ مہمل ہے (ليس بشيء) اصل میں (نوساتها) ہونا چاہئے بمعنی ذوائب (مینڈھیاں) یہ نوسہ کی جمع ہے، ناسَ أي تحرَّكَ سے ماخوذ ہے، نوس اضطراب ہے اسی سے حدیثِ ام زرع میں یہ عبارت ہے: (أناسَ من حلي أذني)۔ ابن تین کہتے ہیں نوسات واو ساکن کے ساتھ ہے، مفتوح بھی ضبط کیا گیا ہے، جہاں تک نسوات کا تعلق ہے گویا یہ علی القلب ہے (یعنی مقلوب کر دیا، واؤ کو سین کے بعد لکھ دیا)۔

(قد كان من أمر الناس الخ) ان کا اشارہ حضرات علی و معاویہ کے درمیان ہونے والی کش مکش، جس کے نتیجہ میں جنگ صفین برپا ہوئی آخر ان کے درمیان تصفیہ کے لئے حکمین کا تقرر ہوا، جیسے معاملات کی طرف ہے، اس سلسلہ میں ان صحابہ کرام کو خطوط لکھے گئے جو غیر جانبدار رہے تھے کہ یہاں آ کر اس معاملۂ تصفیہ کو دیکھیں، ابن عمر کو بھی دعوت ملی تو انہوں نے اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ سے مشورہ کیا کہ جائیں یا نہ جائیں؟ تو ان کا مشورہ تھا ضرور جائیں تا کہ ان کی عدم حاضری کے سبب لوگ ان کی طرف سے بدگمان نہ ہوں۔ (فلما تفرق الناس) یعنی حکمین (دو ثالث جو مقرر کئے گئے تھے) کے باہمی اختلاف کے بعد، جو حضرت ابوموسیٰ تھے حضرت علی کی طرف سے اور حضرت عمرو بن عاص تھے حضرت معاویہ کی جانب سے، عبدالرزاق عن معمر کے حوالے سے اس روایت میں: (فلما تفرق الحكمان) ہے، اس سے مراد کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ قصۂ صفین کی بات ہو رہی ہے، بعض نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اس سے مراد وہ اجتماع اخیر ہے جو حضرات معاویہ اور حسن بن علی کے مابین تھا لیکن عبدالرزاق کی مذکورہ روایت سے اس کا رد ہوتا ہے، اس پر یہاں مراد یہ ہوگی کہ ام المؤمنین نے بالاصرار ابن عمر کو حکمین کی جائے ملاقات کی طرف بھیجا، جب تفرقہ اور بڑھا (یعنی حکمین کسی فیصلہ پر متفق نہ ہو سکے) تو امیر معاویہ نے تقریر کی، ابن جوزی کا کشف المشکل میں یہ قول نہایت ابعد ہے کہ یہ واقعہ چھ افراد پر مشتمل اس شوریٰ کا ہے جسے حضرت عمر نے اپنے بعد بارِ خلافت سنبھالنے کے لئے تشکیل دیا تھا اور چونکہ ابن عمر کو ان میں نہ رکھا تھا تو اُم المؤمنین انہیں حکم دیتی ہیں کہ ان کے ہاں وہ بھی جائیں تا کہ فیصلہ سازی میں شریک ہوں، اور جہاں تک روایت کے الفاظ (فلما تفرق الناس خطب معاويه) تو یہ تب کی بات ہے جب معاویہ اپنے بیٹے یزید کو اپنا ولی عہد بنانا چاہتے تھے۔

ابن حجر اسے رد کرتے ہوئے روایتِ عبدالرزاق میں مذکور کو ترجیح دیتے ہیں، کہتے ہیں پھر حبیب بن ابو ثابت عن ابن عمر کی روایت ملی جس میں مذکور ہے کہ یہ تب کی بات ہے جب امیر معاویہ نے دومۃ الجندل کے مقام پر لوگوں کے اجتماع سے خطاب کیا، حضرت حفصہ نے ابن عمر کو ہدایت کی تھی کہ وہ امتِ محمدیہ کے درمیان ہونے والی اس صلح سے متخلف نہ رہیں جبکہ تم صہرِ رسول اللہ (یعنی رسول اللہ کے سالے ہو (اس سے ظاہر ہوا کہ صہر کا لفظ متعدد معانی ادا کرتا ہے، عامۃ الناس کے درمیان اس کے دو معانی ہی مشہور ہیں: داماد اور سسر) اور عمر بن خطاب کے فرزند ہو، اس میں ہے کہ اجتماع گاہ میں امیر معاویہ ایک عظیم بختی (یعنی بڑے اونٹ) پر سوار آئے اور اثنائے تقریر کہا جسے حکومت کی طمع ہے یا اس کی امید میں لگا ہوا ہے یا اس کی طرف اپنی گردن پھیلاتا ہے تو وہ اپنا سر اونچا کرے، اسے طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

Ask AI

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Add Edit PDF Share To Word More

CamScanner

CamScanner

7:55

tofiq-al-bari...h-bukhari-6 Tags +

(فليطلع لنا قرنه) یعنی سر اونچا کرے چونکہ سینگ (جانوروں) سروں ہی میں ہوتے ہیں لہذا مراد سر ہے، کہا جاتا ہے ان کا اشارہ حضرت علی کی طرف تھا اور یہاں حسن اور حسین سے تعریض کی تھی (اگر اسے یزید کی ولی عہدی کے وقت یعنی امیر معاویہ کی آخری عمر کا واقعہ قرار دیا جائے تب حضرت حسین ہی مراد ہونگے کہ حضرت حسن تو مدت ہوئی فوت ہو چکے تھے) کچھ حضرات کا خیال ہے کہ حضرت عمر اور ابن عمر سے تعریض کی تھی لیکن اس میں بُعد ہے کیونکہ امیر معاویہ حضرت عمر کا مبالغہ آمیز حد تک احترام کرتے تھے (خود ابن عمر بھی یہی سمجھے کہ ان پر تعریض کر رہے ہیں تبھی انہیں جواب دینے کا ارادہ کیا مگر پھر فتنہ بڑھ جانے کے خیال سے چھوڑ دیا)۔

حبیب کی سابق الذکر روایت میں ابن عمر کہتے ہیں اس دن سے قبل کبھی میرے دل میں دنیا کا کوئی خیال یا طمع نہ آئی تھی جب معاویہ کی اس بات پہ انہیں یہ جواب دینے کا ارادہ کیا کہ آپ سے زیادہ حقدار وہ ہے جس نے آپ سے اور آپکے والد سے اسلام پر جنگ کی تھی (یعنی خود)، چونکہ امیر معاویہ کے والد حضرت ابوسفیان جنگ خندق میں لشکرِ کفار کے سالار تھے (احد میں بھی تھے مگر اس میں ابن عمر بوجہ کم سنی شریک نہ تھے) اسی مناسبت سے غزوۃ الخندق کے باب میں یہ روایت نقل کی ہے۔

(قال حبيب بن مسلمة) یعنی ابن مالک فہری، صغار صحابہ میں سے ہیں ان کے والد بھی صحابی ہیں، شام میں رہائش پذیر تھے حضرت معاویہ نے انکی زیر قیادت ایک لشکر حضرت عثمان کی مدد اور انہیں دشمنوں کے نرغے سے نکالنے کیلئے روانہ کیا مگر ان کے مدینہ پہنچنے سے قبل ہی وہ شہید کر دیے گئے تھے تو لوٹ کر معاویہ کے پاس پہنچے بعد ازاں رومیوں کے خلاف جنگوں میں بھی انہیں سالار بنایا کثرت سے ان کے روم کی طرف جہادی مہمات پر جانے کی وجہ سے حبیب الروم ہی نام پڑ گیا عہد معاویہ میں انتقال کیا۔

(حللت حبوتی) عرب بیٹھتے وقت (جب جم کر مجلس جمانی ہوتی) چادر کے دونوں کنارے گھٹنوں کے نیچے باندھ لیتے، اس سے ان کا اشارہ اس امر کی طرف تھا کہ معاویہ کی بات کا کھڑے ہو کر جواب دینا چاہتا تھا، گرہ کھول لی تھی مگر پھر ترک کر دیا۔

(من قاتلك الخ) یعنی احد اور خندق کی لڑائی میں حضرت علی سمیت تمام مہاجرین شامل تھے، دونوں معرکوں میں والدِ معاویہ سالارِ کفار تھے، امیر معاویہ کا خلافت کے بارہ میں نقطہ نظر یہ تھا کہ اس کا زیادہ حق دار وہ ہے جو صاحب رائے و معرفت ہے نہ کہ وہ جو قبولِ اسلام اور دین و تدیُّن کے لحاظ سے اقدم و سابق ہے مگر ابن عمر کی رائے گویا اس کے برعکس تھی وہ مفضول کی بیعتِ خلافت کے قائل نہ تھے الا یہ کہ فتنہ کا ڈر ہو اسی لئے امیر معاویہ اور ان کے بعد یزید کی بیعت کر لی اور اپنے بیٹوں کو ان کی مخالفت نہ کرنے کا حکم دیا جیسا کہ کتاب الفتن میں اس کی تفصیل آئے گی بعد ازاں عبدالملک بن مروان کی بھی بیعت کی۔

(قال محمود الخ) یعنی عبدالرزاق نے معمر شیخِ ہشام بن یوسف سے یہی روایت نقل کرتے ہوئے (ونوساتها) روایت کیا ہے یہی درست ہے جیسا کہ گزرا یہ محمود بن غیلان ہیں، ان کی یہ معلق روایت محمد بن قدامہ جوہری نے کتاب (أخبار الخوارج) میں موصول کی ہے، ابن راہویہ نے بھی اپنی مسند میں اسے بحوالہ عبدالرزاق تخریج کیا ہے۔

علامہ انور (فلما تفرق الناس خطب معاوية) کے تحت لکھتے ہیں یہ تسامُح ہے لوگ تو اسی لئے جمع ہوئے تھے متفرق کب ہوئے (جیسا کہ گزرا اس تفرق سے مراد لوگوں کی حضرت معاویہ کے بعد خلافت کون سنبھالے؟ کی بابت تفرّقِ آراء ہے) فائدہ کے عنوان سے لکھتے ہیں مقبلی اور ابراہیم وزیر زیدی تھے (شیعہ کا ایک فرقہ جن کا اہل سنت سے اختلاف فقط اسی قدر ہے کہ ان کے نزدیک حضرت علی افضلِ صحابہ اور احق بالخلافت ہیں چنانچہ سلف اہل سنت نے ان کے بارہ میں اپنا موقف نرم رکھا ہے) علامہ کہتے ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں ... سب کی، مقبلی نے تو بخاری پر بھی طعن کیا ہے (فنحن أحق به منه) کے تحت کہتے ہیں جانو کہ خلفاء کی نبی پاک کے ساتھ قرابت ان کی ترتیب خلافت کے برعکس ہے، حضرت علی ان میں اقرب ترین ہیں جب کہ ابوبکر اس

Ask AI

Add Edit PDF Share To Word More

CamScanner

CamScanner

7:55

tofiq-al-bari...h-bukhari-6 Tags +

یہ دونوں بعض صحابہ کی تفسیق کرتے تھے نہ کہ سب کی، مقبلی نے تو بخاری پر بھی طعن کیا ہے (فنحن أحق به منه) کے تحت کہتے ہیں جانو کہ خلفاء کی نبی پاک کے ساتھ قرابت ان کی ترتیب خلافت کے برعکس ہے، حضرت علی ان میں اقرب ترین ہیں جب کہ ابو بکر اس کے برعکس ہیں، امیر معاویہ حضرت عمر کی نسبت آنجناب سے اقرب تھے۔

یہ حدیث مصنف کے افراد میں سے ہے۔

4109 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلاَ يَغْزُونَنَا .(ترجمہ اگلی روایت کے ساتھ ہے) طرفه 4110-

سفیان سے مراد ابن عیینہ ہیں، سلیمان بن صرد بن جون خزاعی مشہور صحابی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کا اصل نام یسار تھا آنجناب نے بدل دیا، بخاری میں ان کی صرف دو روایات ہیں دوسری صفۃ ابلیس میں گزری ہے سلیمان ان اہل کوفہ کے ساتھ تھے، سب سے سن رسیدہ تھے جو حضرت حسین کی شہادت کا انتقام لینے نکلے تھے عین الوردۃ مقام میں مع اپنے اصحاب کے شہید ہو گئے، یہ سن ۶۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ (نغزو ولا يغزونا) ابونعیم کی مستخرج میں بشر بن موسی عن ابی نعیم شیخ بخاری کے حوالہ سے روایت میں ہے: (الآن نحن نغزوهم) یعنی اب ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ (حين أجلى) سے اس امر کا اشارہ ہے کہ اپنے اختیار و مرضی سے واپس نہ ہوئے بلکہ حالات کی ناسازگاری کا شکار بنے اور بادل نخواستہ ناکام و خاسر محاصرہ اٹھا کر واپس چلے (چونکہ اس عظیم اور جرار لشکر کے باوجود فتح حاصل نہ کر سکے اسی لئے آنجناب کی لسانِ نبوت نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا کہ اب کبھی مدینہ پر حملہ کرنے کی جرات نہ کر سکیں گے اب ہماری باری ہے، ظاہر ہے اتنے کروفر کے باوجود ناکام لوٹنے کا مطلب یہی تھا کہ دوبارہ اس غرض کے لئے مجتمع نہ ہو سکیں گے)۔ واقدی لکھتے ہیں ان کی واپسی ۲۳ شوال کو ہوئی تھی، یہ نبوت کے أعلام (یعنی پیشین گوئیوں) میں سے ایک علم تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پھر مسلمان ہی فتح مکہ کے لئے ان پر حملہ آور ہوئے۔

4110 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ حِينَ أَجْلَى الأَحْزَابُ عَنْهُ الآنَ نَغْزُوهُمْ وَلاَ يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ .طرفه 4109-

سلیمان بن صرد کہتے ہیں جب فوجیں واپس چلی گئیں تو نبی پاک نے فرمایا اب ہم ان سے جنگ کرنے جائیں گے وہ نہ آئیں گے بلکہ ہم ان پر لشکر کشی کریں گے۔

4111 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلاَةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ (جلد چہارم ص:۴۳۵) أطرافه 2931، 4533، 6396

شیخ بخاری ابن منصور ہیں ہشام کے بارہ میں بقول ابن حجر کتاب الجہاد میں ذکر کیا تھا کہ دستوائی ہیں مگر مزی نے اطراف میں جزم کے ساتھ ابن حسان قرار دیا ہے، پھر کئی طرق میں یہ نسبت مصرحا بھی ملی تو یہی معتمد ہے اصیلی کا ان سے اس حدیث کو ضعیف قرار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا قابل [illegible] سے ابن سیرین اور عبیدہ سے ابن عمرو سلمانی مراد ہیں۔ (کما شغلونا) کشمیہنی کے ہاں (ک [illegible]) مسلم کی روایت میں اس کے بعد (صلاة العصر) بھی ہے، اس پر تفصیلی بحث تفسیر سورۃ البق [illegible]

4112 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

Ask AI

Add Edit PDF Share To Word More

CamScanner

CamScanner

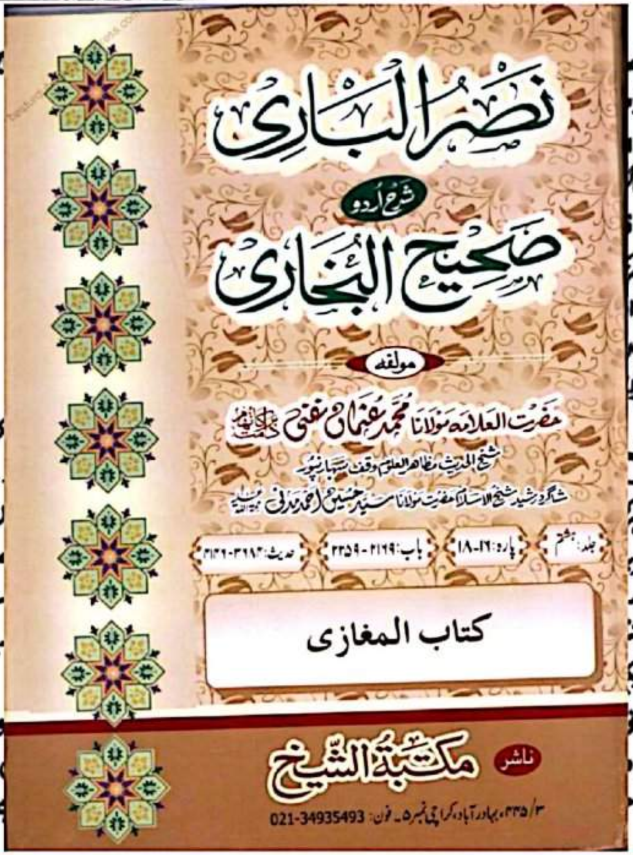

۱۴۸۔ حدثنی ابراهیم بن موسیٰ قال اخبرنا هشام عن معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال واخبرنی ابن طاؤس عن عکرمة بن خالد عن ابن عمر قال دخلت علی حفصة ونوساتها تنطف قلت قد کان من امر الناس ما ترین فلم یجعل لی من الامر شیئ فقالت الحق فانهم ینتظرونک واخشی ان یکون فی احتباسک عنهم فرقة فلم تدعه حتی ذهب فلما تفرق الناس خطب معاویة قال من کان یرید ان یتکلم فی هذا الامر فلیطلع لنا قرنه فلنحن احق به منه ومن ابیه قال حبیب بن مسلمة فهلا اجبته قال عبد الله فحللت حبوتی وهممت ان اقول احق بهذا الامر منک من قاتلک واباک علی الاسلام فخشیت ان اقول کلمة تفرق بین الجمع وتسفک الدم

ویحمل عنی غیر ذلک فذکرت ما اعد الله فی الجنان قال حبیب حفظت وعصمت قال محمود عن عبد الرزاق ونوساتها۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت حفصہؓ (ام المومنین) کے یہاں گیا، آپ کی زلفوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، میں نے عرض کیا: لوگوں کے معاملے میں سے جو کچھ ہوا وہ آپ دیکھ رہی ہیں (حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو صفین میں جنگ ہوئی وہ آپ کے سامنے ہے یعنی آپ کے علم میں ہے) اور معاملہ امارت وحکومت میں سے میرے لئے کچھ نہیں مقرر کیا گیا ہے (یعنی نہ حکومت ملی اور نہ کسی طرح کا کوئی دخل ہے)، تو حضرت حفصہ نے فرمایا کہ "ملو" (یعنی مشورہ کی مجلس میں جاؤ) اس لئے کہ وہ لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ میں ڈرتی ہوں اس بات سے کہ ہو جائے تیرے رکنے میں ان سے پھوٹ (یعنی اس بات کا خطرہ ہے کہ تمہارا موقع پر نہ پہونچنا مزید اختلافات کا سبب بن جائے اور فساد بڑھ جائے اس لئے تمہیں جانا ہی چاہئے) چنانچہ حضرت حفصہ نے ان کو نہ چھوڑا یعنی اصرار کیا یہاں تک کہ گئے پھر جب لوگ منتشر ہو گئے (مجلس ختم ہو گئی)، تو حضرت معاویہؓ نے خطبہ دیا اور کہا کہ جو لوگ امارت (خلافت) کے معاملے میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں وہ ہمارے سامنے آئیں اس لئے کہ ہم اس سے یعنی حسن و حسین خلافت کے زیادہ حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی یعنی علی حضرت حبیب بن مسلمہ نے ابن عمرؓ سے کہا، پھر آپ نے وہیں اس کا جواب کیوں نہیں دیا؟ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا سو میں اپنا کپڑا کھول لیا تھا (یعنی آستین چڑھائی اور دامن سمیٹ لیا)، اور میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ ان سے کہوں کہ "اس خلافت کا زیادہ حقدار وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کے لئے جنگ کی (یعنی حضرت علیؓ زیادہ مستحق ہیں کہ جنگ احد اور غزوۂ خندق میں تم لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ کی اور تم دونوں کو اسلام میں داخل کیا)، پھر میں ڈرا کہ میں ایسی بات کہہ دوں کہ جس سے جماعت میں اختلافات پڑیں اور خوں ریزی ہونے لگے اور محمول کیا جائے میری بات کو میری مراد کے خلاف پر (یعنی میری بات کا مطلب میرے منشاء کے خلاف لیا جائے)، سو میں نے ان نعمتوں کو یاد کیا جو اللہ نے جنت میں (صبر کرنے والوں کے لئے) تیار کر رکھی ہیں۔ حضرت حبیب نے کہا واقعی آپ محفوظ رہے اور اپنے آپ کو بچا لے گئے (یعنی آپ نے صحیح کیا اور جذبات پر کنٹرول کر کے دوراندیشی سے کام لیا)، محمود نے عبدالرزاق کے واسطے سے "ونوساتها" کہا ہے یعنی بجائے نسواتها کے۔

تشریحات

ترجمۃ الباب کی مطابقت اسی ٹکڑے سے ہے "وهممت ان اقول احق بهذا الامر منک ومن قاتلک واباک علی الاسلام"، یعنی میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ ان سے کہدوں کہ اس خلافت کا تم سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ (ابوسفیان) سے اسلام کی خاطر جنگ کی ہے کیونکہ حضرت معاویہؓ کے والد حضرت ابوسفیان غزوۂ احد اور جنگ خندق میں کافروں کے کمانڈر اور سردار تھے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے اور حضرت معاویہؓ نے "فلنحن احق به ومن ابیه" سے قرابت نسبی مراد لی حالانکہ خلافت کی ترتیب قرابت سے بالکل عکس ہے کیونکہ حضرت علی قرابت بالنبی میں حضرت ابوبکرؓ سے قریب تر تھے اور حضرت معاویہؓ بہ نسبت عمرؓ کے اقرب بالنبی تھے۔

CamScanner

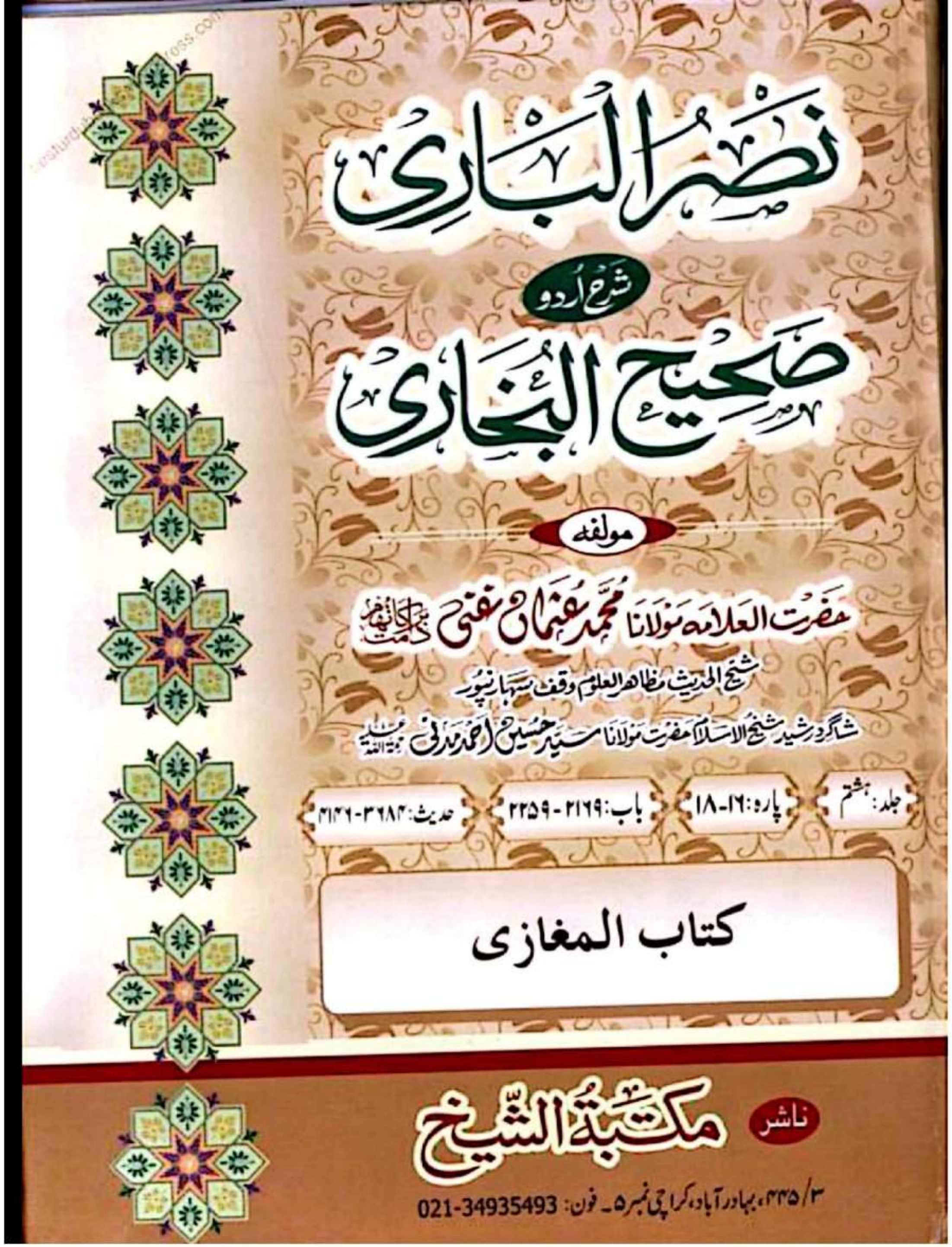

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی اس حدیث کا تعلق جنگ صفین سے ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہوئی تھی اس لئے جنگِ صفین کا اجمالی خاکہ پہلے ملاحظہ فرمایئے:۔

جنگِ صفین

اس لڑائی کی بنیاد یہ تھی کہ حضرت معاویہؓ حضرت عثمانؓ کا قصاص لینا چاہتے تھے اور حضرت علی فرماتے تھے کہ بلوائیوں کی قوت ابھی زیادہ ہے ابھی ان سے قصاص نہیں لیا جا سکتا ہے، حضرت معاویہ کہتے تھے کہ آپ درمیان سے ہٹ جایئے میں ابھی ان سے قصاص لے لیتا ہوں، سبائی پارٹی اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف تھی ہی دونوں طرف سے اسی پارٹی نے بہت مبالغہ آمیزی کرکے لوگوں کو بھڑکایا بالآخر خونریزی ہوئی اور تحکیم پر معاملہ ختم ہوا۔ جنگ کی تفصیل یوں ہے:۔

ذی الحجہ سنہ ۳۶ھ میں اسی ہزار فوج کے ساتھ حضرت علی شام کی طرف بڑھے اس فوج میں عام مسلمانوں کے علاوہ ستر بدری صحابہ، سات سو بیعت رضوان کے جاں نثار اور چار سو عام مہاجرین وانصار صحابہ تھے۔

اِدھر سے حضرت معاویہؓ اپنی فوجوں کے ساتھ صفین کے میدان میں پہونچے اور فرات کے ساحل پر فوجیں اتار دیں، درمیان میں صلح کی گفتگو ہوتی رہی لیکن ناکام ہوگئی۔

جمادی الاولیٰ سنہ ۳۷ھ سے جنگ شروع ہوگئی لیکن کوئی بڑی خونریز جنگ نہیں ہوئی بلکہ ایک ایک دستہ میدان میں آتا تھا اور صبح شام معمولی جھڑپ ہوجاتی تھی، پھر رجب کا مہینہ شروع ہوتے ہی اشہر حرم کی حرمت میں جنگ روک دی گئی اور خیر خواہانِ امت نے پھر صلح کی کوششیں شروع کردیں مگر مصالحت کی ساری کوششیں ناکام رہیں اور صفر سنہ ۳۷ھ سے فریقین پوری قوت سے میدان میں اتر آئے اور خونریز جنگ شروع ہوگئی جس کا سلسلہ کئی مہینے تک جاری رہا۔

مختصر یہ ہے کہ فریقین کے درمیان نوّے معرکے ہوئے ان میں ۴۵ ہزار شامی اور ۲۵ ہزار عراقی کام آئے۔

(تاریخ اسلام صفحہ ۳۳۱ تا صفحہ ۳۳۳ بحوالہ ابو الفداء ج ۱ صفحہ ۱۷۵)

اظہارِ شکست سے بچنے کی ایک سیاسی تدبیر اور جنگ کا التواء!

جنگ کا نقشہ ہر دو فریق کے سامنے آشکارا ہوچکا تھا، حضرت علیؓ کو اس کا پورا اندازہ ہوگیا تھا کہ اب شامی کوئی دم میں میدان چھوڑنا چاہتے ہیں اس لئے کہ اب شامیوں کی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی تھی اور پست ہمت ہوچکے تھے۔ حضرت علیؓ نے فوج کے سامنے ایک پرجوش تقریر کی اور فرمایا "لوگو اب جنگ آخری حد کو پہونچ چکی ہے تمہارا حریف آخری سانس لے رہا ہے اس لئے فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ۔

حضرت معاویہ کو بھی اپنی فوج کی حالت کا اندازہ ہوچکا تھا کہ حالت نازک ہے اب شکست کا خطرہ ہے تو اپنے مشیر خاص اور عرب کے مشہور و مسلّم سیاسی مدبر عمرو بن العاصؓ سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا ایسے وقت

CamScanner

كتاب ,,الدر المختار شرح تنوير الأبصار

مصنف محمد بن علي الحصكفي

یہ حنفی فقہ کی ایک معتبر کتاب ہے

یہ بیان کرتے تحکیم کے فیصلے کے بعد 37 ھ میں اھل شام نے سیدنا معاویہ ع کی خلافت کی بیعت کرلی تھی اور اہل کوفہ نے41ھ میں خلافت کی بعیت کرکے کوفہ سیدنا معاویہ ع کو دے دیا اور امت سیدنا معاویہ پر متحد ہوگئی

ردّ المحتار

على

الدرّ المختار شرح تنوير الأبصار

لخاتمة المحققين
محمد أمين الشهير بابن عابدين
مع تكملة ابن عابدين لنجل المؤلف
دراسة وتحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض
قدّم له وقرّظه
الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل
كلية الدراسات - جامعة الأزهر

الجزء الثاني
المحتوى
كتاب الصلاة

دار عالم الكتب
للطباعة والنشر والتوزيع
الرياض

انا عثمانی

ام، وتحقيقه في
والباب هنا معقود
س الكفاية وكانت
لم الكلام وإن لم
طعن في الخلفاء
لق، وهو متعلق
امّ إذ المتعارف أن
، فهي داخلة في
والإمارة.

أوامر
للأو
الأو
تكن
الراش
بتصر
يقال
النبي
تعريا
التعر

وبذلك تحقق قول الرسول الأكرم ﷺ: (إن ابني هذا سيد، ولعل الله أن يصلح بين طائفتين عظيمتين من المؤمنين).
فهدأت الأحوال، وسمى المسلمون ذلك العام (عام الجماعة) انتقلت الخلافة إلى بني أمية فبايع معاوية أهل الشام بعد صدور حكم الحكمين (أولاً).
ولما قتل علي، وبويع ابنه الحسن تنازل لمعاوية عن الخلافة وبايعه هو وأهل العراق (ثانياً).
وبذلك تمت له البيعة، وانتهى الأمر بالرضى عن معاوية والتسليم له من جميع الأمة ما عدا الخوارج وقد تغير حال الخلافة في عهد بني أمية عما كان عليه في عهد الخلفاء الراشدين، فلبثت الخلافة في عهدهم، مظهر الملك

اس طرح خلافت بنو امیہ کے پاس منتقل ہو گئی ۔ پہلے مرحلے میں معاوية بن أبي سفيان کی بیعت اہل شام نے حکمین (37ھ)کے فیصلے کے بعد کی اور جب علي بن أبي طالب شہید(40ھ) ہو گئے اور ان کے بیٹے الحسن بن علی کو اس ہی طرح خلافت کی بیعت دی گئی تو انہوں نے معاویہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو کر ان کی بیعت کر لی اور اہل عراق نے بھی ان کی بیعت کر لی

ويقال: خلف فلان فلاناً، إذا قام بالأمر عنه، إما معه، وإما بعده، قال تعالى: ﴿ولو نشاء لجعلنا منكم ملائكة في

CamScanner

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۶

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حفظہ اللہ

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی حفظہ اللہ

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

کے پہنچنے سے پہلے سو وہ پلٹ گئے اور معاویہ ؓ کے ساتھ رہے اور متولی کیا ان کو جنگ روم پر اور فوت ہوئے بیچ خلافت معاویہ ؓ کے اور یہ جو حبیب ؓ نے ابن عمر ؓ سے کہا کہ تم نے ان کو جواب کیوں نہ دیا تو بتلائی ان کو ابن عمر ؓ نے وہ چیز جس نے ان کو جواب دینے سے روکا تھا اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے نزدیک قول اس کے فلنحن احق بہ منہ و من ابیہ کہ تعریض کرتا تھا ساتھ ابن عمر ؓ کے یعنی مراد معاویہ ؓ کے اس سے ابن عمر ؓ تھے پس پہچانی گئی ساتھ اس کے مناسبت حبیب ؓ کے قول کی واسطے ابن عمر ؓ کے کہ تم نے ان کو جواب کیوں نہ دیا اور حبوہ وہ کپڑا ہے کہ ڈالا جاتا ہے پیٹھ پر اور دونوں پنڈلیوں کو جوڑ کر اس کے دونوں کنارے باندھے جاتے ہیں اور یہ جو کہا کہ جس نے تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑائی کی یعنی دن احد کے اور دن خندق کے اور داخل ہوتے ہیں اس بات میں علی مرتضیٰ ؓ اور تمام مہاجرین جو اس میں حاضر ہوئے اور ان میں سے عبداللہ بن عمر ؓ ہیں اور اس جگہ سے ثابت ہوتی ہے مناسبت داخل ہونے اس قصے کی بیچ جنگ خندق کے اس واسطے کہ ابوسفیان معاویہ ؓ کا باپ جنگ خندق کے دن کفار کے گروہوں کا سردار تھا اور حبیب ابن ابی ثابت کی روایت میں بھی واقع ہوا ہے کہ ابن عمر ؓ نے کہا کہ اس دن سے پہلے میرے جی میں دنیا کا خیال نہیں آیا میں نے چاہا کہ کہوں کہ اس میں امید رکھتا ہے وہ شخص کہ جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا یہاں تک کہ تم دونوں کو اس میں داخل کیا پھر مجھ کو بہشت یاد آئی تو میں نے اس سے منہ پھیرا اور تھی رائے معاویہ ؓ کی خلافت میں مقدم کرنا اس شخص کا جو فاضل ہو قوت اور رائے اور معرفت میں اس شخص پر جو فاضل ہو پیش دستی کرنے میں طرف اسلام کی اور دین کی اور عبادت کی اس واسطے کہ مطلق بولا کہ وہ لائق تر ہے ساتھ خلافت کے اور ابن عمر ؓ کی رائے اس کے مخالف تھی اور یہ کہ وہ نہیں بیعت کرتا مفضول سے مگر جبکہ خوف ہو فتنے کا اسی واسطے بیعت کی انہوں نے بعد اس کے معاویہ ؓ سے پھر اس کے بیٹے یزید سے اور منع کیا اپنی اولاد کو اس کی بیعت توڑنے سے اور بیعت کی بعد اس کے واسطے عبدالملک بن مروان کے۔ (فتح)

٣٨٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا.

٣٨٠٠۔ سلیمان ابن صرد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ ہم ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں گے۔

٣٨٠١۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ

٣٨٠١۔ سلیمان ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جب کفار کے گروہ آپ ﷺ سے پلٹ گئے اب تو ہم ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں

CamScanner

٢٧٩٨۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهٗ يَوْمُ الْخَنْدَقِ.

٣٧٩٨۔ ابن عمر ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا پہلی لڑائی جس میں میں حاضر ہوا ہوں خندق کا دن ہے۔

٢٧٩٩۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِیْ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَأَخْشٰى أَنْ يَكُوْنَ فِیْ احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِیْ وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُوْلَ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيْتُ أَنْ أَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّیْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ فِی الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا.

٣٧٩٩۔ ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ میں حفصہ ؓ پر داخل ہوا اور اس کی زلفوں سے پانی ٹپکتا تھا میں نے کہا کہ البتہ جس کام میں لوگ ہیں سو تم دیکھتے ہو اور نہیں ٹھہرائی گئی واسطے میرے خلافت سے کوئی چیز یعنی نہ مجھ کو خلافت ملی اور نہ اس امر میں کچھ اختیار ہے تو حفصہ ؓ نے کہا کہ ان سے مل کہ وہ تیرے منتظر ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ ہو تیرے رکنے میں ان سے پھوٹ یعنی مسلمانوں میں فتنے فساد کا سبب ہو سو حفصہ ؓ نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ گئے سو جب لوگ جدا جدا ہوئے تو معاویہ ؓ نے خطبہ پڑھا سو کہا کہ جو ارادہ کرتا ہو کہ خلافت میں کلام کرے تو چاہیے کہ ہمارے روبرو ہو اور اپنے آپ کو چھپائے نہیں سو البتہ ہم لائق تر ہیں ساتھ اس کے اس سے اور اس کے باپ سے تو حبیب بن مسلمہ ؓ نے ابن عمر ؓ سے کہا کہ تو نے معاویہ ؓ کو اس بات کا جواب کیوں نہ دیا عبداللہ ؓ نے کہا سو میں نے اپنے بند کھولے یعنی جواب کے واسطے تیار ہوا میں نے قصد کیا کہ کہوں کہ لائق تر ساتھ اس کے تجھ سے وہ شخص ہے جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا اور تم کو اسلام میں داخل کیا یعنی علی مرتضیٰ ؓ کہ وہ تم سے اسلام پر لڑے اور تم اس وقت کافر تھے سو میں ڈرا کہ ایسی بات کہوں کہ جماعت میں پھوٹ ڈالے اور خون بہائے اور محمول کیا جائے قول میرا اوپر غیر مراد میری کے یعنی میرے اس قول سے کوئی شخص اور مطلب

سمجھ لے جو میری مراد نہ ہو سو میں نے یاد کیا جو اللہ نے بہشت میں تیار کیا یعنی واسطے اس شخص کے کہ صبر کرے اور آخرت کو دنیا پر مقدم کرے کہا حبیب ؓ نے کہ تم محفوظ رہے یعنی تم نے خوب کیا اور تمہاری رائے ٹھیک ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جس کام میں لوگ ہیں سو تم دیکھتے ہو تو مراد اس کی اس سے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی درمیان علی مرتضیٰ ؓ اور معاویہ ؓ کے لڑائی سے صفین میں دن جمع ہونے لوگوں کے منصفی پر درمیان ان کے اس چیز سے کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے اور بلا بھیجا انہوں نے باقی اصحاب ؓ کو حرمین وغیرہ سے اور باہم وعدہ کیا جمع ہونے پر تا کہ اس میں غور کریں سو ابن عمر ؓ نے اپنی بہن سے مشورہ کیا کہ ان کی طرف جائے یا نہیں سو اشارہ کیا حفصہ ؓ نے ساتھ جانے کے طرف ان کی واسطے اس خوف کے کہ ان کے نہ جانے سے پھوٹ پیدا ہو جو نوبت پہنچائے طرف ہمیشہ قائم رہنے فتنے کے اور یہ جو کہا کہ جب لوگ جدا جدا ہوئے یعنی بعد اس کے کہ مختلف ہوئے دونوں منصف کہ ایک دونوں میں سے ابو موسیٰ اشعری ؓ ہیں اور وہ علی ؓ کی طرف سے تھے اور دوسرے عمرو بن عاص ؓ تھے اور وہ معاویہ ؓ کی طرف سے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب جدا ہوئے دونوں منصف اور یہ لفظ تفسیر کرتا ہے مراد کی اور بیان کرتا ہے کہ یہ قصہ صفین میں تھا اور روایت کی ہے عبدالرزاق نے ابن عمر ؓ سے کہ جب وہ دن ہوا جس میں اجتماع کیا معاویہ ؓ نے دومۃ الجندل میں تو حفصہ ؓ نے کہا کہ مناسب نہیں ساتھ تیرے کہ تو پیچھے رہے صلح سے کہ صلح کرے ساتھ اس کے اللہ درمیان امت محمد ﷺ کے اور تو حضرت ﷺ کا سالا ہے اور عمر فاروق ؓ کا بیٹا ہے کہا اور سامنے آئے معاویہ ؓ اوپر اونٹ بڑے کے سو کہا کہ کون ہے جو خلافت کے طمع کرتا اور امید رکھتا ہے یا اس کی طرف گردن دراز کرے اور یہ جو اس نے کہا سو ہم لائق تر ہیں ساتھ خلافت اس سے اور اس کے باپ سے تو بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے علی ؓ اور حسن ؓ اور حسین ؓ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے عمر ؓ اور ان کا بیٹا ہے اور اس میں بعد ہے کہ معاویہ ؓ عمر فاروق ؓ کی تعظیم میں بہت مبالغہ کرتے تھے اور نیز حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں واقع ہوا ہے کہ ابن عمر ؓ نے کہا کہ اس دن سے پہلے میرے جی میں دنیا کا خیال نہیں آیا میں نے چاہا کہ کہوں کہ امید رکھتا ہے اس میں وہ شخص جس نے تجھ کو اور تیرے باپ کو اسلام پر مارا یہاں تک کہ تم دونوں کو اس میں داخل کیا پھر مجھ کو بہشت یاد آئی تو میں نے اس سے منہ پھیرا تو اس جگہ سے ظاہر ہوتی ہے مناسبت داخل کرنے اس قصے کی بیچ بیان جنگ خندق کے اس واسطے کہ ابو سفیان اس دن کفار کے گروہوں کا پیشوا تھا اور حبیب بن مسلمہ ؓ ایک صحابی ہیں شام میں رہتے تھے اور بھیجا تھا ان کو معاویہ ؓ نے ایک لشکر میں واسطے مدد عثمان ؓ کے سو شہید ہوئے عثمان ؓ ان

CamScanner

اس نے کہا: "تجھے افسوس! کیا یہ معاملہ ہمارے لیے واضح نہیں ہے؟"
میں نے کہا: "یہ کیسے؟"
اس نے کہا: "کیا رسول اللہ ﷺ نے علی کے لیے وصیت نہیں کی تھی؟"
میں نے کہا: "اگر انہوں نے ان کے لیے وصیت کی ہوتی تو پھر حکمین (صلح کے لیے مقرر کیے گئے دو ثالث) کا فیصلہ نہ کروایا جاتا۔"
یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا، مگر غصے سے بھر گیا۔ میں تو یہ سمجھنے لگا کہ ابھی میرا سر کاٹ کر میرے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا: "اسے نکال دو۔"
چنانچہ مجھے باہر نکال دیا گیا

الحاكم: حدَّثنا أبو بكر الإسماعيلي إملاءً، أنبأنا محمد بن خَلَف بن المرْزُبان، أنبأنا أبو نُشَيْط محمد بن هارون، حدَّثنا الفِريابي، قال: اجتمع الثَّوريُّ(٣) والأَوْزاعي وعَبَّاد بن كثير(٤) بمكَّة، فقال الثَّوري للأوزاعي: حدِّثنا يا أبا عمرو حديثَك مع عبد الله بن عليٍّ. قال: نعم، لما قَدِمَ الشَّام، وقَتل بني أمية، جلس يوماً على سريره، وعبَّأ أصحابه أربعةَ أصناف: صنفٌ معهم السيوفُ المسللة، وصنفٌ معهم الجَرَزة، أظنها الأطبار(٥)، وصنفٌ معهم الأعمِدة، وصنفٌ معهم الكافر كوب(٦)، ثم بعث إليَّ، فلما صِرتُ بالباب، أنزلوني، وأخذَ اثنان بعَضديَّ، وأدخلوني بين الصُّفوف حتى أقاموني مُقاماً يسمع كلامي، فسلَّمْتُ. فقال: أنتَ عبد الرَّحمن بن عَمرو الأَوْزاعي؟ قلتُ: نَعَم، أصلح اللهُ الأمير. قالَ: ما تقولُ في دماء بني أمية؟ـ فَسَألَ مسألةَ رَجُل

---

(١) خ: ١٠/٣٤آ وما بعدها.
(٢) عَذَبَة كل شيء: طرفه. والاعتذاب: أن تسل للعمامة عذبتين من خلفها.
(٣) ستأتي ترجمته ص: ٢٢٩ .
(٤) مرت ترجمته ص: ١٠٦ .
(٥) الأطبار: نوع من السلاح له فأس. (معربة).
(٦) تقدم أنه المقرعة.

سِيَر أعلام النُّبلاء
تصنيف
الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م
الجزء السابع
أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط
حقق هذا الجزء
علي أبو زيد
مؤسسة الرسالة

يُريدُ أن يقتلَ رجلاًـ فقلتُ: قد كان بيَنكَ وبينهم عُهودٌ. فقالَ: ويْحَكَ! اجعلني وإيَّاهم لا عهدَ بيننا. فأجهشَت(١) نفسي، وكرهت القتل، فذكرتُ مُقامي بين يدي الله عزَّ وجلَّ، فلفظتُها، فقلت: دماؤُهم عليكَ حرامٌ، فغضِب، وانتفخت عيناه وأوداجُه، فقال لي: ويَحك، ولِمَ؟! قلتُ: قالَ رسول اللهـ ﷺـ «لا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إلاَّ بإحْدَى ثَلاثٍ: ثَيِّبٍ زانٍ، وَنَفْسٍ بِنَفْسٍ، وَتَارِكٍ لِدِيْنِهِ»(٢). قالَ: وَيْحَك، أَوَلَيس الأمرُ لنا دِيانةً؟! قلتُ: وكيفَ ذاك؟ قالَ: أليسَ كان رسولُ اللهـ ﷺـ كانَ أوصى إلى عليٍّ؟ قلتُ: لو أوصى إليه ما حَكَّمَ الحكَمَين. فسكَتَ، وقد اجتمع غَضَباً، فجعلتُ أتوقعُ رأسي تقعُ بين يدي، فقال بيده: هكذاـ أومأ أنْ أخرِجوهـ فخرجْتُ، فركبْت دابتي، فلمَّا سِرتُ غيرَ بعيدٍ، إذا فارس [...] فقلتُ: قد بعثَ ليأخذَ رأسي، أُصَلِّي رَكْعَتي[...] أصلي ـ فسلَّمَ، وقال: إنَّ الأميرَ قد بعثَ إليكَ ب[...] ففرقْتها قبل أنْ أدخلَ منزلي. فقال سُفيان: ولَمْ أَ[...]

الوليد بن مزيد: سمع الأوزاعي يقول [...] نفْسه بشيءٍ من الدُّعاء، فإن فَعَلَ فَقَد خانَهم [...]

---

(١) أجهشت: خالت وفزعت.
(٢) تقدم تخريجه ص ١٢٤، حا: ٢
(٣) مستنده ما أخرجه أبو داود: (٩٠)، في الطه[...] والترمذي: (٣٥٧)، في الصلاة: باب ما جاء في كراهية [...] ماجه: (٩٢٣)، في إقامة الصلاة، من طريق حبيب بن صال[...] أبي حي المؤذن، عن ثوبان، عن رسول اللهـ صلى الله علي[...] يفعلهن: لا يؤم رجل قوماً فيخص نفسه بالدعاء دونهم، فإن [...] قبل أن يستأذن، فإن فعل فقد دخل، ولا يصلِّ وهو حقن حت[...] ابن حي، ولم يوثقه غير ابن حبان، ويزيد بن شريح، قال [...] حيث يتابع، وإلاّ فهو لين. وأخرجه أحمد أيضاً: ٥/٢٥٠، [...] يزيد بن شريح، عن أبي أمامة. والسفر بن نسير ضعيف[...]

CamScanner

سُليمان بن عبد الرَّحمن بن عيسى: حدَّثنا أبو خُلَيْد عُتْبَة بن حمَّاد القارئ، حدَّثنا الأَوْزاعي، قال: بعثَ عبد الله بنُ عليٍّ إليَّ، فاشتدَّ ذلك عليَّ، وَقدِمتُ، فدخلتُ، والناس سِماطانِ(٤)، فقال: ما تقولُ في مخرَجِنا وما نحنُ فيه؟ قلتُ: أصلحَ الله الأميرَ! قد كان بيني وبينَ داود بن عليٍّ مودَّة قال: لَتُخْبِرَنِّي. فتفكرتُ، ثم قلتُ: لأَصْدُقَنَّه، واستَبسلتُ(٥) للموتِ، ثُم رويتُ لهُ عن يحيى بن سعيد حديثَ «الأعمال»(٦)، وبيده قضيبٌ ينكُتُ به، ثم قال: يا عبد الرَّحمٰن: ما تقولُ في قتلِ أهلِ هذا البيتِ؟ قلتُ: حدَّثني محمد ابن مروان، عن مُطَرِّف بن الشِّخِّير، عن عائشة، عن النبي ـ ﷺ ـ قالَ: «لا

ص124اور ص125

يَحِلُّ قَتْلُ المُسْلِمِ إلاَّ في ثَلاثٍ...» وساقَ الحديثَ. فقالَ: أخبِرْني عن الخلافةِ، وصيةٌ لنا من رسولِ الله ـ ﷺ ـ؟ فقلتُ: لو كانت وصيَّةٌ من رسول الله ـ ﷺ ـ ما تركَ عليٌّ ـ رضي الله عنه ـ أحداً يتقدَّمُه. قالَ: فما تقولُ في أموالِ

سِيَرُ أَعْلامِ النُّبَلاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء السابع

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

علي أبو زيد

مؤسسة الرسالة

ہمیں امام اوزاعی نے بتایا:
"کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں، سوائے تین صورتوں کے..."
پھر میں نے مکمل حدیث بیان کی۔
اس نے کہا: "مجھے بتاؤ کہ خلافت کے بارے میں کیا نبی ﷺ نے ہمیں [illegible] کوئی وصیت کی تھی؟"
میں نے جواب دیا: "اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی وصیت ہوتی، تو علی رضی اللہ عنہ کسی کو اپنے سے آگے نہ آنے دیتے۔"

CamScanner
CamScanner

انساب الاشراب بلازرى

أمر الحكمين وما كان منهما

حدثني أحمد بن إبراهيم الدورقي ، عن وهب ، عن ابن جعدبة ، عن صالح بن كيسان قال : لما تقاضوا وانصرفوا إلى بلادهم مكثوا بقية السنة التي اقتتلوا فيها بصفين ؛ حتى إذا كان شهر رمضان من سنة ست - أو سبع - وثلاثين ، خرج عبدالله بن عباس وعمرو بن العاص ومعهما من جندهما من أحبّا ، وكان ابن عباس قاضي علي - أو قال : خليفة علي - حتى نزلا بتدمر شهراً يتراجعان ويكتبان إلى صاحبيهما ، ويكتب صاحباهما إليهما حتى دخلا في السنة المقبلة ، ثم تحولا من تدمر إلى دومة الجندل فأقاموا بها شهراً ، ثم تحولا من دومة الجندل إلى أذرح [1] ؛ وكتبا إلى صاحبيهما ومن أرادا من الناس ، وأنفذا إلى عليّ كتاباً مع معن بن يزيد بن الأخنس السلمي ، وجاء معاوية للميعاد ؛ في رجال أهل الشام فيهم عبدالرحمن بن الأسود بن عبديغوث ، وعبدالرحمن بن خالد بن الوليد ، وحبيب بن مسلمة .

وكتبوا إلى ناس من أهل المدينة منهم : سعيد بن زيد بن عمرو بن

---

١ - ما تزال تحمل الاسم نفسه في الأردن .

CamScanner
CamScanner

نفيل ، فأبى أن يخرج إليهم ، فكتبوا إلى سعد بن أبي وقّاص ، وعبدالله بن عمر ، وعبدالرحمن بن أبي بكر ، وعبدالله بن الزبير ، وعبدالرحمن بن الأرقم الزهري ، وعبدالرحمن بن الحارث بن هشام . ويقال إن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام أتاهم من غير أن يكتب إليه .

وأتاهم أبو جهم بن حذيفة وهم بأذرح ، ورجع الرسول الموجّه إلى علي ولم يقدم علي معه . وقال سعد بن أبي وقاص : أنا أحق الناس بهذا الأمر لم أشرك في دم عثمان ، ولم أحضر شيئاً ما من هذه الأمور الفتنة .

وقال ابن الزبير لابن عمر : اشدد لي ضبعك فإن الناس لم يختلفوا فيك . ولم يشك الناس في ابن عمر ، وكان أبو موسى الأشعري مع ابن عباس [١] .

فتحاور الحكمان في أمرهما فدعا أبو موسى إلى عبدالرحمن بن الأسود ابن عبديغوث الزهري فاختلفا ، فقال عمرو : هل لك في أمر لا نختلف معه ؟ قال : وما هو؟ قال : يجعل أيّنا ولاه صاحبه الأمر إلى من رأى ، وعليه عهد الله وميثاقه ليجهدنّ للمسلمين . قال أبو موسى : نعم . قال عمرو : ذاك إليك بعهد الله وميثاقه ؟ قال أبو موسى : لا . قال عمرو : فهو إلي بذلك. قال أبو موسى: قد أعطيتك إيّاه، قال عمرو: نعم قد قبلت . ثم ندم أبو موسى فقال : ألا تدري ما مثلك يا عمرو ؟ مثلك مثل الحمار يحمل أسفاراً . يقول : إنك لا تنظر لدين ولا ترعى الذي حملت من الأمانة والعهد . فقال عمرو : مثلك مثل الكلب إن تحمل عليه يلهث أو تتركه يلهث ، إن جعلتُ الأمر إليّ أبيت ، وإن جعلته إليك أبيت .

١ ـ كذا بالأصل وهو خطأ ناسخ صوابه «ابن عمر» .

CamScanner
CamScanner

ثم خلا عمرو بعبدالله بن عمر فقال له : اجتمع أمر الناس عليك وأنت أحقهم بهذا الأمر ، فإن علياً قد تخلف عنا ، وترك ما افترقنا عليه ، ولا بد للناس من إمام يلي أمورهم ويحوطهم ويقاتل من ورائهم .

فقال ابن عمر : ما أنا بالذي أقاتل الناس فتؤمّروني عليهم ، ولا حاجة لي في الإمرة ، فزعموا أن عمراً قال له : أتجعلني على مصر ؟ فقال : والله لو وليت من الأمر شيئاً ما استعملتك على شيء .

قال : وأقبل معاوية حين خلا عمرو بابن عمر ليبايعه فقال له رجل بالباب : لا تعجل فإنهما قد اختلفا ؛ وابن عمر يأباها . فرجع معاوية فلما أبىٰ ابن عمر أن يقبلها تفرق الناس ورجعوا إلى أرضيهم ورجع أبو موسى الى مكة ولم يلحق بعلي ، وانصرف معاوية ولم يبايع له ، وكان تفرق الناس والحكمين عن أذرح في شعبان ، فقال كعب بن جعيل التغلبي :

كأنّ أبا موسى عشية أذرح يطيف بلقمان الحكيم يُواربه
ولما التقينا في تراث محمد علت بابن هند في قريش مضاربه

وحدثني أحمد بن إبراهيم الدورقي ، حدثني أبو خيثمة ، حدثنا وهب بن جرير ، حدثنا أبي قال :

سمعت يعلى بن حكيم يحدث عن نافع قال : لما اجتمعوا بدومة الجندل قال عمرو لابن عمر : إنا قد رأينا أن نبايعك فهل لك أن نعطيك مالاً وتدعها لمن هو أحرص عليها منك ؟ فوثب ابن عمر مغضباً ، فأخذ ابن الزبير بثوبه فجلس وقال : ويحك يا عمرو بعت آخرتك بدنياك ، إني والله لا أعطي عليها مالاً ، ولا أقبل عليها مالاً ، ولا أقبلها إلا عن رضى جميع الناس .

CamScanner
CamScanner

احمد بن ابراہیم دورقی نے وہب سے، انہوں نے ابن جعدبہ سے، اور انہوں نے صالح بن کیسان سے روایت کیا کہ:

جب دونوں فریق باہمی گفتگو مکمل کرکے اپنے اپنے علاقوں کی طرف واپس لوٹے، تو صفین میں جس سال جنگ ہوئی تھی اس کے باقی ماندہ ایام وہ اپنے اپنے علاقوں میں رہے۔ پھر جب سن 36 یا 37 ہجری کے رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اس وقت ابن عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاضی تھے، یا راوی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نائب (خلیفہ) تھے۔

وہ دونوں تدمر پہنچے اور ایک ماہ وہاں قیام کیا۔ اس دوران وہ آپس میں گفتگو کرتے اور اپنے اپنے قائدین کو خطوط لکھتے رہے، اور ان کے قائدین بھی انہیں جوابات بھیجتے رہے، یہاں تک کہ نیا سال شروع ہوگیا۔

اس کے بعد وہ دومۃ الجندل منتقل ہوئے اور وہاں بھی ایک ماہ قیام کیا، پھر وہاں سے اذرح روانہ ہوئے۔ وہاں سے انہوں نے اپنے اپنے قائدین اور جن لوگوں کو مناسب سمجھا، انہیں خطوط بھیجے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی معن بن یزید بن الأخنس السلمي کے ہاتھ ایک خط بھیجا گیا۔

ادھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مقررہ وقت پر اہلِ شام کے ایک وفد کے ساتھ پہنچے، جن میں عبد الرحمن بن الأسود بن عبد یغوث، عبد الرحمن بن خالد بن الولید، اور حبیب بن مسلمۃ بھی شامل تھے۔

انہوں نے مدینہ کے چند صحابہ کرام کو بھی خطوط بھیجے، جن میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بھی تھے، مگر انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبدالرحمن بن الأرقم الزہری، اور حضرت عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کو بھی لکھا۔ ایک روایت کے مطابق عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کو دعوتی خط نہیں بھیجا گیا تھا، بلکہ وہ خود ہی آگئے تھے۔

CamScanner
CamScanner

اسی دوران ابو جہم بن حذیفہ بھی ان کے پاس اذرح پہنچے، جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا گیا قاصد واپس آگیا، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اس کے ساتھ تشریف نہ لائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس معاملے (خلافت) کا سب سے زیادہ حق دار میں ہوں، کیونکہ میں نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون میں شریک ہوا، اور نہ ہی ان فتنوں کے کسی معاملے میں شریک رہا۔"

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا:

"میرا ساتھ مضبوطی سے دو، کیونکہ لوگوں نے آپ کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔"

واقعہ یہ تھا کہ لوگوں کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شبہ نہ تھا، اور ابو موسیٰ اشعری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔

پھر دونوں ثالث (حَکم) باہم گفتگو کرنے لگے۔ ابو موسیٰ نے عبدالرحمن بن الأسود بن عبد یغوث الزہری کو بلایا، لیکن ان دونوں کے درمیان اختلاف ہوگیا۔

اس پر عمرو بن العاص نے کہا:

کیا تم ایک ایسے طریقے پر راضی ہو جس میں ہمارا اختلاف نہ ہو؟"ابو موسیٰ نے پوچھا: "وہ کیا ہے؟" عمرو نے" کہا: "ہم میں سے ہر ایک، جسے اس کے ساتھی نے اختیار دیا ہے، وہ یہ اختیار اس شخص کے سپرد کر دے جسے وہ مناسب سمجھے، اور وہ اللہ کے عہد وپیمان کا پابند ہو کہ مسلمانوں کی خیرخواہی میں پوری کوشش کرے۔"

ابو موسیٰ نے کہا:"ٹھیک ہے۔"عمرو نے کہا:"کیا تم اللہ کے عہد و یثاق کے ساتھ یہ اختیار مجھے دیتے ہو؟"ابو موسیٰ نے پہلے کہا:

CamScanner
CamScanner

نہیں۔"پھر عمرو نے کہا:"تو پھر یہ اختیار میرے سپرد کر دو۔"ابو موسیٰ نے کہا: "میں نے تمہیں یہ اختیار دے دیا۔" عمرو نے کہا:"میں نے اسے قبول کر لیا۔"اس کے بعد ابو موسیٰ کو ندامت ہوئی اور انہوں نے کہا: "اے عمرو! کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری مثال کیا ہے؟ تمہاری مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔ تم نہ دین کی پروا کرتے ہو اور نہ اس امانت اور عہد کا خیال رکھتے ہو جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔"

اس پر عمرو بن العاص نے جواب دیا:"اور تمہاری مثال اس کتے کی سی ہے کہ اگر اس پر حملہ کرو تو بھی ہانپتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دو تو بھی ہانپتا ہے۔ اگر معاملہ تمہارے سپرد کیا جائے تو بھی انکار کرتے ہو، اور اگر تمہیں اختیار دیا جائے تو بھی انکار کرتے ہو۔"

پھر عمرو بن العاص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تنہائی میں ملاقات کی اور ان سے کہا:"لوگوں کا معاملہ آپ پر متفق ہو چکا ہے، اور آپ اس منصب (خلافت) کے سب سے زیادہ حق دار ہیں، کیونکہ علی ہم سے الگ ہو گئے ہیں اور اس معاملے کو چھوڑ دیا ہے جس پر ہم نے گفتگو کی تھی۔ لوگوں کے لیے ایک امام کا ہونا ضروری ہے جو ان کے امور کی نگرانی کرے، ان کی حفاظت کرے اور ان کی طرف سے جنگ کرے۔"
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ لوگوں سے جنگ کروں تاکہ تم مجھے ان پر امیر بنا دو۔ مجھے امارت کی کوئی خواہش نہیں۔"

راوی کہتے ہیں کہ عمرو بن العاص نے ان سے کہا:

"اگر ایسا ہے تو کیا آپ مجھے مصر کا گورنر مقرر کر دیں گے؟"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر مجھے حکومت کا کوئی اختیار بھی مل جائے تو میں تمہیں کسی بھی منصب پر مقرر نہیں کروں گا۔"

راوی بیان کرتے ہیں:

CS CamScanner
CS CamScanner

اسی دوران جب عمرو بن العاص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے بیعت لینے کے لیے آگئے۔ دروازے پر موجود ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

"جلدی نہ کیجیے، کیونکہ دونوں (عمرو اور ابن عمر) کے درمیان ابھی اختلاف ہو گیا ہے، اور ابن عمر اس معاملے کو قبول نہیں کر رہے۔"

چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

جب یہ واضح ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خلافت قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں تو لوگ منتشر ہوگئے اور اپنے اپنے علاقوں کو واپس چلے گئے۔

ابو موسیٰ اشعری مکہ واپس چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں گئے، جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی واپس لوٹ گئے اور اس موقع پر ان کی بیعت نہیں کی گئی۔

اذرح سے لوگوں اور دونوں حکموں کی واپسی شعبان کے مہینے میں ہوئی۔

اس موقع پر کعب بن جعیل التغلبي نے یہ اشعار کہے: «كان أبو موسى عشية أذرح

يطيف بلقمان الحكيم يواربه

ولما التقينا في تراث محمد

علت بابن هند في قريش مضاربه»

ترجمہ:

"اذرح کی شام ابو موسیٰ اس طرح لقمانِ حکیم کے گرد گھوم رہے تھے جیسے اس سے چال چل رہے ہوں۔"

CamScanner

CamScanner

اور جب ہم محمد ﷺ کی میراث (یعنی خلافت) کے معاملے میں آمنے سامنے ہوئے تو ابنِ ہند (معاویہ) کی
"ضربیں قریش پر غالب آگئیں۔

CamScanner
CamScanner

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ علی کو خلیفہ مانتے تھے؟

اس تمام سے بخاری مصنف عبدالرزاق انساب الاشراب بلازری تاریخ خلیفہ ابن خیاط سے دیگر شروحات دیوبندی بریلوی اہل حدیث ابن تیمیہ سب سے ثابت ہوا سیدنا معاویہ کی خلافت کی بعیت 37 میں ہوئی تھے اور اجماع 40ھ میں حوالہ دیکھیں چوتھے خلیفہ امیرالمومنین معاویہ رضی اللہ عنہ میں

CamScanner

صفحہ نمبر1 پر بحث کی گئی تو امام قتادہ سیدنا معاویہ کو چوتھا خلیفہ
مانتے اس قول پر جرح کا مزید جواب

عتراض قال ابن حجر السقلانی جریر بن حازم بن زید بن عبداللہ از
دی ، ابو نظر بصری:
یہ وہب کا والد ہے اور چھٹے طبقہ کا "ثقہ راوی ہے تاہم قتادہ سے
اس کی حدیث میں قدرے ضعف پایا جاتا ہے اور جب زبانی حدیث
بیان کرتا ہے تو وہم کر جاتا ہے، یہ عارضہ اختلاط میں مبتلا ہونے
کے بعد کے چھ میں فوت ہوا لیکن حالت اختلاط میں اس نے کوئی
حدیث بیان نہیں کی (تقریب التہذیب اردو مترجم صفحہ 136)

عتراض کا جواب
قال د محمد اکرام الندوی
ابن حجر رجال کے سلسلہ میں متشدد ہیں،
(الجامع المعین في طبقات الشیوخ المتقنین والمجیزین المسندین / ج 5
صفحہ ۴۴۲)
نوٹ ثابت ہوا ابن معین کی طرح ابن حجر بھئ متشدد ہے

CS CamScanner

الجامع المعين

في طبقات الشيوخ المتقنين والمجيزين المسندين

تأليف

د. محمد أكرم الندوي

المجلد الخامس

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
DKI
بيروت - لبنان

CamScanner

ایک حدیث صیغۂ غیر جزم سے ذکر کرتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ اپنی سند سے اس کی تخریج کرتے ہیں، اور امام ترمذی نے اپنی جامع میں تقریباً تین سو جگہوں پر صحیح حدیثوں کے لئے ''روی'' کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

تدریب الروای کی تحقیق

اصول حدیث میں حافظ ابن صلاح کا مقدمہ سب سے زیادہ شہرت کا حامل ہے، اس کی اہمیت کے پیش نظر بہت سے ائمہ اور علماء نے اس کی خدمت کی ہے، امام نووی نے اس کا ایک اختصار لکھا ہے جو ''التقریب و التیسیر لمعرفة سنن البشیر والنذیر'' کے نام سے معنون ہے، حافظ سیوطی نے اس کی شرح ''تدریب الراوی'' کے نام سے کی، یہ شرح اہل علم کے مابین مقبول ومتداول ہے۔

شیخ محمد عوامہ نے فرمایا کہ آج کل میں تدریب الراوی کی تحقیق کر رہا ہوں، شیخ کی تحقیق سے انشاء اللہ اس کتاب کی قیمت میں اضافہ ہوگا۔

حافظ ابن حجر اور امام ذہبی کا فرق

رجال پر کلام کے سلسلہ میں حافظ ابن حجر اور امام ذہبی کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے شیخ نے فرمایا: ابن حجر رجال کے سلسلہ میں متشدد ہیں، کیونکہ حافظ کا دارو مدار ابو حاتم الرازی پر ہے جو رجال کے متعلق شدت میں معروف ہیں، امام ذہبی معتدل ہیں، 98 لیکن ذہبی حوالوں اور نقول کو ہمیشہ جوں کا توں نہیں پیش کرتے، بلکہ اس میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ 99

98 خود امام ذہبی فرماتے ہیں: یعجبنی کثیرا کلام ابی زرعة فی الجرح والتعدیل، یبین علیه الورع والمخبرة، بخلاف رفیقه ابی حاتم فانه جراح (سیر اعلام النبلاء 81/13)۔

99 ابن حجر متشددفی الرجال لانه یعتمد علی ابی حاتم الرازی، والذهبی معتدل، الاان الذهبی یتساهل فی دقة النقل والاحالة۔

Copyrighted material

CS CamScanner

ام المومنین کا بعیت علی کا حکم دینا طلحہ و زبیر کا روایت پر توثیق کا

جواب

سب سے پہلے توثیق میں پیش کرتے ہیں
قال ذہبی عمرو بن جازان التميمي، عن الأحنف، وعنه حصين، وثق.

(الكاشف فِي مَعْرِفَةِ مَن لَهُ رِوَايَةٌ فِي الكُتُبِ السِّتَّةِ لِلامام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحْمَدَ الذّهَبي الدمشقي صفحه ۷۳)

قال امام البانی امام ذہبی کا قول في «الكاشف»: وثق
اس سے مراد یہ ہے کہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا، لیکن یہاں الذہبی کی توثیق | خود معتبر نہیں؛ کیونکہ وہ بعض اوقات ایسے راویوں کو بھی ثقہ قرار دیتا ہے جو
غیر معروف ہیں۔ یہ ایک نفیس اصطلاح ہے جو ذہبی نے اس کتاب میں استعمال کی ہے۔ لہٰذا اسے ذہبی کی اپنی ثقہ رائے کے طور پر نہ سمجھا جائے، جیسا کہ کچھ نئے طلبہ اس علم میں غلطی سے سمجھ بیٹھتے

(مُنْتَهَى الأماني بفوائد مصطلح الحديث للمحديث الألباني
تأليف أحمد بن سليمان أيوب
صفحه ۳۰۴)

دوسری توثیق کے صحیح ابن خزیمہ میں اس کو امام خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت لیا اس سے عمر بن جاوان سے

CamScanner

مُنتَهى الأماني

بفوائد

مُصطلح الحديث للمحدّث الألباني

تأليف

أحمد بن سليمان أيوب

تقديم

فضيلة الشيخ مصطفى بن العدوي

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

فإن الأول معناه أنه يقع أحيانًا في حديثه مناكير، والآخر معناه أنه كثير المناكير، فهذا لا يحتج به، بخلاف الأول فهو حجة عند عدم المخالفة كما ذكرنا، ولذلك احتج به مسلم وأما البخاري، فإنما روى له استشهادًا ومتابعة كما أفاده الحافظ في «مقدمة الفتح» (ص٤٥١)[1].

قول الذهبي في «الكاشف»: وثق:

* يشير إلى أن ابن حبان وثقه، وأن توثيقه هنا غير معتمد؛ لأنه يوثق من لا يعرف، وهذا اصطلاح منه لطيف عرفته منه في هذا الكتاب، فلا ينبغي أن يفهم على أنه ثقة عنده، كما يتوهم بعض الناشئين في هذا العلم[2].

امام ذہبی کا قول في «الكاشف»: وثق

اس سے مراد یہ ہے کہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا، لیکن یہاں الذهبی کی توثیق خود معتبر نہیں؛ کیونکہ وہ بعض اوقات ایسے راویوں کو بھی ثقہ قرار دیتا ہے جو غیر معروف ہیں۔

یہ ایک نفیس اصطلاح ہے جو ذہبی نے اس کتاب میں استعمال کی ہے۔

لہذا اسے ذہبی کی اپنی ثقہ رائے کے طور پر نہ سمجھا جائے، جیسا کہ کچھ نئے طلبہ اس علم میں غلطی سے سمجھ بیٹھتے

قول البخاري: منكر الحديث:

* ذلك منه تضعيف شديد منه؛ فقد ذكروا عنه أنه قال: (كل من قلت فيه منكر

---

(١) السلسلة الصحيحة (٢/ ١٣).

(٢) السلسلة الصحيحة (٦/ ٧٣٣) القسم الثاني، وانظر حاشية ضعيف الترغيب والترهيب (١/ ٣٠٥).

(٣) السلسلة الصحيحة (١/ ٧٥٨-٧٥٩).

(٤) السلسلة الضعيفة (٨/ ٦٠)

CS CamScanner

ام المومنین کا بیعت علی کا حکم دینا طلحہ و زبیر کا روایت پر توثیق کا

جواب

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنًا يَذْكُرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ،

(خزیمۃ - 2487)

جواب

ابن خزیمہ متساہل ہے ابن حجر اور البانی مطابق اول البانی پیش کرتے

اسی طرح امام ابن خزیمہ کا اس (راوی) کی حدیث کو صحیح قرار دینا بھی قابل | اعتماد نہیں، کیونکہ وہ تصحیح حدیث کے معاملے میں کسی قدر تساہل سے کام لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس راوی کے بارے میں امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان دونوں کی توثیق پر اعتماد نہیں کیا، بلکہ اس ہجری راوی کے ترجمہ میں فرمایا مقبول.

(سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة محمد ناصر الدين الألباني المجلد الأول ۵۸۱)

دیکھیں ابن حجر کی رائے عمر بن جاوان جس کو عمرو بن جاوان بھی کہتے ہیں

عمرو بن جاوان التميمي (جیم کے ساتھ) تمیمی بصری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا نام عمر ہے، عین پر پیش کے ساتھ اسے مقبول کہا گیا ہے اور یہ چھٹے طبقے کے رواۃ میں سے ہے بلکہ بعض اہل علم کے نزدیک وہ مجہول ہے، کیونکہ اس سے روایت کرنے میں صرف حصین بن عبد الرحمن منفرد ہیں۔ اور ابن حبان ہی وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے اسے اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔

اور امام ذہبی نے اپنی کتاب میزان الاعتدال میں کہا ہے: یہ معروف نہیں ہے۔

(تحرير تقريب التهذيب للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني المتوفى سنة ۸۵۲هـ تاليف التكور بشار عواد معروف الشيخ شعيب الأرنؤوط الجزء الثالث ص 88).

CamScanner

سلسلة
الأحاديث الضعيفة والموضوعة
وأثرها السيئ في الأمة

محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول
١ - ٥٠٠

مكتبة المعارف
الرياض

٤٠٤ - (نَهى عن صوم يوم عَرَفَةَ بعرَفَةَ).

ضعيف. أخرجه البخاري في «التاريخ الكبير» (٧ / ٤٢٥)، وأبو داود (١ / ٣٨٢)، وابن ماجه (١ / ٥٢٨)، والطحاوي في «مشكل الآثار» (٤ / ١١٢)، والعقيلي في «الضعفاء» (١٠٦)، والحربي في «غريب الحديث» (٥ / ٣٨ / ٢)، والحاكم (١ / ٤٣٤)، والبيهقي (٤ / ٢٨٤) من طريق حوشب بن عقيل عن مهدي الهَجَري عن عكرمة عن أبي هريرة مرفوعاً. وقال الحاكم:

«صحيح على شرط البخاري».

ووافقه الذهبي!

قلت: وهذا من أوهامهما الفاحشة، فإن حوشب بن عقيل وشيخه مهدي

اسی طرح امام ابن خزیمہ کا اس (راوی) کی حدیث کو صحیح قرار دینا بھی قابلِ اعتماد نہیں، کیونکہ وہ تصحیحِ حدیث کے معاملے میں کسی قدر تساہل سے کام لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس راوی کے بارے میں امام ابن خزیمہ اور (امام ابن حبان) دونوں کی توثیق پر اعتماد نہیں کیا، بلکہ اس ہجری راوی کے ترجمہ میں فرمایا:
'مقبول'۔"

وكذا تصحيح ابن خزيمة لحديثه لا يعتد به؛ لأنه متساهل فيه، ولذلك لم يعتمد الحافظ على توثيقهما إياه، فقال في ترجمة الهجري هٰذا:

«مقبول».

يعني عند المتابعة، وإلا فهو لين الحديث. وبما أنه تفرد بهٰذا الحديث، فهو عنده لين.

CamScanner

ام المومنین کا بعیت علی کا حکم دینا طلحہ و زبیر کا روایت پر توثیق کا جواب

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

> "امام ابن حبان کا یہ موقف کہ جب کسی راوی کی مجہول العین ہونے کی جہالت ختم ہو جائے تو وہ اس وقت تک عادل شمار ہو گا جب تک اس پر کوئی جرح ثابت نہ ہو، ایک عجیب مذہب ہے، اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔

> امام ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات میں بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس میں ایسے بہت سے راویوں کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں امام ابو حاتم وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ وہ مجہول ہیں۔ گویا امام ابن حبان کے نزدیک کسی ایک مشہور راوی کے روایت کرنے سے راوی کی مجہول العین ہونے کی جہالت ختم ہو جاتی ہے، اور یہی ان کے استاد امام ابن خزیمہ کا بھی مذہب ہے۔ البتہ دوسرے محدثین کے نزدیک اس کی صرف مجہول العین ہونے کی جہالت ختم ہوتی ہے، جبکہ اس کے حال (عدالت و ضبط) کی جہالت بدستور باقی رہتی ہے۔"

امام ابن خزيمة ومنهجه في كتابة الصحيح تأليف الدكتور عبد العزيز شاكر محمد ان الفياض الكبيسي المجلد الأول ص 302

نوٹ ابن حجر نے ابن حبان کو اس کے استاد کی طرح کہا خزیمہ کی طرح لحاظہ ان کے مطابق بھی یہ دونوں متساہل فی توثیق مجھولین

CamScanner

سلسلة الرسائل الجامعية

الإمام ابن خزيمة
ومنهجه في كتابه «الصحيح»

تأليف

الدكتور عبد العزيز شاكر حمدان الفياض الكبيسي
مدرس الحديث وعلومه بجامعة الإمارات العربية المتحدة

المجلد الأول

دار ابن حزم

CamScanner

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

> "امام ابن حبان کا یہ موقف کہ جب کسی راوی کی مجہول العین ہونے کی جہالت ختم ہو جائے تو وہ اس وقت تک عادل شمار ہوگا جب تک اس پر کوئی جرح ثابت نہ ہو، ایک عجیب مذہب ہے، اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔
> امام ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات میں بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس میں ایسے بہت سے راویوں کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں امام ابو حاتم وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ وہ مجہول ہیں۔

> گویا امام ابن حبان کے نزدیک کسی ایک مشہور راوی کے روایت کرنے سے راوی کی مجہول العین ہونے کی جہالت ختم ہو جاتی ہے، اور یہی ان کے استاد امام ابن خزیمہ کا بھی مذہب ہے۔ البتہ دوسرے محدثین کے نزدیک اس کی صرف مجہول العین ہونے کی جہالت ختم ہوتی ہے، جبکہ اس کے حال (عدالت و ضبط) کی جہالت بدستور باقی رہتی ہے۔"

أنه «إذا لم يكن في الراوي جرح ولا تعديل وكان كل من شيخه والراوي عنه ثقة، ولم يأتِ بحديث منكر فهو عنده ثقة»(٤).

قال الحافظ ابن حجر: «وهذا الذي ذهب إليه ابن حبان من أن الرجل إذا انتفت جهالة عينه كان على العدالة إلى أن يتبين جرحه: مذهب عجيب، والجمهور على خلافه. وهذا مسلك ابن حبان في كتاب «الثقات» الذي ألّفه، فإنه يذكر فيه خلقاً ممن نصّ عليهم أبو حاتم وغيره على أنهم مجهولون، وكأن عند ابن حبان أن جهالة العين ترتفع برواية واحد مشهور، وهو مذهب شيخه ابن خزيمة، ولكن جهالة حاله باقية عند غيره»(٥).

(١) المنهج الحديث في علوم الحديث قسم الرواة ـ المحمد السماحي: ١١٩.
(٢) انظر: نزهة النظر: ٥٢.
(٣) انظر: لسان الميزان: ١/١٤.
(٤) انظر: صحيح ابن حبان: ١/١١٢، الرفع والتكميل: ١٤٠.
(٥) لسان الميزان: ١/١٤ ـ ١٥.

CamScanner

ام المومنین کا بیعت علی کا حکم دینا طلحہ و زبیر کا روایت پر توثیق کا

جواب

مزید اس روایت متعلق تحقیق کرنے والے علماء کی کیا رائے دیکھیں
اول

المصنف ابن ابی شیبہ المجلد الحادی والعشرون صفحہ 498 پر اس روایت پر حکم لگایا
مجہول الجھالہ عمر بن جاوان
دوائم
المصنف ابن ابی شیبہ المجلد الثالث عشر ص418 پر اس روایت پر حکم لگایا فی اسناد
عمر بن جاوان اس کی توثیق ابن حبان کے علاوہ نہیں ملی اور وہ مشہور ہیں مجہول
راویوں کی توثیق کرنے میں

نوٹ یہ روایت محقیق اہل سنت کے ہاں بھی ضعیف وجہ راوی مجہول ہے

ام المومنین کا بعیت علی کا حکم دینا طلحه و زبیر کا روایت پر توثیق کا جواب

ہم اس کے بر خلاف روایت پیش کرتے جس میں ام المومنین نے علی کو خلیفہ ماننے سے انکار کیا

عن صالح بن كيسان وغيره : أن عائشة جعلت تقول : إن عثمان قتل مظلوماً ، وأنا أدعوكم إلى الطلب بدمه ، وإعادة الأمر شورى

صالح بن کیسان اور دیگر (رواۃ) سے روایت ہے کہ: عائشہ (رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں: بے شک عثمان مظلومانہ قتل کیے گئے، اور میں تمہیں ان کے خون کا بدلہ لینے اور خلافت کو شوریٰ کے ذریعے قائم کرنے کی دعوت دیتی ہوں

سیر علام المجلد الثانی صفحہ 178

مکمل سند

کتاب انساب الاشراب بلازری میں ہے اور اس کی توثیق ہم پیش کرتے ہیں۔

نوٹ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا اہل بصر طلحه و زبیر اور اہل مدینه و مکہ کا خلافت کو شوری سے قائم کرنے کی دعوت دینا اہل مدینه و مکہ ام المومنین ساتھ گئے تھے علی خلاف بصرہ اور جمل میں دیکھیں کتاب السنہ الخلال سکین ساتھ نیچے

بدم عثمان، وكان يعلى بن منية قد قدم من اليمن فحملهم على أربعمائة بعير، فيها «عسكر» جمل عائشة الذي ركبته.

وحدثني روح بن عبد المؤمن، عن وهب بن جرير، عن ابن جُعدبة، عن صالح بن كيسان.

وحدثني عباس بن هشام، عن أبيه، عن أبي مخنف في اسناده ـ فسقت حديثهما ورددت من بعضه على بعض ـ:

قالوا: قدم طلحة والزبير على عائشة فدعواها إلى الخروج، فقالت: أتأمراني أن أقاتل؟ فقالا: لا ولكن تعلمين الناس أن عثمان قتل مظلوما، وتدعيهم إلى أن يجعلوا الأمر شورى بين المسلمين، فيكونوا على الحالة التي تركهم عليها عمر بن الخطاب وتصلحين بينهم.

وكان بمكة سعيد بن العاص بن سعيد بن العاص بن أمية، ومروان بن الحكم بن أبي العاص بن أمية، وعبد الرحمن بن عتّاب بن أسيد بن أبي ... بن أمية، والمغيرة بن شعبة الثقفي قد شخصوا من المدينة، فأجمعوا ...راق علي والطلب بدم عثمان والمغيرة يحرض الناس ويدعوهم إلى الطلب ...، ثم صار إلى الطائف معتزلا للفريقين جميعا.

فجعلت عائشة تقول: إن عثمان قتل مظلوماً وأنا أدعوكم إلى الطلب بدمه وإعادة الأمر شورى.

وكانت أم سلمة بنت أبي أمية بمكة، فكانت تقول: أيها الناس آمركم بتقوى الله، وأن كنتم تابعتم علياً فارضوا به فوالله ما أعرف في زمانكم خيراً منه.

كتاب جمل من أنساب الأشراف

صنّفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثالث

أخبار علي بن أبي طالب وأبنائه عليهم السلام

حققه وقدّم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكّار — الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

CamScanner

CamScanner

أرشيف ملتقى أهل الحديث - 2

[ملتقى أهل الحديث]

الرئيسية • أقسام الكتب • الجوامع والمجلات ونحوها

<< > ج: 57 ص: 409 < <<

مسار الصفحة الحالية:

فهرس الكتاب ◂ منتدى التخريج ودراسة الأسانيد ◂ 18 ◂ ما صحة هذا الأثر

نہیں میرے پیارے بھائیو!

بدقسمتی سے ابن جعدبہ یزید بن عیاض نہیں ہیں کیونکہ ان کے پاس صالح بن کیسان سے کوئی روایت نہیں ہے اور نہ ہی وہب بن جریر سے ان کی کوئی روایت ہے۔ بلکہ وہ انس بن عیاض بن جعدبہ ہیں جو ثقہ عالم ہیں، جو صالح بن کیسان کے استاد اور وہب بن جریر کے شاگرد تھے۔

بدم عثمان، وكان يعلى بن منية قد قدم من اليمن فحملهم على أربعمائة بعير، فيها «عسكر» جمل عائشة الذي ركبته.

وحدثني روح بن عبد المؤمن، عن وهب بن جرير، عن ابن جُعدبة، عن صالح بن كيسان.

وحدثني عباس بن هشام، عن أبيه، عن أبي مخنف في اسناده ـ فسقت حديثهما ووردت من بعضه على بعض ـ :

قالو ...

أتأمراني أن ...

وتدعيهم ...

تركهم عل ...

وكا ...

الحكم ...

بن ...

راق ...

، ثم صار إلى الطائف معتزلا للفرية

صالح بن کیسان اور دیگر رواۃ سے روایت ہے کہ: عائشہ (رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بے شک عثمان مظلومانہ | قتل کیے گئے، اور میں تمہیں ان کے خون کا بدلہ لینے اور خلافت کو شوریٰ کے ذریعے قائم کرنے کی دعوت دیتی ہوں۔

فجعلت عائشة تقول : إن عثمان قتل مظلوماً وأنا أدعوكم إلى الطلب بدمه وإعادة الأمر شورى .

وكانت أم سلمة بنت أبي أمية بمكة ، فكانت تقول : أيها الناس آمركم بتقوى الله ، وأن كنتم تابعتم علياً فارضوا به فوالله ما أعرف في زمانكم خيراً منه .

CamScanner

CamScanner

الكاشف

في معرفة من له رواية في الكتب الستة

للإمام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد الذهبي الدمشقي

ولد سنة ٦٧٣ - وتوفي سنة ٧٤٨هـ

وحاشيته

للإمام برهان الدين أبي الوفاء إبراهيم بن محمد سبط ابن العجمي الحلبي

ولد سنة ٧٥٣ - وتوفي سنة ٨٤١هـ

رحمهما الله تعالى

قابلهما بأصل مؤلفيهما

وقدم لهما وعلق عليهما

محمد عوامة

وخرج نصوصهما

أحمد محمد نمر الخطيب

دار القبلة للثقافة الإسلامية

جدة

مؤسسة علوم القرآن

جدة

عاصمٌ الأحول، وداود بن أبي هند، قالت حفصة بنت سيرين: سمعته يقول: قرأت القرآن على عمر ثلاثَ مرات، توفي سنة تسعين. ع.

١٥٨٦ ـ رَقَبَة بن مَصْقَلة العبديُّ، أبو عبد الله الكوفيُّ، عن بُرَيد بن أبي مريم، وثابت، وأبو إسحاق، وعنه جَرير، وابن عُيينة، ثقة. خ م د ت س.

١٥٨٧ ـ رُكَانة بن عبد يزيد بن هاشم بن المطَّلب، من الطُّلَقاء، صَرَعه النبيُّ ﷺ مرتين، عنه ابنُ أخيه نافع ابن عُجَير، أدرك خلافة معاوية. د ت ق.

١٥٨٨ ـ رُكَين بن الرَّبيع بن عُمَيْلة الفَزَاريُّ، عن أبيه، وابن عمر، وعنه حَفيده الربيع بن سهل، وشعبة، ومُعْتَمِر، وثَّقه أحمد. م ع.

١٥٨٩ ـ رُمَيْحٌ الجُذَاميُّ، عن أبي هريرة، وعنه مُسْتَلِم بن سعيد، مجهول. ت.

١٥٩٠ ـ روَّاد بن الجرَّاح أبو عصام العَسْقَلانيُّ، عن الأوزاعي، وخُلَيد بن دَعْلَج، وعنه ابن معين ووثَّقه، وعباسٌ التَّرْقُفي، له مناكير، ضُعِّف. ق.

١٥٩١ ـ رَوْح بن أسلم أبو حاتم الباهليُّ، عن همَّام، وزائدة، وعنه الدارميُّ، والكُدَيْميُّ، ضُعِّف. ت.

١٥٩٢ ـ رَوْح بن جَنَاح، مولى بني أمية، عن مجاهد، وشَهْر، وعنه الوليد بن مسلم، وابن شابُور، ليس بقويٍّ، ووثَّقه دُحَيم. ت ق.

١٥٩٣ ـ روح بن عُبَادة القَيْسيُّ الحافظ، أبو محمد البصريُّ، عن ابن عون، وابن جُرَيج، وعنه أحمد، وعَبْدٌ، والكُدَيْميُّ، صنَّف الكتب، وكان من العلماء، توفي ٢٠٥. ع.

١٥٩٤ ـ روح بن عبد المؤمن البصريُّ المقرئ، صاحب يعقوب، سمع حماد بن زيد، وأبا عَوَانة، وعنه البخاري، وأبو يعلى، ومُطَيَّن، ثقة. خ.

١٥٩٥ ـ رَوْح بن عَنْبَسة بن سعيد الأمويُّ، عن أبيه، وعنه ابنه عبد الكريم. ق. ٤٦/أ

١٥٩٦ ـ روح بن الفَرَج البغداديُّ والبزَّازُ، عن شَبَابة، والمقرئ، وعنه ابن ماجه، والمحامِليُّ، والجصَّاص،

١٥٨٧ ـ صَرْعُ النبيِّ ﷺ له: رواه أبو داود في كتاب اللباس ـ باب في العمائم ٤: ٣٤٠ (٤٠٧٨) والترمذي في اللباس أيضاً ـ باب العمائم على القلانس ٦: ٨٨ (١٧٨٥) وقال: «حديث غريب، وإسناده ليس بالقائم، ولا نعرف أبا الحسن العسقلاني، ولا ابن ركانة». وضعَّفه كذلك وتوسَّع فيه السيوطي رحمه الله في جزئه «المسارعة إلى المصارعة» وهو مطبوع في ملتان (الهند، قديماً). ابن حبان في «ثقاته» ٣: ١٣٠.

وقوله: «صرعه مرتين»: لفظ المزي ٩: ٢٢١: «مرتين أو ثلاثاً».

١٥٨٨ ـ «العلل» للإمام أحمد ٢ (١٨٠٢)، وانظر لضبط «عُمَيْلة» ما تقدم قريباً (١٥٣٦).

١٥٩٠ ـ (١٩٥٨): «صدوق اختلط بأَخَرة فترك، وفي حديثه عن الثوري ضعف شديد». وتوثيق ابن معين له جاء في رواية الدارمي (٣٣١) توثيقاً مطلقاً، وغمز روايته عن الثوري في رواية الدوري ٢: ١٦٧ (٥١٠٢).

١٥٩٢ ـ (١٩٦١): «ضعيف اتهمه ابن حبان» في «المجروحين» ١: ٣٠٠.

١٥٩٣ ـ (١٩٦٢): «ثقة فاضل له تصانيف».

١٥٩٤ ـ (١٩٦٣): «صدوق».

١٥٩٥ ـ (١٩٦٤): «مجهول».

CamScanner

CamScanner

تهذيب التهذيب

تصنيف

الحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي

وُلد سنة ٧٧٣ هـ - توفي سنة ٨٥٢ هـ

باعتناء

إبراهيم الزيبق عادل مرشد

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

رَوْح بن عُبادة لاحتَجَّ بها في ذلك الوقت.

وقال الآجُرّي، عن أبي داود: كان القواريري لا يُحَدِّث عن رَوْح وأكثر ما أُنكِر عليه تسعمئة حديثٍ حدَّث بها عن مالك سماعاً.

وقال: وسمعتُ الحُلْواني يقول: أول مَن أظهرَ كتابه رَوْح بن عُبادة، وأبو أُسامة بريد أنهما رَوَيا ما خُولِفا فيه، فأظهرا كُتُبَهما حُجَّةً لهما.

وقال أبو مسعود الرّازي: طَعَن على رَوْح بن عُبادة ثلاثة عشر أو اثنا عشر فلم يَنْفُذْ قولُهم فيه.

وقال الخطيب: كان كثيرَ الحديث، وصَنَّف الكُتُب في السُّنن والأحكام وجَمع التَّفسير، وكان ثقة.

قال خليفة وغيرُه: مات سنة (٢٠٥).

وقال الكُدَيمي: مات سنة (٢٠٧) والأول أصح.

قلت: الكُدَيمي هو ابن امرأةِ رَوْح، فقولُه راجح، وقد وافقه عليه يعقوب بن سفيان في «تاريخه» ولكن جَزَم بسنة خمس البخاري، وابن المثنّى، وابن حِبّان أيضاً.

وقال ابن أبي حاتم: قلت لأبي: رَوْح، والخَفّاف، وأبو زيد النَّحوي، أيُّهم أحبُّ إليك في ابن أبي عَروبة؟ فقال: روح.

وقال ابنُ أبي خَيْثَمة، عن يحيى: صدوقٌ ثقة.

وذكره أبو عاصم فأثنى عليه، وقال: كان ابن جُرَيج يَخُصُّه كلَّ يوم بشيء من الحديث.

وقال رَوْح: سمِعتُ عن سعيد قبل الاختلاط، ثُمَّ غِبْتُ وقَدِمْتُ، فقيل لي: إنَّه اختلط.

وقال الدارمي، عن ابن مَعين: ليس به بأس.

وقال أبو بكر البزّار في «مُسنده»: ثقةٌ مأمون.

وقال ابنُ سَعْد: كان ثقةً إن شاء الله.

وقال ابن عَمّار: جئتُ إلى ابن مَهدي، فقيل له: كُتبت، عن رَوْح، عن شُعبة، عن أبي الفَيض عن مُعاوية حديث «من كذب عليّ»؟ فقال: أخطأ، وتكلَّم في رَوْح، ثم قال: حَدَّثَناه شُعبة، عن رجل، عن أبي الفَيض.

وقال أبو خَيثمة: لَم أسمع في رَوْح شيئاً أشدَّ عندي من شيء دفع إليَّ محمد بن إسماعيل، صاحبُنا كتاباً بخطِّه فكان فيه: حدَّثنا عفّان، حدَّثنا غُلامٌ من أصحاب الحديث يُقال له عمارة الصَّيْرفي أنَّه كان يكتُب عن رَوْح بن عُبادة وعلي بن المديني، فحدَّثهم بشيء عن شعبة، عن منصور، عن إبراهيم، فقال له: هذا عن الحَكَم، فقال رَوْح لعلي: ما تقول؟ فقال: صدق هو عن الحكم قال فأخذ القلم فمحا منصوراً وكتب الحكم قال عَفّان: فسألت عليّاً عن حكاية عمارة فصدَّقَه.

وقال أبو زيد الهَرَوي: كُنّا عند شعبة فسأله رجلٌ عن حديث وكانت في الرجل عَجَلة، فقال شعبة: لا والله حتى تَلْزَمَني كما لَزِمني هذا؛ لِرَوْح، وهو بين يديه.

وقال محمد بن يحيى: قرأ رَوْح على مالك فَبَيَّن السَّماعَ من القراءة.

وقال الغَلابي: سمعتُ خالد بن الحارث ذكره بجميل.

وقال أبو داود، عن أحمد: لم يكن به بأس، ولم يكن مُتهماً بشيء، وكان قد جرى ذكر رَوْح وأبي عاصم، فقال: كان رَوْح يُخْرِج الكِتاب.

وقال الخليلي: ثقة، أكثَر عن مالك، وروى عنه الأئمة.

خ - رَوح بن عَبدالمؤمن، الهُذَليُّ مولاهم، أبو الحسن، البَصْريُّ، المُقرِىء.

روى عن: يزيد بن زُرَيع، وحَمّاد بن زَيْد، وعَبدالواحد بن زياد، وأبي عَوانة، وجعفر بن سليمان الضُّبَعي، ومُعاذ بن هشام، وغيرِهم.

وعنه: البخاري، وعثمان الدّارمي، وأبو زُرعة، وحرب الكِرْماني، وعَبدالله بن أحمد، ومُطَيَّن، وأبو خليفة، ومحمد بن محمد التَّمار البَصْري، وأبو يَعْلَىٰ المَوْصِلي، وغيرُهم.

ذكره ابن حِبّان في «الثِّقات»، وقال: مات سنة (٢٣٣) أو قبلها بقليل، أو بعدها بقليل.

وقال غيره: سنة (٤)، ويُقال: سنة (٥).

قلت: أرَّخه ابنُ أبي عاصم، ومُطَيَّن، وأبو عَمرو الدّاني في «طبقات القراء» سنة (٤).

وقال ابن أبي حاتم، عن أبيه: صدوق.

وقال الدّاني: قرأ على يعقوب الحَضْرَمي.

CamScanner

CamScanner

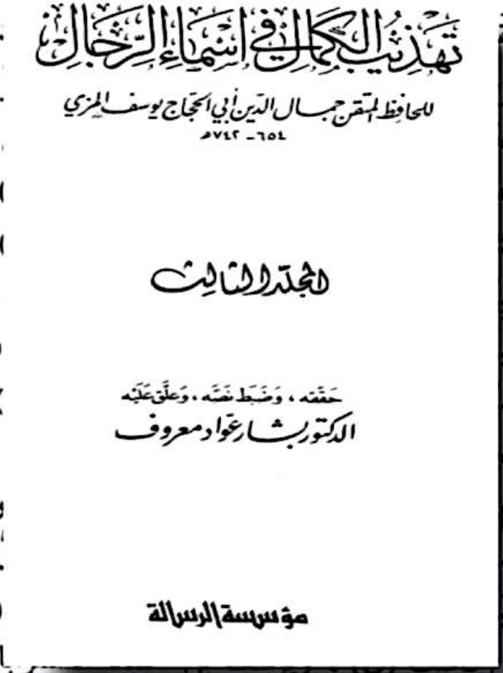
تهذيب الكمال في أسماء الرجال
للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزي
٦٥٤ - ٧٤٢هـ
المجلد الثالث
حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف
مؤسسة الرسالة

... قبله ، وعبد الرحمان
... وَزِيُّ (م) ، وعليّ بن
... معاوية النَّيسابوريُّ ،
... ، ومحمد بن إدريس
... ، ومحمد بن سَلاّم
... ومحمد بن عبد الله بن
... ومحمد بن عبد الله بن
...) ، ومحمد بن مُصَفَّى
... ، وهارون بن مَعْروف
... وليد بن عُتبة الدِّمشقيُّ
... ، ويحيى بن موسى
... (م) ويعقوب بن حُمَيْد
... باذيُّ ، ويونس بن عبد
الأعلى الصَّدَفيُّ (س) .

قال(١) عباس الدُّوري . عن يحيى بن مَعِين(٢) : ثِقَةٌ .

وكذلك قال أبو أحمد بن عَدِيّ .

وقال إسحاق بن منصور(٣) ، عن يحيى : صُوَيْلِح(٤) .

وقال محمد بن سَعْدٍ(٥) : كانَ ثقةً كثير الحديث .

---

(١) ما يأتي من أقوال فيه وأخبار عنه وتاريخ مولد ووفاة لا أشك أن المؤلف نقل أغلبه من تاريخ ابن عساكر .

(٢) وانظر تاريخه (٢/٤٣)، والجرح والتعديل لابن أبي حاتم (١/١/٢٧٩) .

(٣) رواه في الجرح والتعديل أيضاً .

(٤) وقال الدارمي ، عن يحيى : ليس به بأس (تاريخه ، الورقة : ٥) ونقل مثله ابن عساكر .

(٥) في الطبقة السابعة من أهل المدينة (٥/٤٣٦ ط . بيروت).

ابن سيرين .

قال خليفة بن خَيّاط : مات سنة ثماني عشرة ومئة .

وقال أحمد بن حنبل ، ومحمد بن أحمد المُقَدَّميُّ : مات سنة عشرين ومئة(١) .

روى له الجماعة .

٥٦٧ ـ ع : أَنسُ بن عِياض بن ضَمْرَة ، ويقال : أَنس بن عِياض ابن جُعْدُبة ، ويقال : أنس بن عِياض بن عبد الرحمان اللَّيثيُّ ، أبو ضَمْرَة المَدَنيُّ .

يقال : إنه أخو يزيد بن عياض بن جُعْدُبة ، ويقال : ليس بينهما قرابة إلا القبيلة ، لأنها تجمعهما(٢) .

روى عن : إبراهيم بن أبي أَسِيْد البَرّاد (بخ) ، وأسامة بن زيد اللَّيثيِّ (ق) ، وجعفر(٣) بن محمد بن عليّ بن الحُسين ، والحارث بن عبد الرحمان بن أبي ذُبَاب (عخ م مد) ، وداود بن بكر بن أبي الفُرات (ق) ، ورَبيعة بن أبي عبد الرحمان ، وأبي حازم سَلَمَة بن دِينار ، وسُهَيل بن أبي صالح (س) ، وشَرِيك بن عبد الله بن أبي نَمِر (خ) ، وشَيْبَة بن نِصاح ، وصالح بن حَسّان ، وصالح بن كَيْسان ، وصَفْوان ابن سُلَيْم ، والضَّحّاك بن عثمان (م) ، وعبد الله بن سعيد بن أبي هِند

---

(١) ووثقه ابن سَعْد (٧/١/١٥١)، والعجلي « ثقاته » الورقة : ٦ ، وابن حبان « ثقاته » (١ الورقة :٤٠) وذكر ابن سعد أن أنس بن مالك حينما تولى البصرة أيام ابن الزبير ،استعمل مولاه أنس بن سيرين على الأبلة .وراجع تاريخ الاسلام للذهبي:٤/٢٣٣، والسير : ٤/٦٢٢ـ٦٢٣ وغيرهما .

(٢) قال ابن حبان : « من زعم أنه أخو يزيد بن عياض بن جعدبة فقد وهم » (ثقاته : ١/ الورقة : ٤٠) .

(٣)روى يعقوب بن سفيان ، عن دحيم ، قال : « وقال إنسان لأبي ضمرة : قرأت حديث جعفر عليه كما قرأتُ ؟ قال : مالي ولك ، قرأه عليه جارٌ لنا . ثم قال : حدثنا صالح بن كيسان . . . الخ » (المعرفة : ١/١٩٠).

CamScanner
CamScanner

فالمعنى هنا: إثبات أحد الأمرين، وهو النسيان.

وقوله: «والذي بعثك بالحق» قسم ذُكر تأكيدًا لوقوع النسيان.

والحديث صحيح، وقد تقدم شرحه، وبيان المسائل المتعلقة به، قريبًا. واللَّه تعالى أعلم بالصواب، وإليه المرجع والمآب، وهو حسبنا، ونعم الوكيل.

١٢٢٩- (أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟»، قَالُوا: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ).

رجال هذا الإسناد: خمسة:

١- **(هارون بن موسى الفَرْوي)** بن أبي علقمة عبدالله بن محمد بن أبي فَرْوة، أبو موسى المدني، مولى آل عثمان، لا بأس به من صغار [١٠].

روى عن أبيه، وجدّه، وأخيه، وأبي ضمرة، وغيرهم. وعنه الترمذي، والنسائي، وأبو حاتم، وغيرهم.

قال أبو حاتم: شيخ. وقال النسائي: لا بأس به، وذكره ابن حبان في «الثقات». وقال مسلمة: ثقة. وقال الدارقطني: هو وأبوه ثقتان. قال ابن عساكر: مات سنة (٢) ويقال: سنة (٢٥٣). وقال ابن منده: كان مولده سنة (١٧٤).

انفرد به الترمذي، والمصنف، وله في هذا الكتاب حديثان فقط، هذا (١٢٢٩) وحديث رقم (٣٨٣٨).

[تنبيه]: «الْفَرْوِيّ» -بفتح الفاء، وسكون الراء المهملة-: نسبة إلى جده.

٢- **(أبو ضمرة)** أنس بن عياض بن ضمرة، ويقال: أنس بن عياض بن جُعْدُبَة، ويقال: أنس بن عياض بن عبدالرحمن الليثي، المدني، ثقة [٨].

روى عن شريك بن أبي نمر، وأبي حازم، وربيعة، وهشام بن عروة، ويونس بن يزيد، وغيرهم. وعنه ابن وهب، وبقية بن الوليد، وابن جريج، وهارون بن موسى الفَرْويّ.

قال ابن سعد: كان ثقة كثير الخطإ. وقال الدُّوري عن ابن معين: ثقة. وقال إسحاق ابن منصور عنه: صويلح. وقال أبو زرعة، والنسائي: لا بأس به. وقال يونس بن عبدالأعلى: ما رأيت أحدًا ممن لقينا أحسن منه خلقًا، ولا أسمح بعلمه منه، ولقد قال لنا مرّة: واللَّه لو تهيّأ لي أن أحدثكم بكلّ ما عندي في مجلس واحد لحدثتكموه.

شرح سنن النسائي

المسمّى

ذخيرة العقبى في شرح المجتبى

لجامعه الفقير إلى مولاه الغني القدير
محمد ابن الشيخ العلامة علي بن آدم بن موسى الأثيوبي الولّوي
المدرّس بدار الحديث الخيرية بمكة المكرمة
عفا الله عنه وعن والديه آمين

الجزء الرابع عشر

CamScanner
CamScanner

٢٠٣ - صالح بن كيسان * (ع)

الإمامُ الحافظ الثقة، أبو محمد، ويُقال: أبو الحارث المدني

المؤدِّب، مؤدِّب ولد عمر

مولى بني عامر، ويقال:

رأى عبد الله بنَ الزبير

سمع منهما.

وحدَّث عن عُبيد الله

هُرمز الأعرج، وسالِم بن ع

ونافعٍ مولى أبي قتادة، وال

ابنِ عجلان، وإسماعيل بن

حدَّث عنه عمرو بن

طبقته، وابنُ عجلان، وابنُ

ابن بلال، وابنُ عُيينة، والدَّر

ضمرة الليثي، وخلق سواه

قال مُصعب بن عبد ا

عُمر بن عبد العزيز إلى نفس

عنه، ثم بعث إليه الوليد بن عبد الملك فضمه إلى ابنه عبدِ العزيز بن الوليد.

وكان صالح جامعاً مِن الحديث والفقهِ والمُروءة.

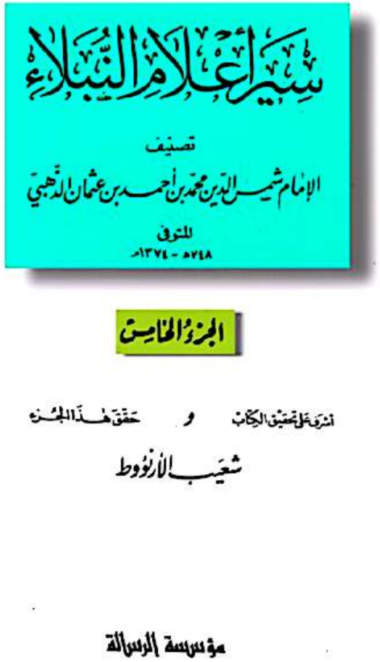

* طبقات خليفة ٢٦٣، التاريخ الكبير ٢٨٨/٤، الجرح والتعديل ٤١٠/٤، تهذيب الكمال ٦٠٠، تذهيب التهذيب ١/٨٨/٢، تاريخ الإسلام ٨٣/٦، تذكرة الحفاظ ١٤٨/١، ١٤٩، ميزان الاعتدال ٢٩٩/٢، تهذيب التهذيب ٣٩٩/٤، طبقات الحفاظ ٦٣، خلاصة تذهيب الكمال ١٧١، شذرات الذهب ٢٠٨/١.

قال حرب الكرماني: سئل أحمدُ بن حنْبل، عن صالح بن كيسان، فقال: بخٍ بخٍ. وقال عبدُ الله بن أحمد عن صالح: أكبرُ من الزهري، قد رأى صالح بن عمر.

وروى إسحاق الكوسج، عن يحيى بن معين: ثقة.

وروى عباس، عن يحيى قال: ليس به بأس في الزهري. وقد سمع من ابن عمر، وعن يحيى قال: معمر أحبُّ إلي في الزهري.

وروى يعقوب بن شيبة، حدثنا أحمد بن العباس قال: قال يحيى ابن معين: ليس في أصحاب الزهريِّ أثبتُ من مالك، ثم صالحُ بن كيسان، ثم معمرٌ، ثم يونس.

وقال يعقوب: صالح ثقة ثبت.

وقال علي بن المديني: كان أسنَّ مِن الزهري، رأى ابن عمر.

وقال ابن أبي حاتِم، عن أبيه، قال: صالح أحبُّ إليَّ من عُقيل، لأنه حجازي، وهو أسنُّ. رأى ابن عمر، وهو ثقة، يُعَدُّ في التابعين.

وقال النسائي وابن خراش وغيرهما: ثقة.

روى مَعمر، عن صالح قال: اجتمعتُ أنا وابنُ شهاب ونحن نطلبُ العلم، فاجتمعنا على أن نكتب السُّنن، فكتبنا كُلَّ شيءٍ سمعنا عن النبي ﷺ، ثم قال: نكتبُ ما جاء عن أصحابه، فقلتُ: ليس بسنة، فقال: بل هو سنة، فكتبَ ولم أكتب فأنجح وضيَّعتُ.

الحميدي، عن سفيان قال: كان عَمْرو يُحدث حديث صالح بن كيسان في نزول النبي ﷺ، الأبطحَ يعني: عن نافع مولى أبي قتادة، عن أبي قتادة، قال: ثم قَدِمَ صالح، فقال لنا عَمرو: اذهبوا فسلُوه عن هذا الحديث فذهبنا إليه، فسألناه.

يعقوب بن إبراهيم بن سَعد، عن أبيه، قال: كان صالحُ بن كيسان

CamScanner
CamScanner

كتاب جمل

من

أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثالث

أخبار علي بن أبي طالب وأبنائه عليهم السلام

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار — الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

وسار طلحة والزبير و

ثلاثة آلاف ، منهم من أ

وسمعت عائشة في

الذي نحن به ؟ قالوا : الحَ

ردّوني فإني سمعت رسول

كلاب الحوأب»⁽¹⁾ وعزمت

كذب من زعم أن هذا الماء

وحلفوا على صدق عبدالله

وكان مروان بن الحَ

عبدالله بن الزبير : ادع أبا

فقالت عائشة : مالنا ولك يا

على بعض ؟ ليصلّ أكبرهما فصلّى الزبير .

ولّما قربت عائشة ومن معها من البصرة بعث إليهم عثمان بن حُنيف عمران بن الحصين الخزاعي أبا نجيد ، وأبا الأسود الديلي فلقياهم بحفر أبي موسى ، فقالا لهم : فيما قدمتم ؟ فقالوا : نطلب بدم عثمان وأن نجعل الأمر شورى فإنا غضبنا لكم من سوطه وعصاه أفلا نغضب له من السيف ؟!

وقالا لعائشة : أمرك الله أن تقرّي في بيتك فإنك حبيس رسول الله ﷺ وحليلته وحرمته . فقالت لأبي الأسود : قد بلغني عنك يا أبا الأسود ما تقول في . فانصرف عمران وأبو الأسود الى ابن حنيف وجعل أبو الأسود يقول :

١ ـ الحوأب موضع بئر في طريق البصرة . معجم البلدان .

WPS Office
CamScanner
CamScanner

نوٹ عتراض کا جواب کے بلاذری نے کہا ہم نے ساتھ ابو مخنف کی روایت کو مکس کردیا وہ کذاب ہے اور تخصیص دو کے یہ خلافت کے شوری سے قائم ہونے کے الفاظ ام المومنین عائشہ ہیں تو یہ ہم امام ذہبی سے پچھلے صفحے پر دے چکے انھوں نے صالح بن کیسان سے تخصیص کردی ہے

اور اس بلاذی کی روایت میں اگلے صفحے پر لکھا 1 ہزار کے قریب اہل مکہ ام المؤمنین ساتھ تھے

CamScanner

علیؓ نے جمل میں اہل مدینہ کے خلاف جنگ کی۔

شعبہ بن الحجاج نے بیان کیا کہ ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ السوائی جنگِ معرکہ جمل کے دن علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ اہلِ مدینہ کے مقابلے میں تھے۔

انا عثمانی

٧٣٠ ـ أخبرنا عبد الله بن أحمد قال : حدثني أبي قال : ثنا روح [١] قال : ثنا شعبة قال : كان أبو جحيفة [٢] مع علي يوم الجمل على أهل المدينة [٣] .

٧٣١ ـ / أخبرني محمد بن أبي هارون أن إسحاق[٤] حدثهم قال: قال لي أبو [٧٣/أ] عبد الله لم يشهد مسروق [٥] الجمل ، ولا مرة [٦]، أما مرة فلحق بالديلم [٧] ولم يشهد الجمل ثم قال : أما أهل الكوفة فلو قدروا أن يلطخوا [٨] كل أحد لفعلوا [٩] .

٧٣٢ ـ أخبرني الحسين بن الحسن قال : ثنا إبراهيم بن الحارث[١٠]أن أبا عبد الله ذكر تليد بن سليمان[١١]فقال : أخبرنا تليد عن أبي الحجاف[١٢]قال : سمعت أبي[١٣] قال : ما مررت بدار القصارين[١٤]

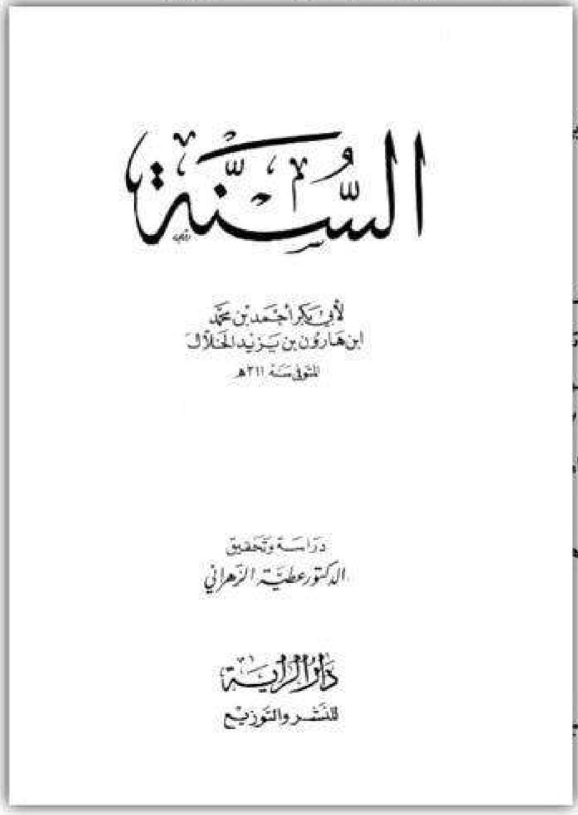

---

(١) ابن عبادة بن العلاء .
(٢) اسمه : وهب بن عبد الله السوائي صحاب... الخلافة ، الإصابة ٣/٦٤٢ .
(٣) إسناده صحيح
(٤) ابن إبراهيم بن هاني النيسابوري .
(٥) ابن الأجدع بن مالك الهمداني أبو ع... تقريب ٢/٢٤٢ . تذكرة الحفاظ ١/٥٠ ، ت...
(٦) ابن شراحيل الهمداني أبو إسماعيل الك... عابد توفي سنة ٧٦ ، من الثانية ، تقريب ٢/...
(٧) الديلم : ماء لبني عبس ، وقيل بأرض اليما...
(٨) أي يتهموه بالمشاركة .
(٩) إسناده صحيح . وقد أخرجه عن أحمد بن ...
(١٠) ابن مصعب أبو إسحاق.
(١١) المحاربي أبو سليمان.
(١٢) داود بن أبي عوف.
(١٣) سويد التميمي البرجمي أبو عوف، لم أ...
(١٤) دار الوليد بن عقبة، الطبقات ٦/٢٤ .

Mhr Sab Yazidi (2924)

CamScanner

کیا عبداللہ بن سلام علی کو خلیفہ مانتے تھے

حدثنا عبد الله قال : حدثنا محمد قال : حدثنا مسلم بن إبراهيم قال : ثنا أبو هلال قال : ثنا حميد بن هلال، عن عبد الله بن مغفل قال : لما جاء قتل علي إلى عبد الله بن سلام قال : لم يُقتل خليفة إلا قُتل به خمسة وثلاثون ألفاً.

اردو ترجمہ:

عبداللہ نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے ابو ہلال نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے حمید بن ہلال نے، عبداللہ بن مغفل سے روایت کی، انہوں نے کہا:

"جب سیدنا علیؓ کے قتل کی خبر عبد اللہ بن سلام تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: 'کوئی خلیفہ قتل نہیں کیا گیا مگر اس کے سبب پینتیس ہزار افراد قتل ہوئے۔'"

(التاریخ الأوسط صفحہ 194)

علت اس میں ابو ھلال کا حافظہ خراب مضطرب الحدیث غیر حافظ ضعیف ہے جرح اگلے صفحے پر دیکھیں

CamScanner

تهذيب التهذيب

تصنيف

الحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي

وُلد سنة ٧٧٣هـ - توفي سنة ٨٥٢ هـ

باعتناء

إبراهيم الزيبق　　　عادل مرشد

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

Copyrighted material

CamScanner

المُقرىء.

وآخر هو أقدم من هذا وهو:

تمييز - محمد بن سَلَمَة.

يروي عن: عبدالرحمن بن عبدالعزيز بن صُهيب.

روى عنه: القاسم بن مَالك المُزنيّ.

ذكره ابن أبي حَاتم ونقل عن أبيه أنّه لا يُعْرف.

تمييز - محمد بن سَلَمة الأزديّ الكُوفيّ.

سمع: الحَسَن بن صالح بن حي.

روى عنه: داود بن الرَّبيع الأشجعيّ.

ذكره الخَطيب وذَكَر معه جماعة متأخرين.

ق - محمد بن سَلَمة المَدَنيّ، وفي نُسخة: العَدَنيّ، وفي نسخة: محمود بن سُليمان العَدَنيّ، وفي نُسخة: مُحرز ابن سَلَمة المدنيّ.

عن: نَافع بن عُمر الجُمحيّ.

وعنه: ابن ماجه.

والصَّواب مُحرز بن سَلَمة وسيأتي.

قلت: ذكر الخطيب في «المُتفق» محمد بن سَلَمة المَكيّ، روى عن الدَّراوردِيّ، روى عنه يَعْقوب بن سُفيان، فلعله هذا، شارك مُحرز بن سَلَمة في شيخه، أدركه ابنُ ماجه.

خت ٤ - محمد بن سُلَيم، أبو هِلال الرَّاسبيُّ البَصْريّ، مولى بني سامة بن لُؤي، نزل في بني راسب فنُسب إليهم، قيل: كان مَكفوفاً.

روى عن: الحسن، وابن سِيرين، وحُميد بن هِلال، وسَوادة بن حَنْظَلَة، وابنه عبدالله بن سَوادة، وابن أبي مُليكة، وقَتادة، ومَطَر الوَرّاق، وعُقبة بن أبي ثُبيْت، وغَيْلان بن جَرير، وداود بن أبي هِند، وأبي الزُّبير وعدة.

روى عنه: ابن مهدي، ووكيع، وابن المُبارك، وزيد بن الحُباب، ومحمد بن الحَسَن الأسديّ، والحسن الأشيب، ومؤمّل بن إسماعيل، وأبو عُمر الحَوْضي، وأبو النُّعمان عارم، وموسى بن إسماعيل، ومُسلم بن إبراهيم، وشَيْبان بن فَرّوخ، وطالوت بن عَبّاد، وكامل بن طَلْحة الجَحْدريّ وغيرهم.

قال عمرو بن علي: كان يحيى لا يُحدِّث عنه، وكان عبدالرحمن يُحدِّث عنه. وسمعتُ يَزيد بن زُريع يقول: عَدَلْتُ عن أبي بَكْر الهُذَليّ وأبي هِلال الرّاسبي عَمْداً.

وقال عُثمان الدّارميّ: قلتُ لابن مَعين: حماد بن سلمة أحبُّ إليك في قَتَادة أو أبو هِلال؟ فقال: حمّاد أحبُّ إليّ، وأبو هلال صَدوق.

وقال مَرَّة: ليس به بأس، وليس بصاحب كِتاب.

وقال ابن أبي حاتم: أدخله البُخاريُّ في «الضُّعفاء» وسمعت أبي يقول: يُحوَّل منه.

وقال الآجريّ، عن أبي داود: أبو هلال ثقة، ولم يكن له كِتاب، وهو فوق عِمران القَطّان.

وقال النَّسائيُّ: ليس بالقويّ.

قال البُخاريُّ: قال محمد بن مَحْبوب: مات في ذي الحجة سنة سبع وستين ومئة.

قلت: وقال ابن سعد: فيه ضَعْف، أخبرنا موسى بن إسماعيل قال: كان أعمى وكان لا يُحدِّث حتى يُنْسب من عنده، وقالوا: تُوفي في خِلافة المَهدي سنة تسع وستين.

وقال أحمد بن حَنْبل: يُحتمل في حديثه إلا أنّه يُخالف في قَتَادة، وهو مضطربُ الحديث.

وقال السّاجيُّ: رُوي عنه حديثُ مُنكر.

وقال البَزّار: احتمل النّاس حديثه، وهو غير حافظ.

وقال ابن عدي بعد أن ذكر له أحاديث: كُلُّها أو عامتها غير محفوظة، وله غير ما ذكرت وفي بعض رواياته ما لا يُوافقه عليه الثِّقات، وهو ممّن يُكتب حديثُه.

خت - محمد بن سُليم، أبو عثمان المَكي.

روى عن: ابن أبي مُلَيْكة، ولم أر له رواية عن غيره.

روى عنه: وكيع بن الجَرّاح، وعبدالله بن دَاود الخُرَيبيّ، وأبو عاصم النَّبيل.

قال البُخاريُّ في «التاريخ»: قال ابن داود - يعني الخُريبي -: حدثنا أبو هلال. وتَبِعه أبو أحمد الحاكم فلم يَزد على ما ذكر. وذَكَره ابنُ أبي حاتم كذلك، لكن لم يذكر رواية عبدالله بن دَاود عنه، ونَقَل عن إسحاق بن مَنْصور، عن يحيى

Copyrighted material

CamScanner

تهذيب الكمال في أسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجّاج يوسف المزي

٦٥٤ - ٧٤٢هـ

المجلّد الخامس والعشرون

حققه، وضبط نصّه، وعلّق عليه

الدكتور بشار عوّاد معروف

مؤسسة الرسالة

Copyrighted material

CamScanner

سَلَمة المَدَني[1].

عن: نافع بن عمر الجُمَحِيِّ، عن ابن أبي مُلَيكة، عن أسماء بنت أبي بكر في صَلاة الكُسوف.

وعنه: ابنُ ماجة.

هكذا وقع في عِدّة نُسَخ. والصواب من ذلك كُلّه: مُحرز ابن سَلَمة العَدَني وهو معروف مَشهُور بالرواية عن الجُمَحِي. وقد روى ابن ماجة عدة أحاديث عنه، عن الجُمَحِي وغيره كما هو مذكور في ترجمته.

٥٢٥٦ ـ خت ٤: محمد[2] بن سُلَيْم، أبو هلال الرَّاسِبيُّ

---

(١) ضبب عليها المؤلف.

(٢) طبقات ابن سعد: ٢٧٨/٧، تاريخ الدارمي، الترجمة ٣٨، وابن طهمان، الترجمة ٧٦، وابن الجنيد، الورقة ٤٢، وتاريخ خليفة: ٤٣٩، وعلل ابن المديني: ٨٧، وتاريخ البخاري الكبير: ١/الترجمة ٢٩٧، وتاريخه الصغير: ١٦٨/٢، وضعفاؤه الصغير، الترجمة ٣٢٤، وأحوال الرجال للجوزجاني، الترجمة ٣٣٣، وأبو زرعة الرازي: ٥٠٦، ٥٠٧، ٦٥٤، وسؤالات الآجري لأبي داود: ٤/الورقة ٤، و٥/الورقتان ٥، ١٣، والمعرفة ليعقوب: ١٥٤/١، ١٥٥، ٤٨٠، ٤٨٦، ٥٤٢، و٣٦/٢، ٩٩، ١٦٧، ١٧٤. ٢٨٠، وضعفاء النسائي، الترجمة ٥١٦، وضعفاء العقيلي، الورقة ١٩٢، والجرح والتعديل: ٧/الترجمة ١٤٨٤، والمجروحين لابن حبان: ٢٨٣/٢، وكشف الأستار (١٠٠)، والكامل لابن عدي: ٣/الورقة ٧٤، وعلل الدارقطني: ٣٩/٤، ورجال البخاري للباجي: ٦٨٢/٢، وضعفاء ابن الجوزي، الورقة ١٤١، والكاشف: ٣/الترجمة ٤٩٥٤، وديوان الضعفاء، الترجمة ٣٧٥٤، والمغني: ٢/الترجمة ٥٥٩٥، والعبر: ٢٥١/١، وتذهيب التهذيب: ٣/الورقة=

Copyrighted material

CamScanner

ابن سعد نے ان کے بارے میں کہا: "اس میں ضعف ہے۔"
حوالہ: الطبقات (7/278)

اور الضعفاء الصغير میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یحییٰ بن سعید ان سے روایت نہیں کرتے تھے، جبکہ عبدالرحمٰن بن مہدی ان سے روایت کرتے تھے۔"

اسی طرح أبو زرعة الرازي سے برذعی روایت کرتے ہیں کہ:

"میں موجود تھا جب ابو زرعہ سے ابو ہلال الراسبی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: 'وہ نرم (لین) ہیں، مضبوط راوی نہیں ہیں۔'

اور فرمایا:

"عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی ابو ہلال کے بارے میں تقریباً وہی بات کہی جو ابو زرعہ نے کہی تھی۔"

ابو زرعہ رازی نے اپنی کتاب «أسامي الضعفاء» میں بھی ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"یحییٰ بن سعید ان سے روایت نہیں کرتے تھے۔"

اور المجروحين میں ابن حبان نے ان کے بارے میں لکھا:

"ابو ہلال الراسبی ایک سچے شیخ تھے، لیکن وہ بلا قصد بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے، یہاں تک کہ مرسل روایات کو مرفوع بنا دیتے تھے اور انہیں اس کا شعور بھی نہیں ہوتا تھا۔ وہ زیادہ تر اپنی یادداشت سے حدیث بیان کرتے تھے، جس کی وجہ سے ان کی کمزور یادداشت کے باعث ان کی روایات میں منکر احادیث آ گئیں۔"

وقال عبدالرحمان[1] بن أبي حاتم
«الضُّعفاء» وسمعت أبي يقول: يُحَوَّل
وقال أبو عُبيد الآجريُّ[2]، عن أبي
يكن له كتاب، وأبو هلال فوق عِمرا
داود[3].

وقال النَّسائيُّ[4]: ليسَ بالقوي.

قال البُخاريُّ[5]: قال محمد ب
الحجة سنة سبع وستين ومئة[6].

---

(١) الجرح والتعديل: ٧/الترجمة ١٤٨٤.
(٢) سؤالاته: ٥/الورقة ١٣.
(٣) وقال أبو داود: ما حدث يحيىٰ عن أبي هلال (
الآجري: سألت أبا داود عن أبي الأشهب وأبي
٥/الورقة ٥).
(٤) الضعفاء والمتروكون، الترجمة ٥١٦.
(٥) تاريخه الكبير: ١/الترجمة ٢٩٧. وتاريخه الصغير: ٢/١٦٨.
(٦) وقال ابن سعد: فيه ضعف (طبقاته: ٧/٢٧٨). وذكره البخاري في «الضعفاء الصغير» وقال: كان يحيىٰ بن سعيد لا يروي عنه، وابن مهدي يروي عنه. (الترجمة ٣٢٤، وتاريخه الكبير: ١/الترجمة ٢٩٧). وقال البرذعي: سُئل أبو زرعة وأنا شاهد عن أبي هلال الراسبي، فقال: لين وليس بالقوي. وقد قال عبدالرحمان بن مهدي في أبي هلال قريباً من قول أبي زرعة (أبو زرعة الرازي: ٥٠٦). وذكره أبو زرعة الرازي في «أسامي الضعفاء» وقال: كان يحيىٰ بن سعيد لا يروي عنه (الترجمة ٢٩١). وذكره ابن حبان في «المجروحين» فقال: كان أبو هلال الراسبي شيخاً صدوقاً إلا أنه كان يخطىء كثيراً من غير تعمد حتىٰ صار يرفع المراسيل ولا يعلم، وأكثر ما يحدث من حفظه فوقع المناكير في حديثه من سوء حفظه إختلف فيه يحيىٰ =

Copyrighted material

CamScanner

کیا عبداللہ بن سلام علی کو خلیفہ مانتے تھے

ابن سعد نے ان کے بارے میں کہا: "اس میں ضعف ہے۔"
حوالہ: الطبقات (7/278)
اور الضعفاء الصغیر میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:
"یحییٰ بن سعید ان سے روایت نہیں کرتے تھے، جبکہ عبدالرحمٰن بن مہدی ان سے روایت کرتے تھے۔"
اسی طرح أبو زرعة الرازي سے برذعی روایت کرتے ہیں کہ:
"میں موجود تھا جب ابو زرعہ سے ابو ہلال الراسبی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:
'وہ نرم (لین) ہیں، مضبوط راوی نہیں ہیں۔'
اور فرمایا:
"عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی ابو ہلال کے بارے میں تقریباً وہی بات کہی جو ابو زرعہ نے کہی تھی۔"
ابو زرعہ رازی نے اپنی کتاب «أسامي الضعفاء» میں بھی ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا:
"یحییٰ بن سعید ان سے روایت نہیں کرتے تھے۔"
اور المجروحین میں ابن حبان نے ان کے بارے میں لکھا:
"ابو ہلال الراسبی ایک سچے شیخ تھے، لیکن وہ بلا قصد بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے، یہاں تک کہ مرسل روایات کو مرفوع بنا دیتے تھے اور انہیں اس کا شعور بھی نہیں ہوتا تھا۔ وہ زیادہ تر اپنی یادداشت سے حدیث بیان کرتے تھے، جس کی وجہ سے ان کی کمزور یادداشت کے باعث ان کی روایات میں منکر احادیث آ گئیں۔"

CamScanner

کیا عبداللہ بن عباس کا کوفہ جانا علی کی تائید کے لیے ثابت ہے؟

زید بن وہب سے منقول ہے طلحہ رضی اللہ اور زبیر بنی اللہ بصرہ تشریف لائے اور سہل بن حنیف کے سامنے معاملہ پیش کیا یہ بات حضرت علی کو پہنچی حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا تھا پس حضرت علی تشریف لائے اور ذی قار مقام میں قیام فرمایا پھر عبد اللہ بن عباس کو کوفہ بھیجا کوفہ والوں نے پس و پیش سے کام لیا

(مصنف ابن ابی شیبہ مترجم جلد 11 کتاب الجمل صفحہ ۷۵۹ ضعیف)

علت نمبر ایک

وقال الفسوی : في حديثه خلل كثير

امام فسوی رحمہ اللہ نے فرمایا ان کی حدیث میں بہت خلل پایا جاتا تھا

(مصنف ابن آبي شيبة تحقيق ابي محمد اسامة بن إبراهيم بن محمد المجلد الثالث عشر صفحہ ۴۳۱)

علت نمبر دو

عمر بن قیس المکی، ضعیف متروک منکر الحدیث کی جرح ہے جرح کے سکین نیچے دیکھیں

CamScanner

المصنف

لابن أبي شيبة

الإمام الحافظ

أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم أبي شيبة العبسي

١٥٩ - ٢٣٥هـ

تحقيق

أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثالث عشر

المغازي - الفتن - الجمل

٣٧٥٥٠ - ٣٨٩٥٧

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

CamScanner

رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَيْسٍ قَالَ: لَمَّا نَادىٰ قَنْبَرٌ مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ. مَرَّ رَجُلٌ عَلَىٰ قِدْرٍ لَنَا وَنَحْنُ نَطْبُخُ فِيهَا فَأَخَذَهَا، فَقُلْنَا: دَعْهَا حَتَّىٰ يَنْضَجَ مَا فِيهَا قَالَ: فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ، ثُمَّ أَخَذَهَا(١).

٣٨٨٤٨- حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُو مُوسَىٰ، وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَىٰ [عَمَّارٍ] وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ، فَقَالاَ: مَا رَأَيْنَا مِنْك مُنْذُ أَسْلَمْت أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إسْرَاعِك فِي هٰذَا الأَمْرِ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْت مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ، عِنْدِي مِنْ إبْطَائِكُمَا، عَنْ هٰذَا الأَمْرِ قَالَ: فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً، وَخَرَجُوا إلَى الصَّلاَةِ جَمِيعًا(٢). ٢٨٧/١٥

٣٨٨٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابن عَوْنٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَىٰ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ الخُزَاعِيُّ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَعْذِرْنِي عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّمَا مَنَعَنِي مِنْ يَوْمِ الجَمَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَقَالَ الحَسَنُ: لَقَدْ رَأَيْته حِينَ اشْتَدَّ القِتَالُ يَلُوذُ بِي وَيَقُولُ: يَا حَسَنُ، لَوَدِدْت أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا بِعِشْرِينَ حِجَّةً(٣).

٣٨٨٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد العَدَوِيِّ قَالَ: قُتِلَ مِنَّا يَوْمَ الجَمَلِ خَمْسُونَ رَجُلاً حَوْلَ الجَمَلِ قَدْ قَرءوا القُرْآنَ.

٢- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي صِفِّينَ

٣٨٨٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا [يَزِيْدُ](٤) بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ

---

(١) في إسناده زيد بن وهب أثنىٰ عليه الأعمش، ووثقه ابن معين، وقال الفسوىٰ: في حديثه في حديثه خلل كثير.

(٢) أخرجه البخاري: ٥٨/١٣.

(٣) إسناده مرسل. أبو الضحي لم يدرك هٰذِه الواقعة.

(٤) كذا في الأصول، وفي المطبوع: [زيد] خطأ، أنظر ترجمة يزيد بن عبد العزيز بن سياه من «التهذيب».

CamScanner

تهذيب الكمال في أسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزي

٦٥٤ - ٧٤٢ هـ

المجلد الحادي والعشرون

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

مؤسسة الرسالة

CamScanner

تُصدِّقني بما سَمِعتُ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ؟ فقال سلمانُ: إن رسولَ الله ﷺ كان يغضبُ، فيقولُ في الغضبِ لأُناسٍ من أصحابه ويَرْضى فيقولُ في الرِّضى لأناسٍ من أصحابِه، أما تَنْتَهي حتَّىٰ تُورث رجالاً حبَّ رجالٍ ورجالاً بغضَ رجالٍ حتَّىٰ تُوقِعَ اختلافاً وفُرقة، ولقد علمتَ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ خطبَ، فقالَ: «أيُّما رجلٍ من أمتي سَبَبْتُه سَبَّةً أو لعنتُه لعنةً فاجعلها عليهِ صلاةً يومَ القيامةِ. والله لتَنْتَهِيَنَّ أو لأكتُبن فيكَ إلى عمرَ».

رواه أبو داود[1] عن أحمد بن يونس، فوافقناه فيه بعلو.

ورواه البُخاريُّ[2] من وجه آخر عن مِسْعَر، عنه، بمعناه يزيد وينقص.

٤٢٩٧ - ق: عمر[3] بن قيس المكيُّ، أبو حفص المعروف

---

(١) أبو داود (٤٦٥٩).

(٢) الأدب المفرد (٢٣٤).

(٣) طبقات ابن سعد: ٤٨٧/٥، وتاريخ الدوري: ٤٣٣/٢، وابن طهمان، الترجمة ١٨٥، وتاريخ البخاري الكبير: ٦/الترجمة ٢١٢٢، وتاريخه الصغير: ١٦٤/٢، ١٦٥، وضعفاؤه الصغير، الترجمة ٢٤٩، وأحوال الرجال للجوزجاني، الترجمة ٢٦٠، والكنى لمسلم، الورقة ٢١، وأبو زرعة الرازي ٦٣٩، والمعرفة ليعقوب: ٢٦/٢، ١٩٥، و٤١/٣، ٥٤. وتاريخ أبي زرعة الدمشقي: ٥١٣، ٥١٤، وضعفاء النسائي، الترجمة ٤٦٠، وضعفاء العقيلي، الورقة ١٤٤، والجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣، والمجروحين ولابن حبان: ٨٥/٢، والكامل لابن عدي: ٢/الورقة ١٩٠، وكشف الأستار حديث رقم ٢٢٢٧، وضعفاء الدارقطني، الترجمة ٣٧٨، وسننه: ١٦٤/١، وعلله: ٤/الورقة ١٦١، وضعفاء أبي نعيم، الترجمة ١٤٦، وضعفاء ابن الجوزي، الورقة ١١٥، والكاشف: ٢/الترجمة ٤١٦٥، وديوان

ومـوسىٰ بن هلال البَصْريُّ، والهِقْل بن زياد، والوليد بن سَلَمة الطَّبَرانيُّ، ويحيىٰ بن راشد.

قال عليّ بن المديني[1]،عن يحيىٰ بن سعيد القطّان: كنتُ ليلة قاعداً في المسجد الحرام وهو يُحدّث، وماحَفل به يحيىٰ، قال: فسمعته يحدث عن عطاء عن عبيد بن عُمير، عن عمر في دِيَة اليَهُودي والنَّصرانيّ وعجائب.

وقال أبو طالب[2]، عن أحمد بن حنبل: متروكُ الحديث، ليس يسوى حديثه شيئاً، لم يكن حديثه بصحيح، أحاديثه بواطيل[3].

وقال عباس الدُّوريّ[4]، وأبو بكر بن أبي خيثمة[5] عن يحيى ابن مَعين: ضعيف الحديث[6].

---

(١) الجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣، وانظر تاريخ البخاري الكبير: ٦/الترجمة ٢١٢٢.

(٢) الجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣، وفيه: «متروك الحديث لم يكن حديثه بصحيح» فقط.

(٣) وكذلك قال عبدالله بن أحمد عن أبيه (الكامل لابن عدي: ٢/الورقة ١٩٠).

(٤) تاريخه: ٢/٤٣٣.

(٥) الجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣.

(٦) وقال ابن طهمان عن يحيىٰ بن معين: كذاب (الترجمة ١٨٥). وقال ابن الجنيد عنه: ليس بشيء (سؤالاته، الورقة ٥٥). وقال معاوية بن صالح سمعت يحيىٰ يقول: عمر بن قيس أخو حميد بن قيس ضعيف. وفي موضع آخر: ليس بشيء لا يُروىٰ عنه (ضعفاء العقيلي، الورقة ١٤٥)، وقال أحمد بن أبي يحيىٰ سمعت يحيىٰ بن معين يقول: عمر بن قيس سندل ليس بشيء (الكامل لابن عدي: ٢/الورقة ١٩٠) وقال =

وقال عمرو بن علي[1]، والنسائي[2]: متروك الحديث.

وقال البخاري[3]: منكر الحديث[4].

وقال أبو عبيدالآجري: سألت أبا داود عن سَنْدل فوهّاه، وقال: متروك.

وقال إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني[5]: ساقط.

وقال أبو زرعة[6]: لَيِّن الحديث[7].

وقال أبو حاتم[8]: ضعيفُ الحديث، متروكُ الحديث، مُنكر الحديث.

وقال ابن حِبّان[9] كان فيه دعابة يروي عن الثِّقات مالا يشبه حديث الأثبات[10].

= المفضل بن غسان الغلابي: سمعت يحيى بن معين قال: سندل بن قيس أخو حميد بن قيس ليس بشيء» (ضعفاء العقيلي، الورقة ١٤٥).

(١) والجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣.

(٢) ضعفاؤه الترجمة ٤٦٠.

(٣) تاريخه الكبير: ٦/الترجمة ٢١٢٢.

(٤) في نسخة ابن المهندس: «متروك الحديث» خطأ.

(٥) أحوال الرجال، الترجمة ٢٦٠.

(٦) الجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣.

(٧) وذكره أبو زرعة في كتاب «أسامي الضعفاء». (أبو زرعة الرازي: ٦٣٩).

(٨) الجرح والتعديل: ٦/الترجمة ٧٠٣، وليس فيه «منكر الحديث».

(٩) المجروحين: ٢/٨٥.

(١٠) وقال ابن سعد: كان فيه بذاء وتسرع إلى الناس فأمسكوا عن حديثه والقوه، وهو ضعيف في حديثه ليس بشيء. (طبقاته: ٧/٤٨٧). وذكره يعقوب بن سفيان في باب من يرغب عن الرواية عنه (المعرفة والتاريخ: ٣/٤١). وقال في موضع آخر: مكي لايكتب حديثه (المعرفة والتاريخ: ٣/٥٤). وقال أبو زرعة الدمشقي: وعمر بن قيس=

40

کیا صحیح بخاری حدیث نمبر 3610 سے علی کا لشکر بہترین لشکر ثابت ہوتا ہے ؟

یہ لوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج سے) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور انہوں نے اس شخص کو تلاش کرایا (جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بتلایا تھا) آخر وہ لایا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے ہوئے اوصاف کے مطابق تھا۔

اگر ان سے مراد علی خلاف بغاوت لیتے تو جان لو یہ ہی لوگ پہلے عثمان رضی اللہ عنہ خلاف بغاوت کرکے ان کو شہید کرچکے ہیں

شارح شیخ الاسلام ڈاکٹر قاسم العثمانی

اس روایت میں بغاوت کرنے والوں سے مراد قاتلین عثمان تھے جنھوں نے ان کے خلاف بغاوت کی اور قتل کیا پھر علی رضی اللہ عنہ کی بیعت لوگوں سے تلوار کے زور پر کروائی بہترین جماعت سے بغاوت کریں یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغاوت کریںس کئے کیونکہ ان کے گروہ میں صحابہ کرام اور نیک لوگ تھے جن کو عثمانی کہا جاتا ہے اور جو ان کے خلاف ہے دیگر علاقوں کے اباش باغی لوگوں کا مراد جنھوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغاوت کی اور ان کو شہید کیا اگر بل فرض علی رضی اللہ عنہ کا گروہ تسلیم کر لیا جائے تو یہ حقیقت کے خلاف ہے جیسے کے تمام تاریخ روایات صحیح ہم کو بتائی ان کا گڑوہ بدترین گروہ قاتلین عثمان کا تھا اور ان آپ میں بغاوت کرنا یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تم کبھی اکٹھے ہو کر نہیں رہو کے کچھ علی ساتھ رہے گئے کچھ نہروان میں دوسری طرف چلے گئے کیونکہ خوارج جمل اور صفین میں علی ساتھ تھے اور ان کو امیر المومنین کہتے تھے باقی صحابی رسول ابو سعید خدری کا اپنا اجتہاد تھا لیکن حقیقت یہ ہی ہے جو ہم نے بیان کر دی ہم اپنی کتاب کی جلد اول میں بتا چکے شاید بیعت کرنے 3 یا 4 صحابہ کی بیعت بمشکل ثابت ہو یہاں اگر جنگ میں ساتھ شریک ہونے سے بیعت مراد تو صفین میں 10 ہزار اصحاب میں سے 30 کا شامل ہونا دونوں لشکروں میں بتاتا 9 ہزار 9 سو 75 سے زیادہ صحابہ نے بیعت ہی نہیں کی تھی کیونکہ وہ شامل نہیں ہو پائے حوالہ جات کے لیے سلین دیکھیں

CS CamScanner

وقد بيّن كل من طلحة بن عبيد الله التيمي ؛ والزبير بن العوام ـ وهما من العشرة المبشرة بالجنة ـ أنهما بايعا مكرهين تحت تهديد من قتلة عثمان [1] ؛ ولم

حضرت طلحہ بن عبید اللہ تیمی اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما – جو عشرہ مبشرہ (یعنی جنہیں دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی گئی) میں سے ہیں – دونوں نے واضح کیا کہ انہوں نے (حضرت علیؓ کی) بیعت مجبوری اور دباؤ کے تحت کی تھی، کیونکہ قاتلانِ عثمان کا دباؤ اور دھمکی تھی۔ اور وہ اس طریقے سے راضی نہ تھے جس کے ذریعے بیعت ہوئی، کیونکہ یہ مشورہ اہلِ شوریٰ سے ہٹ کر اور ایسے حالات میں ہوئی جس میں تشدد اور اختلاف کا غلبہ تھا۔"

١) بن أبي شيبة : المصنف ١١ : ١٠٧ و ١٥ : ٢٦١ بإسناد صحيح ، والبلاذري : أنساب الأشراف ٢ : ٥٣٧ ب .

@ RAYEN UMMAYAD

يكونا راضيين عن الطريقة التي تمت بها بعيداً عن أهل الشورى ، وفي ظروف يسود فيها العنف والاختلاف .

وجنح عبد الله بن عمر [1] الى اعتزال الأحداث ، وكذلك أسامة بن زيد وقال

لعلي : « لو ... لكن هذا أمر

لم أره » [2] ؛ ... ن صيفي وقال

لعلي : « إن ... بين المسلمين

أن أتخذ سيف ... آخرون [7] فلم

يبايعوا لأحد ... بايعوا علياً :

وتبعهم الناس

وكان ... ت أبا موسى

الأشعري على

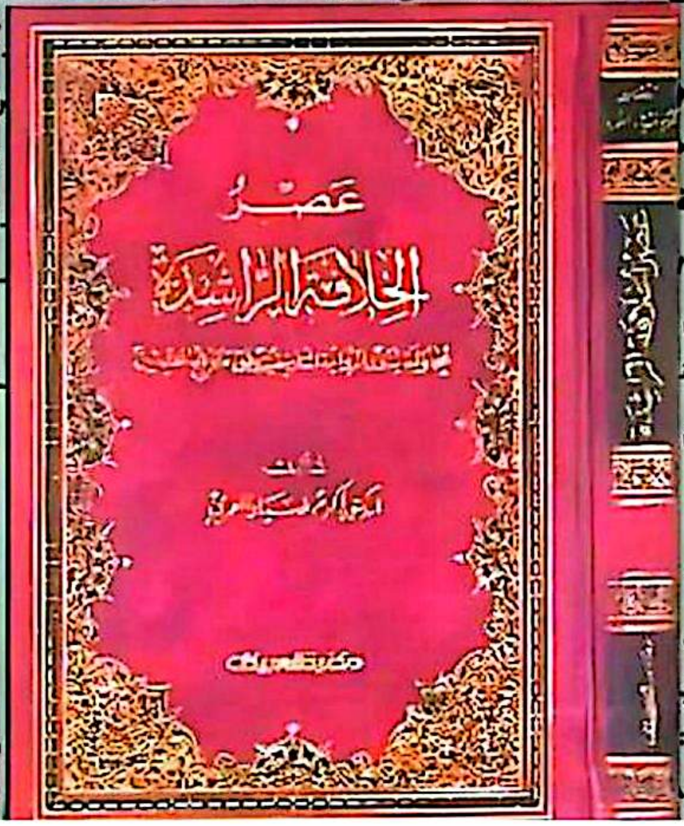

١) ابن أبي

٢) البخاري

٣) أحمد : ... العنبر ١ :

١٠٥ ... (الألباني :

CamScanner
CamScanner
CamScanner

المصنف

للإمام الحافظ أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم
ابن أبي شيبة
١٥٩ – ٢٣٥هـ

تقديم
فضيلة الشيخ/ د. سعد بن عبد الله آل حميد

تحقيق
حمد بن عبد الله الجمعة   محمد بن إبراهيم اللحيدان

الجزء الثالث عشر

الأوائل - المغازي

٣٦٧٤٤ - ٣٨١٠٥

مكتبة الرشد
ناشرون

اظهار التشكيل

ترقيم عوامة: 37038 ترقيم الشثرى: -- 38634

محقق سعد الشثري

٣٨٦٣٤ - حدثنا ابن إدريس عن حصين عن ميسرة ابي جميلة قال: إن اول يوم تكلمت فيه الخوارج يوم الجمل.

اردو ترجمہ

حضرت میسرہ ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے سب سے پہلے جنگ جمل کے دن بات کی تھی۔ [مصنف ابن ابي شيبه/كتاب الأوائل/ حديث: 38634]

تخريج الحديث: (مصنف ابن ابی شیبہ: ترقیم سعد الشثري 38634، ترقیم محمد عوامة 37038)

٣٦٨٩٤ - ... عن
عبيد الله بن عبدالله ... سورة
نزلت جميعاً؟ قلت ... صر:
١] » قال: « صدق ...
٣٦٨٩٥ - ... ثمع
قال: حدثني الزُّهري ... سول
الله ﷺ، وكان أول ... » .
٣٦٨٩٦ - ... حاق
عن البراء قال: « ... م في
الكلالة﴾ [النساء: ...
١٠٤/١٤ ٣٦٨٩٧ - ... / آية
أُنزلت: ﴿واتقوا يو...
٣٦٨٩٨ - ... طية
العَوْفي قال: « آخر اية انزلت : ﴿واتقوا يوما ترجعون فيه إلى الله﴾ الآية [البقرة: ٢٨١].

٣٦٨٩٩ - حدثنا ابن إدريس عن حُصين عن مَيْسرة أبي جَميلة قال: « إن أول يوم تَكَلّمت فيه الخوارج: يوم الجمل » .

٣٦٩٠٠ - حدثنا عبدالرحيم عن أشعث بن سَوّار عن ابن سيرين قال: «إن أول من طبخ الطِّلاء[٢] حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه: عمر بن الخطاب».

---

(١) أي: امرأته.

(٢) ضرب من الأشربة، قد يسكر إذا ترك . قال ابن الأثير: « الشراب المطبوخ من=

CamScanner
CamScanner

١٣٤٩ – حُصَين بن عبد الرحمن السُّلَمِىّ ، أبو الهذيل الكوفى ، ابن عم منصور بن المُعْتَمِر : روى عن جابر بن سَمُرة ، وعُمَارة بن رُوَيْبَة ، وأبى وائل ، وسعيد بن جبير ، والشعبى ، وخلق . وعنه «فه » ، وزائدة ، وشعبة ، والثورى ، وهشام ، وابن إدريس ، وخلق . قال أحمد : هو الثقة المأمون ، من كِبَار أصحاب الحديث . وقال العجلى : كوفى ثقة ، ثبت . وقال أبو حاتم : صدوق ثقة . وفى آخر عمره ساء حفظه . وقال غيره : مات سنة ست وثلاثين ومائة ، وله ثلاث وتسعون سنة (فع . فه . أ . خ . م . ٤ .)

١٣٥٠ – حُـصَـين بن عقبة الفَزَارِىّ ، أخو زيد : روى عن على ، وابن مسعود ، وسلمان ، والمغيرة بن شعبة . وعنه ابنه مالك ، وصالح بن خَبَّاب ، وغيرهما . وثقه ابن حبان . (أ)

١٣٤٩ – التقريب (١٣٦٩) وفيه : ثقة ، تغير حفظه فى الآخر ، من الخامسة .
– تهذيب الكمال رقم (١٣٥٨) .
● حصين بن عبد الرحمن الحارثى : كوفى ، عن الشعبى / تميز .
● حصين بن عبد الرحمن النخعى : كوفى ، عن الشعبى قوله / تميز .
● حصين بن عبد الرحمن الجعفى : كوفى ، عن عبد الله بن زيد العابدين تميز
وقد أجمل ابن حجر من يسمى حصين بن عبد الرحمن تميزًا فقال :
الأول : **الحارثى** الكوفى ، روى عن الشعبى . مقبول . من السادسة . مات سنة تسع وثلاثين .
الثانى : **الجعفى** . أخو إسماعيل . كوفى أيضًا . من السابعة . مجهول .
الثالث : **الأنصارى** اسم جده أسعد بن زرارة . مقبول . من السابعة .
الرابع : **الشيبانى** . مقبول . من السابعة أيضًا .
الخامس : **النخعى** ، أخو مسلم يروى عن الشعبى أيضًا . مجهول . من السابعة .
السادس : **الهاشمى** . مجهول ، من السابعة .
السابع : **أشجعى** ، صوابه حسين بالسين ، وقد تقدم .
(التقريب . أرقام ١٣٧٠ – ١٣٧٥) و(تهذيب الكمال . أرقام ١٣٥٩ – ١٣٦١)
١٣٥٠ – التقريب (١٣٧٧) وفيه : صدوق . من الثالثة . / بى ق .
– والإكمال رقم (١٦٧) . تهذيب الكمال رقم (١٣٦٦) .

كتاب التذكرة
بمعرفة رجال الكتب العشرة
لأبى المحاسن محمد بن على العلوى الحسينى
٧١٥ – ٧٦٥هـ

CamScanner
CamScanner

شيخ، فقال أبو يوسف ونظر إلى الشيخ لو أن فيك موضع أدب لأوجعتك. فأمر به إلى الحبس، وضرب الأحول، وطوف به.

[372] وقال ابن أبي حاتم الحافظ: ثنا أحمد بن محمد بن مسلم، نا علي بن الحسن الكراعي، قال: قال أبو يوسف: ناظرت أبا حنيفة ستة أشهر، فاتفق رأينا على، أن من قال: القرآن مخلوق، فهو كافر.

[373] وقال بشار الخفاف سمعت أبا يوسف، يقول: من قال القرآن مخلوق ففرض منابذته.

25- عبد الله بن إدريس[1] أحد الأعلام (. . . . - 192هـ):

(1) عبد الله بن إدريس (عليه السلام) بن يزيد بن عبد الرحمن، الإمام الحافظ المقرئ القدوة، شيخ الإسلام، أبو محمد الأودي الكوفي.

ولد سنة عشرين ومائة.

وحدث عن أبيه، وحصين بن عبدالرحمن، وسهيل بن أبي صالح، وهشام بن عروة، وأبي إسحاق الشيباني، وسليمان الأعمش، وإسماعيل بن أبي خالد، وابن جريج، ومسعر، وسفيان، والحسن بن عبيد الله، وأبي مالك الأشجعي، والمختار بن فلفل، وبريد بن، عبد الله بن أبي بردة، وعاصم بن كليب، وليث بن أبي سليم، ويزيد بن أبي زياد، وابن، عجلان، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وابن إسحاق، وخلق، وتلا على نافع، وكان من أئمة الدين.

حدث عنه: مالك، وهو من مشايخه، وابن المبارك، ويحيى بن آدم، وأحمد بن حنبل، ويحيى بن معين، وأبو بكر وعثمان ابنا أبي شيبة، وهناد، وأبو كريب، وأبو سعيد الأشج، والحسن بن عرفة، وأحمد بن عبد الجبار العطاردي، وخلق كثير، وقد أقدمه الرشيد بغداد ليوليه قضاء الكوفة، فامتنع.

قال بشر بن الحارث: ما شرب أحد ماء الفرات فسلم إلا عبد الله بن إدريس.

وقال أحمد بن حنبل: كان بن إدريس نسيج وحده.

قال يعقوب بن شيبة: كان عابدا فاضلا، كان يسلك في كثير من فتياه ومذاهبه مسالك أهل المدينة، يخالف الكوفيين، وكان بينه وبين مالك صداقة، ثم قال: وقد قيل: إن جميع ما يرويه مالك في "الموطأ" فيقول: بلغني عن عليّ ﷺ أنه سمعه من ابن إدريس.

قال أبو حاتم: هو حجة إمام من أئمة المسلمين.

وقيل: لم يكن بالكوفة أحد أعبد لله من ابن إدريس.

قال ابن عرفة: لم أر بالكوفة أفضل منه، أبو داود، عن إسحاق بن إبراهيم، عن الكسائي قال: قال لي هارون الرشيد من أقرأ الناس؟ فقلت: عبد الله بن إدريس. =

العلو للعلي الغفار

في إيضاح صحيح الأخبار وسقيمها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ

شمس الدين محمد بن أحمد بن قايماز الذهبي

المتوفى ٧٤٨ سنة

تحقيق

محمد العزازي

دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKI
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان
Est. by Mohammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

CamScanner
CamScanner

الأَشْجَعيُّ الكُوفيُّ.

روى عن: سعيد بن المُسَيِّب (فق)، وسَلْمان أبي حازم الأَشْجَعيِّ (خ م س)، وعِكرمة مولى ابن عَبَّاس، وأبي عُثْمان النَّهْديِّ.

روى عنه: أَسْباط بن نَصْر الهَمْدانيُّ، وزائِدة بن قُدامة (خ م س)، وزُهير بن معاوية الجُعْفيُّ (فق)، وسُفيان الثَّوريُّ (خ س)، وأبو داود عيسى بن مُسْلم الطُّهَويُّ.

قال أبو زُرْعة[1]: ثقةٌ.

وذكرهُ ابنُ حِبَّان في كتاب «الثِّقات»[2].

روى له البُخاريُّ، ومسلم، والنَّسائيُّ، وابنُ ماجة في «التَّفسير».

٦٣٢٨ - د تم س ق: مَيْسَـرة[3] بنُ يَعْقُـوب، أبـو جَمِيلة

= ونهاية السول، الورقة ٣٩٥، وتهذيب التهذيب: ١٠/٣٨٦، والتقريب: ٢/٢٩١، وخلاصة الخزرجي: ٣/الترجمة ٧٣٤٣.

(١) الجرح والتعديل: ٨/الترجمة ١١٥٣.

(٢) ٧/٤٨٤. وقال ابن الجنيد: سمعت يحيى يقول: هو كوفي ثقة. (سؤالاته، الترجمة ٤٦٨). وقال ابن حجر في «التقريب»: ثقة.

(٣) طبقات ابن سعد: ٦/٢٢٤، وعلل أحمد: ٢/٢٦٦، وتاريخ البخاري الكبير: ٧/الترجمة ١٦٠٧، والكنى لمسلم، الورقة ١٩، والجرح والتعديل: ٨/الترجمة ١١٤٣، وثقات ابن حبان: ٥/٤٢٧، والكاشف: ٣/الترجمة ٥٨٥١، وتذهيب التهذيب: ٤/الورقة ٨٦، وتاريخ الإسلام: ٤/٧٣، ومعرفة التابعين، الورقة ٤١، ونهاية السول، الورقة ٣٩٥، وتهذيب التهذيب: ١٠/٣٨٧، والتقريب: ٢/٢٩١، وخلاصة الخزرجي: ٣/الترجمة ٧٣٤٤.

الطُّهَويُّ الكوفيُّ، وكان صاحب راية عليّ.

روى عن: الحَسن بن عليّ بن أبي طالب، وعثمان بن عفَّان، وعليّ بن أبي طالب (د تم س).

روى عنه: حُصَيْن بن عبدالرَّحمان السُّلَميُّ، وابنُه عبدالله بن أبي جَمِيلة الطُّهَـويُّ (عس)، وعبدالأَعْلى بن عامر الثَّعْلبيُّ (د تم س ق)، وعَطاء بن السَّائب، وأبو جَناب الكَلْبيُّ.

ذكرهُ ابنُ حِبَّان في كتاب «الثِّقات»[1].

روى له أبو داود، والتِّرمذيُّ في «ال...

ماجة.

تهذيب الكمال في أسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزي

٦٥٤-٧٤٢هـ

المجلد التاسع والعشرون

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

مؤسسة الرسالة

أخبرنا أبو الفَرَج بن قُدامة، وأبو ال... الغَنائم بن عَلاَّن، وأحمد بن شَيْبان، ق... أخبرنا ابن الحُصَيْن، قال: أخبرنا ابن... القَطِيعيُّ، قال[2]: حدثنا عبدالله بن أحمد... محمد بن بَكَّار مولى بني هاشم، وأبو... حدثنا أبو وكيع الجراح بن مَليح، عن... أبي جَمِيلة، عن عليّ وقال أبو الرَّبيع ... جَميلة عن عليّ: قال أرسلني رسولُ الله... لأجلدها الحَدَّ. قال: فوجدتُها في دِمائه... فأخبرتُهُ بذلكَ فقال لي: إذا تَعالَت من

(١) ٥/٤١٧. وقال ابن حجر في «التقريب»: مقبول.

(٢) مسند أحمد: ١/١٣٦.

CamScanner

CamScanner

(حتى)[1] ينثني، ثم يرجع[2] فيقول: لا تلوموني، ولوموا هذا، ثم يعود فيقومه[3].

٢٥٦/١٥ ٤٠٥٦١- (حدثنا)[4] ابن إدريس عن حصين عن ميسرة (أبي)[5] جميلة/ قال: إن أول يوم تكلمت الخوارج يوم الجمل قالوا: ما أحلَّ لنا دماءهم وحرم علينا ذراريهم وأموالهم قال: فقال علي: إن (العيال)[6] مني على الصدر والنحر، ولكم في خمسمائة خمسمائة، جعلتها لكم ما يغنيكم عن العيال[7].

٤٠٥٦٢- حدثنا مح... ش[8] قال:

كانت راية علي سوداء ...

٤٠٥٦٣- حدثنا و... يفة أنه قال

ابنِ ادریس نے حصین سے، انہوں نے میسرہ (ابو جمیلہ) سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں:

"سب سے پہلا دن جب خوارج نے بات کی، وہ جنگِ جمل کا دن تھا۔ انہوں نے کہا: ہمارے لیے ان (مخالفین) کا خون تو حلال کر دیا گیا، لیکن ان کی اولاد اور ان کے مال ہم پر حرام کیوں کیے گئے؟

تو حضرت علیؓ نے فرمایا: بے شک اہل و عیال کا معاملہ (جنگ میں) سینہ و گردن (یعنی قتل و قتال) سے الگ ہے، اور تمہارے لیے ہر ایک کے لیے پانچ سو (درہم) مقرر کر دیے ہیں، میں نے یہ تمہارے لیے رکھ دیے ہیں تاکہ تمہیں اہل و عیال (کے مال لینے) کی ضرورت نہ

(٧) حسن، ميسرة صدوق على الصحيح، أخرجه أبوعروبة في الأوائل (١٧٤).

(٨) في [أ]: (محسن).

(٩) سقط من: [هـ].

(١٠) مجهول؛ لجهالة حريث بن مخش.

(١١) منقطع؛ الزبير بن عدي لا يروي عن حذيفة.

CamScanner
CamScanner

كتاب الأوائل

للإمام الحافظ أبي عروبة الحسين بن أبي معشر
محمد بن مَوْدود الحرّاني
المتوفى سنة ٣١٨ هـ

تحقيق و تعليق
ل بن باني الجبرين المطيري

دار ابن حزم

أول يوم تكلمت فيه الخوارج

١٧٤ ـ حدثنا الحسين بن بحر حدثنا إبراهيم بن الحجاج حدثنا عبدالعزيز بن مسلم عن حصين عن أبي جميلة الطهوي قال:

شهدت علياً يوم الجمل وهو يقول: لا تداقُنّ[1] على جريح، ولا تفتحن[2] باباً، ولا تأخُذُنّ[3] مالاً وذلك أول يوم[4] تكلمت فيه الخوارج.

فقالوا: يا أمير المؤمنين ما نجعل[5] دماءهم أحل لنا من أموالهم وذراريهم.

فقال علي: الذراري هم مني وأنا منهم على [الصدر والنحر][6] وإن لكم في خمس ... [7] ... عن الذراري[8].

للإمام الحافظ أبي عروبة الحسين بن أبي معشر محمد بن مودود الحراني

باب لکھتے یہ وہ پہلا دن تھا جس میں خوارج نے بات کی (یعنی اپنا موقف ظاہر

روایت نقل کرتے میں نے حضرت علیؑ کو جنگِ جمل کے دن دیکھا، وہ فرما رہے تھے:"کوئی دروازہ نہ توڑا جائے، کوئی مال ہرگز نہ لیا جائے، اور کسی زخمی پر (دوبارہ) حملہ نہ کیا جائے، اور کوئی (ایسا) کام نہ کرو جس کے بارے میں تم نے پہلے بات نہ کی ہو۔"پھر (راوی کہتے ہیں) یہی وہ پہلا موقع تھا جب خوارج نے بات کی۔انہوں نے کہا: "اے امیر المؤمنین! ہم ان کے خون کو تو اپنے لیے حلال سمجھیں، لیکن ان کے مال اور اولاد کو کیوں نہیں؟"تو حضرت علیؑ نے فرمایا:"اولاد (اور اہل و عیال) میرے ہی ہیں اور میں ان کا ہوں، (ان کے بارے میں) سینہ و گردن (یعنی قتل و قتال) کا معاملہ نہیں۔ اور تمہارے لیے پانچ سو (درہم) ہیں، میں نے انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیا ہے، جو تمہیں اولاد (کے مال لینے) سے بے نیاز کر دیں گے۔"

ثابت ہوا خارجیوں سے جنگ ام المؤمنین نے کی

---

(١) في الأصل: «يذانن» والمثبت من «م...
(٢) في الأصل: «يفتحن» والمثبت من ال...
(٣) في الأصل: «يؤخذن» والمثبت من ...
(٤) في الأصل: «قوم» وهو خطأ.
(٥) في «محاسن الوسائل»: «تجعل».
(٦) في الأصل: «الحذر» والمثبت من «...
(٧) في «محاسن الوسائل» «خُمس خُمس...
(٨) أخرجه ابن أبي شيبة (١٤/١٠٥) م...
أول يوم تكلمت فيه الخوارج يوم ال...

CamScanner

CamScanner

www.minhajusunat.com

مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: إِنِّي مِمَّنْ …
نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ …
٥٤٧٩، ٦٢٢٠] [مسلم: ٥٠٥٢؛ ا…
ابن ماجه: ٣٢٢٧]

… نیچے بیعت میں موجود تھا، رسول اللہ ﷺ نے
… لیکر پھینکنے سے منع فرمایا۔

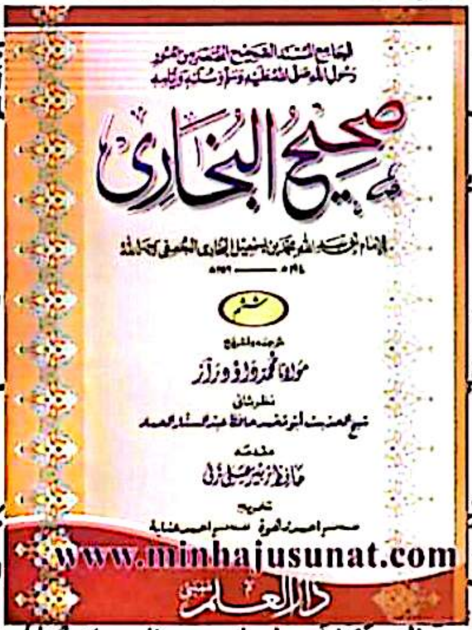

٤٨٤٢ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، …
عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ فِ…
الْمُغْتَسَلِ. [راجع: ٤٨٤١]

… ن نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل
… ں پیشاب کرنے کے متعلق سنا۔ یعنی یہ کہ آپ

٤٨٤٣ـ حَدَّثَنِي، مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ …
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ش…
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. [راجع: ١٣٦٣، ٤١٧١]

… ید نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان
… ن کیا، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلابہ نے
اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے اور وہ (صلح حدیبیہ کے دن) درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔

٤٨٤٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ. فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: اتَّهِمُوْا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ: ((بَلَى)) قَالَ: فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا؟ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا)) فَرَجَعَ

(۴۸۴۴) ہم سے احمد بن اسحاق سلمی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعلی نے، کہا ہم سے عبدالعزیز بن سیاہ نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، کہ میں ابووائل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ (خوارج کے متعلق) پوچھنے کے لئے گیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (جہاں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ ہوئی تھی) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی طرف صلح کے لئے بلائے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ لیکن خوارج نے جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس پر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پہلے اپنا جائزہ لو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے آپ کی مراد اس صلح سے تھی جو مقام حدیبیہ میں نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی اور جنگ کا موقع آتا تو ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ (لیکن صلح کی بات چلی تو ہم نے اس میں بھی صبر وثبات کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتولین جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا ان کے مقتولین

Free downloading facility for DAWAH purpose only

CamScanner
CamScanner

(١٦٠٧١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَهْلِهِ أَسْأَلُهُ عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّهْرَوَانِ فَفِيمَا اسْتَجَابُوا لَهُ وَفِيمَا فَارَقُوهُ وَفِيمَا اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَلَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِأَهْلِ الشَّامِ اعْتَصَمُوا بِتَلٍّ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ وَادْعُهُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَنْ يَأْبَى عَلَيْكَ فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنْ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ أَنَا أَوْلَى بِذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَتْهُ الْخَوَارِجُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ وَسُيُوفُهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا نَنْتَظِرُ بِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ أَلَا نَمْشِي إِلَيْهِمْ بِسُيُوفِنَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا ... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى ... قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ ... رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي أَبَدًا قَالَ فَرَجَعَ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ فَلَمْ يَصْبِرْ ... حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ ... جِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَ... اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ قَالَ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ... يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ

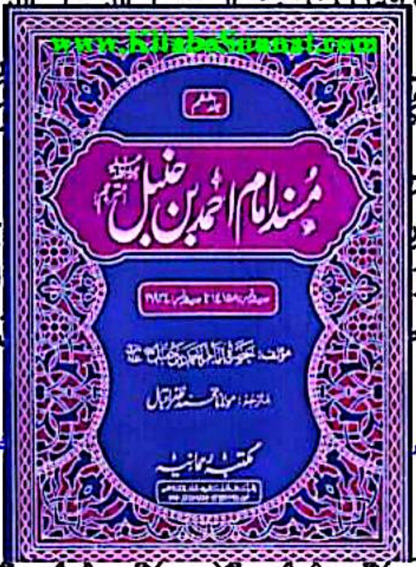

محکم دلائل و بر... ت آن لائن مکتبہ

[صححه البخاری (٤٨٤٤)، ومسلم (١٧٨٥)].

(۱۶۰۷۱) حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابووائل کے پاس ان کے گھر کی مسجد میں آیا تا کہ ان سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ سکوں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ''نہروان'' کے مقام پر قتل کیا تھا، کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کون سی بات مانی؟ کس میں اختلاف کیا؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کس بناء پر ان سے قتال کو جائز سمجھا؟ وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ صفین میں تھے، جب اہل شام کے مقتولین کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی تو وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے، اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ بھیجئے اور انہیں کتاب اللہ کی دعوت دیجئے، وہ آپ کی بات سے کسی صورت انکار نہیں کریں گے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پیغام لے کر آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے، اور یہ آیت پڑھی ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا، وہ انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق اعراض کر کے پشت پھیر لیتا ہے''، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے، میں اس بات کو قبول کرنے کا زیادہ حق دار ہوں، ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے، اس کے بعد خوارج ''جنہیں ہم اس وقت قراء کہتے تھے'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے کندھوں پر تلواریں لٹکائے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! یہ لوگ جو ٹیلے پر ہیں، ان کے متعلق ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا ہم ان پر اپنی تلواریں لے کر حملہ نہ کر دیں یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے؟

اس پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بولے اور کہنے لگے اے لوگو! اپنے آپ کو ہمیشہ صحیح مت سمجھا کرو، ہم نے حدیبیہ کا وہ دن بھی دیکھا ہے جس میں نبی علیہ السلام اور مشرکین کے درمیان صلح ہوئی تھی، اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے، اسی دوران

CamScanner

CamScanner

(۳۹۰۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَتِ الْحُكُومَةُ بِصِفِّينَ وَبَايَنَ الْخَوَارِجُ عَلِيًّا رَجَعُوا مُبَايِنِينَ لَهُ ، وَهُمْ فِي عَسْكَرٍ ، وَعَلِيٌّ فِي عَسْكَرٍ ، حَتَّى دَخَلَ عَلِيٌّ الْكُوفَةَ مَعَ النَّاسِ بِعَسْكَرِهِ ، وَمَضَوْا هُمْ إِلَى حَرُورَاءَ فِي عَسْكَرِهِمْ ، فَبَعَثَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَلَّمَهُمْ فَلَمْ يَقَعْ مِنْهُمْ مَوْقِعًا ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَجْمَعُوا هُمْ وَهُوَ عَلَى الرِّضَا ، فَرَجَعُوا حَتَّى دَخَلُوا الْكُوفَةَ عَلَى الرِّضَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ ، فَأَقَامُوا يَوْمَيْنِ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ رَجَعْتَ لَهُمْ عَنْ كُفْرِةٍ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ وَالْجُمُعَةُ صَعِدَ عَلَى ... فَخَطَبَ ، فَذَكَرَهُمْ وَمُبَايَنَتَهُمَ النَّاسَ وَأَمْرَهُمَ الَّذِي فَارَقُوهُ فِيهِ ، فَعَا... عَنِ الْمِنْبَرِ تَنَادَوْا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : ... هَكَذَا يُسَكِّنُهُمْ بِالإِشَارَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاضِ... لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

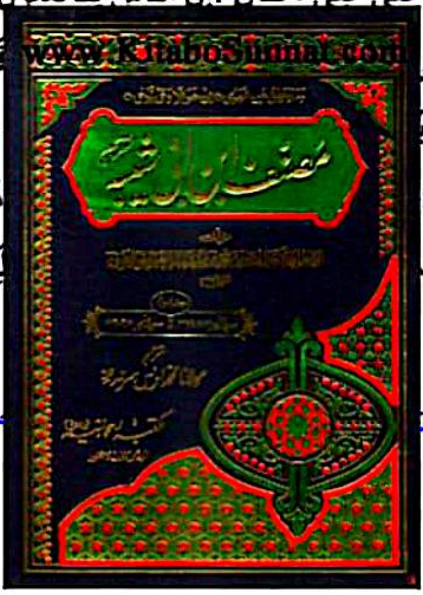

محکم دلائل و براہین ... مفت آن لائن مکتبہ

(۳۹۰۵۵) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ جب حکومت صفین میں تھی، اور خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو خوارج ایک لشکر میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے لشکر میں تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ کوفہ واپس آ گئے اور وہ اپنے لشکر میں حروراء چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا لیکن انہوں نے کوئی گنجائش نہ پائی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو کے لئے تشریف لئے گئے اور ان سے بات چیت ہوئی اور سب آپس میں راضی ہو گئے۔ اور کوفہ واپس آ گئے۔ یہ رضا مندی دو یا تین دن قائم رہی۔

پھر اشعث بن قیس آئے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ لوگ کہہ رہے کہ آپ نے ان سے ان کے کفر کے باوجود رجوع کر لیا۔ اگلے دن یا جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور خطبہ میں انہیں نصیحت فرمائی۔ لوگوں سے ان کے الگ ہونے کا تذکرہ کیا، جس چیز میں انہوں نے مفارقت کی اس کا انہیں حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی اور ان کے طریقہ کار کی مذمت فرمائی۔ جب وہ منبر سے نیچے تشریف لائے تو مسجد کے کونوں سے آوازیں آنے لگیں کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر منبر پر انہیں ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا۔ اتنے میں خارجیوں کا ایک آدمی اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ کر یہ آیت پڑھتے ہوئے آیا ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾۔

CamScanner
CamScanner

هذا الرجل، هل خرج موجب

.

يبين تحامل الشهرستاني في هذا — الرد عليه

ولم

(٢):

نص

فأما

هذا

غير

منهاج السنة النبوية
في نقض كلام الشيعة القدرية
لابن تيمية
أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم
تحقيق
الدكتور محمد رشاد سالم
الجزء السادس
١٤٠٦ - ١٩٨٦

اور اس بات کے باطل اور فاسد ہونے کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ:
"یہ کہا جائے کہ علی کی خلافت پر پہلے اتفاق ہو گیا تھا اور ان کی بیعت مکمل ہو گئی تھی،
حالانکہ یہ معلوم بات ہے کہ بہت سے مسلمانوں نے علی کی بیعت کی ہی نہیں تھی —
حتیٰ کہ مدینہ اور مکہ کے بہت سے لوگ، جنہوں نے علی کو خود دیکھا، انہوں نے بھی بیعت نہیں کی۔
پھر ان لوگوں کا کیا کہنا جو دور دراز علاقوں میں تھے، جیسے شام، مصر، مغرب (مراکش)، عراق اور خراسان (ایران و وسطی ایشیا) کے لوگ!"

الشيعة.

ومما يبين فساد هذا الكلام قوله: «إن الاختلاف وقع في زمن عليّ بعد الاتفاق عليه وعقد البيعة له». ومن المعلوم أن / كثيراً من المسلمين لم يكونوا بايعوه، حتى كثير من أهل المدينة ومكة الذين رأوه لم يكونوا بايعوه، دع الذين كانوا بعيدين، كأهل الشام ومصر والمغرب والعراق وخراسان. ٣/ ٢٤١

وكيف يقال مثل هذا في بيعة عليّ، ولا يقال في بيعة عثمان التي(٤) اجتمع عليها المسلمون كلهم ولم يتنازع فيها اثنان؟

(١) ن: موجب الفقيه؛ م: من حب الفتنة.
(٢) أي الشهرستاني في الملل والنحل ١/ ٣٣.
(٣) نص كلام الشهرستاني: «كان عليّ رضي الله عنه مع الحق والحق معه».
(٤) ن: الذي.

CamScanner
CamScanner
CamScanner

المكتبة الفلسفية

كتاب الإرشاد

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمين الجويني

(٤١٩-٤٧٨هـ)

ضبط وتحقيق

الأستاذ الدكتور
أحمد عبد الرحيم السايح

المستشار
توفيق علي وهبة

الناشر
مكتبة الثقافة الدينية

CamScanner

وتتعارض الظنون في عثمان وعلي، وقد روي عن علي رضي الله عنه أنه قال: خير الناس بعد نبيهم أبو بكر، ثم عمر، ثم الله أعلم بخيرهم بعدهما. فهذا هو قوله أبديناه مجانبًا للتقليد، جاريًا على الحق الواضح.

فصل

[في قتل عثمان مظلومًا]

قتل عثمان بن عفان رضي الله عنه ظلمًا، إذ كان إمامًا، وموجبات القتل مضبوطة عند العلماء، ولم يجر عليه منها ما يوجب قتله، ثم تولى قتله، همج، ورعاع، وأشابة من كل أوب، وأخياف من سفلة الأطراف كالتجيبي، والأشتر النخعي، وأراذلة من خزاعة، ومن يستحق القتل، فليس إلى هؤلاء قتله، فلا يشك فيه أنه قتل مظلومًا.

فصل

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ناحق قتل کیا گیا، کیونکہ وہ (اس وقت) مسلمانوں کے امام (خلیفہ) تھے، اور قتل کے جو شرعی اسباب علماء کے ہاں مقرر ہیں، ان میں سے کوئی سبب ان پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ پھر ان کا قتل ان جاہل اور بے شعور لوگوں نے کیا جو ہر طرف سے جمع ہوئے تھے — یعنی مختلف علاقوں کے آوارہ، کمینے اور ذلیل لوگ۔ جیسے تجیبی، اشتر نخعی، خزعہ کے بعض بدکردار افراد، اور ایسے لوگ جن کا خود قتل واجب تھا۔ پس جو بھی واقعی قتل کا مستحق ہوتا ہے، اسے بھی ان جیسے لوگوں کے ہاتھوں قتل نہیں کیا جانا چاہیے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلومانہ طور پر قتل کیے گئے۔

CamScanner

فرمان نبوی ﷺ

تم لوگ میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرنا، عمار کے طریقے کو اپنانا اور عبداللہ بن مسعود کی تصدیق کرنا

جامع ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحدیث 3799 عن حذیفہ

حضرت معاویہؓ پر کیے جانے والے مرکزی اعتراض کا علمی جواب

قاتلِ عمارؓ کون؟

احادیث کی روشنی میں تحقیقی نظر

مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

ادارۃ النعمان

Mufti Abdul Wahid Qureshi

+92-333-998-7709

بڑی جماعت نے کھڑے ہو کر کہا ہم سب قاتلین عثمان ہیں، جو چاہے ہم سے بدلہ لے کر دکھائے، تو اس جواب پر یہ دو صحابہ رضی اللہ عنہما جنگ صفین سے لاتعلق ہو گئے۔

حیدری لشکر میں قاتلین عثمان کی موجودگی کا دوسرا ثبوت

حضرت امام محب الدین خطیب رحمہ اللہ (وفات:1389ھ) تحریر فرماتے ہیں:

وُجُودُ قَتَلَةِ عُثْمَانَ فِي مُعَسْكَرِ عَلِيٍّ حَقِيقَةٌ لَا يُمَارِي أَحَدٌ فِيهَا بَلْ إِنَّ الْأَشْتَرَ وَهُوَ مِنْ رُؤُوسِ الْبُغَاةِ عَلَى عُثْمَانَ كَانَ أَكْبَرَ مُسْعِرٍ لِلْحَرْبِ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِينَ فِي مُعَسْكَرِ عَلِيٍّ وَالَّذِينَ فِي مُعَسْكَرِ مُعَاوِيَةَ۔[1]

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجودگی سے کوئی (محقق) اختلاف نہیں کرتا بلکہ اشتر نخعی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کرنے والوں کا سرغنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ کروانے والا تھا۔

1) (حاشیۃ) العواصم من القواصم في تحقيق مواقف الصحابة، عاصمة عود إلى موقف علي، ص:164، 170، ط: وزارة الشؤون الإسلامية السعودية

CamScanner

www.KitaboSunnat.com

اَلعَواصِمُ مِنَ القَواصِمِ

فِی تحقیقِ مَواقِفِ الصَّحَابَۃِ بَعْدَ وَفَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تالیف
قاضی ابوبکر ابن العربی

تعلیق
علامہ محبُّ الدین خطیبؒ

ترجمہ
مولانا محمد سلیمان کیلانی

تحشیہ
خالد گھرجاکھی

طباعت دوم ۱۹۸۳ء

ناشر

ادارہ احیاء السنۃ ـ گھرجاکھ ـ ضلع گوجرانوالہ
(پاکستان)

www.k

عَاصِمَۃٌ

اور یہ جو ان میں جنگ ہوئی تھی وہ تو قطعی معلوم ہے اور اس کا اس سبب سے ہونا بھی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس معاملہ میں حق حضرت علیؓ کی طرف تھا۔ کیونکہ حق کا مطالبہ کرنے والے کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے اور اگر مدعی کو قاضی پر شک ہو تو اس سے یہ جائز نہیں ہو جاتا کہ اس کے خلاف بغاوت کرے بلکہ حق کا اس سے مطالبہ کرے۔ اگر فیصلہ اس کے حق میں ہو جائے تو فبہا ورنہ خاموش رہے اور صبر کرے کتنے ہی ایسے حق ہیں جن کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور اگر قاضی بے دین ہو تو پھر اس کے خلاف بغاوت ہو سکتی ہے۔ پھر اس کے لیے دنیا اور آخرت میں ایک عذر ہو گا[1]

---

[1] حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا حضرت علیؓ کے لشکر میں موجود ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اشتر نخعی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا سرغنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے خلاف سب سے زیادہ جنگ کی آگ بھڑکانے والا تھا یہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھا۔ جب حضرت علیؓ نے امیر معاویہ اور ان کے ساتھی صحابہ اور تابعین سے بیعت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے حضرت علیؓ سے مطالبہ کیا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر حد پوری کر دیا ان کو ہمارے سپرد کر دو ہم ان پر حد پوری کرتے ہیں تو اس کے بعد بیعت کریں گے۔

ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت علیؓ مجبور ہو چکے تھے کیونکہ جب یہ باغی لوگ حضرت علیؓ کے ساتھ عراق پہنچ گئے تو ان کے قبائل کی امداد کی وجہ سے ان کی طاقت بہت زیادہ بڑھ چکی تھی اور وہ محفوظ ہو چکے تھے اور حضرت علیؓ اپنے دل میں یہ سمجھتے تھے۔

(باقی بر صفحہ ۲۶۴)

...ضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

CamScanner

صحابہ کے بیعت نہ کرنے سے حضرت علیؓ کی خلافت کس طرح مشتبہ قرار پا سکتی ہے۔" (ص۱۲۲)

اس روداد سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؓ کی خلافت ٹھیک ان اصولوں پر منعقد ہوئی تھی جن پر خلافت راشدہ کا انعقاد ہو سکتا تھا، اس سے قبل خلفائے راشدین کو اہل حل وعقد نے منتخب کیا تھا یا خود خلیفہ نے اپنے طور پر کسی کو نامزد کر دیا تھا، حضرت علیؓ ان دونوں طریقوں میں سے کسی طریقے سے بھی خلیفہ نہ بنے تھے، اس وقت حالات ہی ایسے سازگار نہ تھے کہ آزادانہ مشاورت کا اہتمام ممکن ہوتا، نہ معلوم مولانا کے نزدیک "آزادانہ مشاورت" کا مفہوم کیا ہے؟ اس سے قبل حضرت ابوبکر وعمرؓ کے متعلق بھی مولانا یہی دعویٰ کر آئے ہیں، حالانکہ ان کی خلافت بھی حضرت علیؓ کی طرح "آزادانہ مشاورت" سے خالی ہے، فرق دونوں جگہ ضرور ہے، حضرت علیؓ کو آزادانہ مشاورت کے بغیر ان لوگوں نے خلیفہ چنا جو مدینے سے باہر کے آئے ہوئے باغی تھے اور حضرت ابوبکر وعمرؓ کو مدینے کے اہل حل وعقد نے یا پھر خود خلیفۃ الرسول ﷺ نے منتخب و نامزد کیا تھا۔

نیز یہ بھی تاریخی طور پر غلط ہے کہ شام کے سوا تمام بلاد اسلامیہ نے حضرت علیؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ شام کے علاوہ مصر، کوفہ اور بصرہ ان تینوں مقامات پر بھی ہزاروں لوگوں نے بیعت نہیں کی، مصر کا ایک شہر خربتا صرف وہاں کے ان افراد کی تعداد جو بیعت علیؓ سے کنارہ کش رہے، ابن کثیر اور طبری نے دس ہزار بتلائی ہے۔ خود مدینے کے بہت سے اصحاب و افراد بیعت سے بچنے کی خاطر مدینے سے شام چلے گئے تھے۔ ❶ نیز ابن کثیر ؒ نے لکھا ہے کہ شہادت عثمانؓ کے وقت اکثر اہل مدینہ وہاں نہ تھے، حج وعمرہ کے لیے گئے ہوئے تھے ❷ گویا بیعت علیؓ کے وقت خود باشندگان مدینہ کی اکثریت غیر حاضر تھی، ابن خلدون نے اس وقت کے حالات کا جو تجزیہ کیا ہے وہ

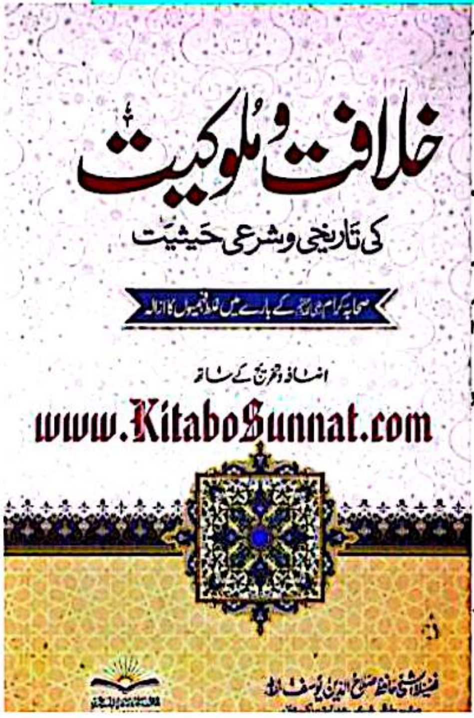

ہے، وہ اپنے شہرۂ آفاق مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

"شہادت عثمانؓ کے وقت لوگ مختلف شہروں میں پھیلے ہو
بیعت کے موقع پر حاضر نہ ہو سکے، اور جو حاضر تھے ان میں
بعض نے کی اور بعض نے اس وقت تک توقف کی روش اختیار
نہ ہو جائیں۔ ❸ ان میں سعد، سعید، ابن عمر، اسامہ بن زید، مغیرہ

❶ حوالہ جات کے لیے ملاحظہ ہو اس کتاب کا صفحہ ۲۳۱-۲۳۳۔
❷ البداية والنهاية: ۷/ ۱۹۷.
❸ گویا ان کی نظر میں خلافت علیؓ خلفائے ثلاثہؓ کی طرح اجماعی نہ تھی۔

CamScanner
CamScanner
CamScanner

حدیث "أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ". کی روایت مراد اور حقیقت؟

قاسم بن فضل حدانی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں میں افتراق کے وقت تیزی سے (اپنے ہدف کے اندر سے) نکل جانے والا ایک گروہ نکلے گا دو جماعتوں میں سے جو جماعت حق سے زیادہ قریب والی ہو گی، (وہی) اسے قتل کرے گی۔" [صحیح مسلم/کتاب الزکاۃ/حدیث: 2458]

شارح شیخ الاسلام ڈاکٹر قاسم العثمانی

یہ جو حدیث ہے اس میں لکھا جو حق کے قریب ہوگا وہ قتال کرئے گا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے جو حق کے قریب ہے وہ یعنی حق پر نہیں ہے مثلا ایک بندا ایک منزل پر جارہا ہے وہ منزل کے قریب جاکے بتاتا میں قریب آگیا ہوں اس سے مراد یہ نہیں ہوتا کے وہ منزل پر پونچھ گیا ہے بلکہ اس سے مراد وہ ابھی پونچھا نہیں ہے اس ہی طرح جو حق کے قریب ہے لیکن اس سے وہ حق پر ہے نہیں ثابت ہونا مذکورہ مثال سے سمجھ گئیں ہونگئے اور اپنی شرح کے بعد دیوبندی عالم مولانا متکلم اسلام الیاس گھمن حفظہ اللہ کی شرح اس حدیث متعلق سکین میں دیکھاتے وہ کہتے اس سے مراد مخالف جماعت حق پر ہے اور وہ جماعت سیدنا معاویہ کی ہے وہ اکئے میں (شارح شیخ الاسلام ڈاکٹر قاسم العثمانی) کہتا ہوں کے اس حدیث سے ثابت ہوتا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت حق پر ہے جو علی کو خلیفہ نہیں مانتی تھیں اس کی دلیل ایک اور ہم صحیح بخاری سے دیتے ہیں ہمیشہ حق پر رہنے والے گروپ سے مراد سیدنا معاویہ کا گروہ ہے اس کا سکین دیکھیں

CamScanner

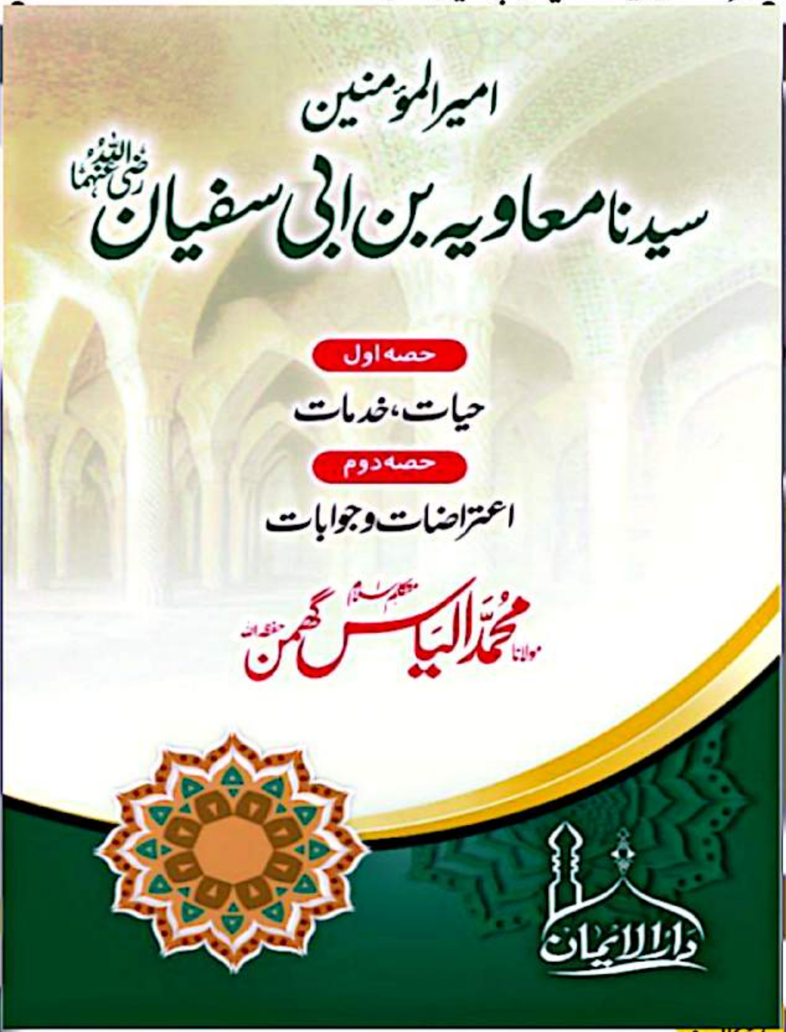

اشکال:

جب دونوں جماعتیں حق پر تھی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت کو "اَلْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ" کیوں کہا گیا ہے؟

جواب:

حدیث مبارک میں "أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ" سے اشارہ ملتا ہے کہ ایک جماعت حق کے زیادہ قریب ہوگی اور دوسری جماعت حق پر ہوگی۔ حضرت علی رضی

اللہ عنہ حق کے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے مجتہد مصیب ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حق پر ہیں لیکن انہوں نے مجتہد مصیب کے مقابلے میں خروج کیا تھا اس

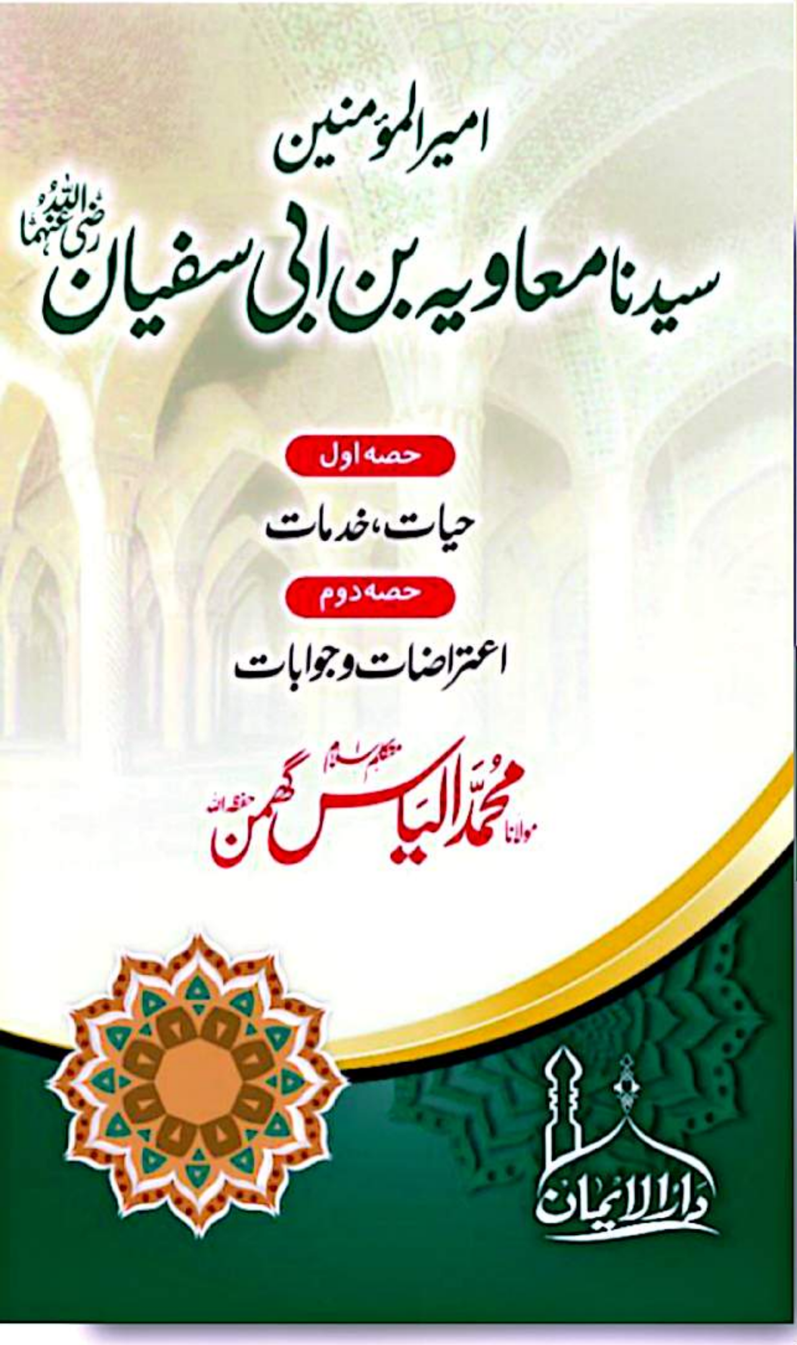

CamScanner

عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

28- بَابٌ

3639 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

3640 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

3641 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ

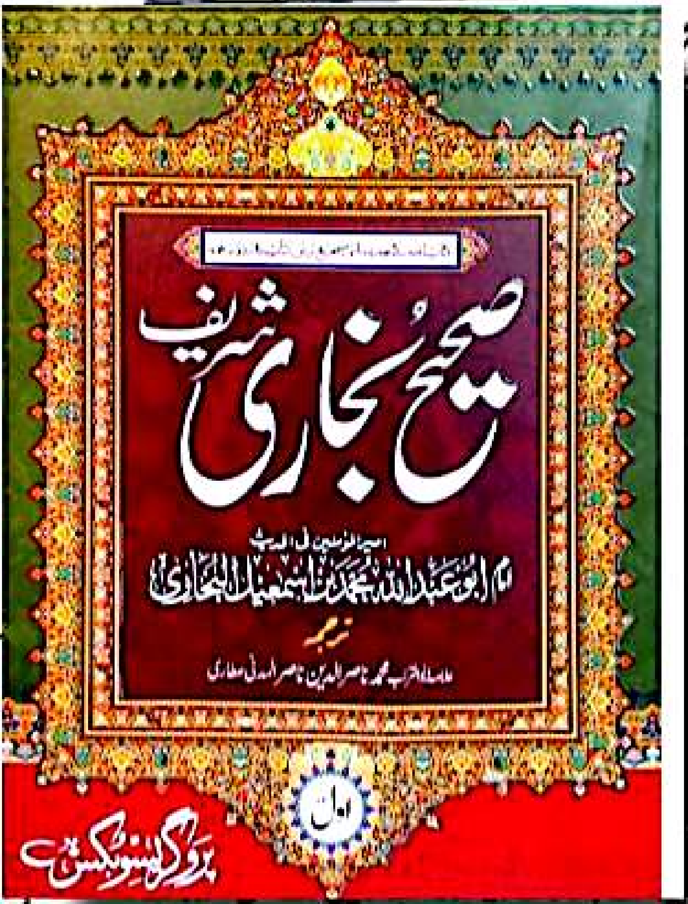

قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں

3639- راجع الحدیث:465

3640- انظر الحدیث:7459,7311' صحیح مسلم:4928

3641- راجع الحدیث:71' صحیح مسلم:4932

nealahazrat
for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
CamScanner

کیا معاویہؓ نے فرمایا:

"میں نے علی سے صرف عثمان (رضی اللہ عنہ) کے معاملے میں قتال کیا تھا۔"

اس میں ایک راوی مجھول جس کا علماء نے کذاب اور المجروحین کتاب میں ذکر کیا ہے اور اسناد کو مجھول کہا ہے

محقق شیخ الاسلام ڈاکٹر قاسم العثمانی

CamScanner

KIU

المصنف لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩ هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥ هـ

تقديم معالي الشيخ

ناصر بن عبد العزيز أبو حبيب الشثري

تحقيق

أ. د. سعد بن ناصر بن عبد العزيز أبو حبيب الشثري

المجلد السابع عشر

كتاب الإيمان، كتاب الرؤيا، كتاب الأمراء، كتاب الوصايا،
كتاب الفرائض، كتاب الفضائل

(٣٢٣٢١ - ٣٤٠٩٠)

دار كنوز إشبيليا للنشر والتوزيع

CamScanner
CamScanner

٣٢٥٧٥- حدثنا ابن علية (عن أيوب)[١] قال: قال لي الحسن: ألا تعجب من سعيد بن جبير، دخل علي فسألني عن قتال الحجاج ومعه بعض الرؤساء يعني أصحاب ابن الأشعث.

٣٢٥٧٦- حدثنا وكيع عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس قال: سمعت معاوية في مرضه الذي مات فيه حسر عن ذراعيه كأنهما عسيبا نخل، وهو يقول: والله لوددت أني (أغبر فيكم)[٢] فوق ثلاث، فقالوا: إلى رحمة الله ومغفرته، فقال: ما شاء الله أن يفعل ولو كره أمراً غيره[٣].

٣٢٥٧٧- وزاد فيه ابن بشر هل الدنيا إلا ما عرفنا (و)[٤] جربنا[٥]./ ٩٢/١١

٣٢٥٧٨- حدثنا وكيع عن موسى (بن)[٦] قيس (قال: حدثني قيس)[٧] بن رمانة عن أبي بردة قال: قال معاوية: ما قاتلت عليا (إلا)[٨] في أمر عثمان[٩].

٣٢٥٧٩- حدثنا حفص عن مجالد عن الشعبي قال: دخل شاب من قريش على معاوية فأغلظ له فقال له: يا ابن أخي أنهاك عن السلطان، إن السلطان يغضب

---

(١) سقط من: [أ، ط، هـ].

(٢) في [ط، هـ]: (اعترفتكم)، وفي [ب]: (أعبر فيكم).

(٣) صحيح، وأخرجه النسائي (٧٧٦٩).

(٤) في [أ، ط، هـ]: (أو).

(٥) صحيح.

(٦) في [أ، ط، هـ]: (عن).

(٧) سقط من: [أ، ح، ط، هـ].

(٨) سقط من: [ك].

(٩) مجهول، لجهالة قيس بن رمانة.

CamScanner

مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة

سلسلة الأعمال الممهدة لمشروع الديوان
الجامع لرواة السنن والآثار (١)

الجامع لكتب الضعفاء والمتروكين والكذابين

(وهو جمعٌ لكتب الضعفاء والمتروكين المطبوعة والمخطوطة، مع دمج تراجمها، وترتيب مصادر ترجمة كل راو ترتيباً تاريخياً، وفيه التنبيه على مئات التصحيفات في المطبوعات)

تصنيف
د. شادي بن محمد بن سالم آل نعمان

المجلد الثاني عشر

غاز — محمد بن أسلم

CamScanner

اضطربت، وَلا تجعل في دوائك شبرما، وَلا ودعان وعليك بالسناء والسنوت، وَلا تداو أحدا حتى تعرف داءه فقبل ركبتيه وقال: والذي بعثك بالحق لأنت أعلم مني، يعني بالطب.

وأورده ابن الجوزي في كتاب العلل المتناهية من هذا الوجه وقال: في رواته مجاهيل.

قلت: ليس في رجاله مجهول الا صاحب الترجمة وأما نوفل والمقبري والضحاك فثقات وشيخ الإسماعيلي وشيخه معروفان وأما محمد بن أيوب فإن كان الرقي فهو مشهور بالوضع كما تقدم في ترجمته ويحتمل أن يكون محمد بن أيوب بن سويد وهو ممن نسب الى الوضع أيضا وتقدم وأيوب بن سويد من رجال التهذيب.

وقد قال الخطيب في ترجمته: في إسناد حديثه نظر. [لسان الميزان(٦/ ٤٠٢)].

● قيس بن الربيع.

لا يكاد يُعْرَف.

عداده في التابعين.

له حديث أنكر عليه.

في إسناد حديثه نظر. [تحرير لسان الميزان(ترجمة رقم٩١)].

١٠٦٩٩. قيس بن رمانة.

● قيس بن رمانة.

يأتي في ابن أبي مسلم. (ز-)[لسان الميزان(٦/ ٤٠٣)].

● قيس بن رُمَّانة.

يأتي. [تحرير لسان الميزان(ترجمة رقم٩٢)].

١٠٧٠٠. قيس بن رومي.

● قيس بن رومي.

عن علقمة.

مجهول. [ديوان الضعفاء (ص٣٢٨)].

● قيس بن رومي.

عن علقمة.

ما روى عنه سوى سليمان بن يسير. ق / [المغني في الضعفاء (٢/ ٢٢٦)].

● قيس بن رومي. [ق].

عن علقمة.

لا يكاد يعرف.

ما حدث عنه سوى سليمان بن يسير. [ميزان الاعتدال (٣/ ٣٩٣)].

١٠٧٠١. قيس بن الزبير.

● قيس بن الزبير أبو الزبير.

يأتي في ترجمة يونس بن أبي فروة. [لسان الميزان(٦/ ٤٠٣)].

● قيس بن الزبير، أبو الزبير.

يأتي في ترجمة يونس بن أبي فروة. [تحرير لسان الميزان(ترجمة رقم٩٣)].

١٠٧٠٢. قيس بن زيد.

● قيس بن زيد.

عن قاضي المصرين.

قال الأزدي: ليس بالقوي.

[ميزان الاعتدال (٣/ ٣٩٣)].

● قيس بن زيد.

عن قاضي المصرين.

CamScanner

کیا فاسقوں اور منافقین کی بیعت سے انسان خلیفہ بن سکتا ہے؟

1۔ کفار کی ولایت اور بیعت کے خلاف دلائلاسلامی شریعت میں غیر مسلموں کو مسلمانوں کا حاکم، خلیفہ یا اولی الامر تسلیم کرنے کی قطعی ممانعت ہے۔ قرآنی دلیل (سورہ النساء، آیت 141):وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا"اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی راہ نہ دے گا۔"استدلال: بیعت اور خلافت مسلمانوں پر سب سے بڑی "سبیل" (حاکمیت اور راستہ) ہے، جو قرآن کی رو سے کفار کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ قرآنی دلیل (سورہ المائدہ، آیت 51):يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ"اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست (اور کارساز) نہ بناؤ۔"استدلال: جب عام دوستی اور سرپرستی منع ہے، تو خلافت جیسے عظیم منصب کے لیے ان کی بیعت اور فیصلے کا کوئی اعتبار نہیں ہو سکتا۔2۔ منافقین کی بیعت کے خلاف دلائلمنافقین ظاہری طور پر کلمہ پڑھتے ہیں لیکن باطن میں کفر چھپائے رکھتے ہیں۔ شریعت میں ان پر اعتماد کرنے سے روکا گیا ہے۔قرآنی دلیل (سورہ التوبہ، آیت 101):وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ"اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی کچھ لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔"استدلال: منافقین کا مقصد اسلام کی جڑیں کاٹنا ہوتا ہے۔ چونکہ وہ دل سے شریعت کے وفادار نہیں ہوتے، اس لیے اسلامی ریاست کے سربراہ (خلیفہ) کے انتخاب یا بیعت میں ان کی رائے شرعاً باطل اور غیر معتبر ہے۔

3۔ فاسقین کی ولایت اور امامت کے خلاف دلائلفاسق وہ شخص ہے جو اعلانیہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو اور احکامِ خداوندی کی نافرمانی کرے۔ قرآنی دلیل (سورہ البقرہ، آیت 124):جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے امامت کا سوال کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ"ارشاد ہوا: میرا یہ عہد (امامت و خلافت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔"استدلال: فقہاء اور مفسرین (جیسے امام جصاص اور علامہ قرطبی) کے مطابق، فاسق شخص "ظالم" کے زمرے میں آتا ہے، اور یہ آیت دلیل ہے کہ فاسق شخص نہ تو خود خلیفہ بن سکتا ہے اور نہ ہی اس کی بیعتِ حاکمیت کا کوئی شرعی وزن ہے۔ قرآنی دلیل (سورہ السجدہ، آیت 18): أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ"کیا وہ شخص جو مومن ہو، اس کی طرح ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔"استدلال: خلافت کے انعقاد کے لیے عادل (صالح) مسلمانوں کی گواہی اور بیعت شرط ہے۔ فاسق کی گواہی تو عام معاملات میں قبول نہیں ہوتی، لہٰذا خلافت جیسے بڑے معاملے میں اس کی بیعت بنیاد نہیں بن سکتی۔ فقہی اجماع (اہل السنت والجماعت کا موقف)تمام جید فقہاء (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلافت کا انعقاد "اہل الحل والعقد" (امت کے سچے، عادل، دیندار اور باثر علماء و عمائدین) کی بیعت سے ہوتا ہے۔ کفار، فاسقوں اور منافقوں کو اہل الحل والعقد میں شامل ہی نہیں کیا جاتا، اس لیے ان کی بیعت سے کوئی شخص شرعی خلیفہ نہیں بن سکتا۔

CS CamScanner

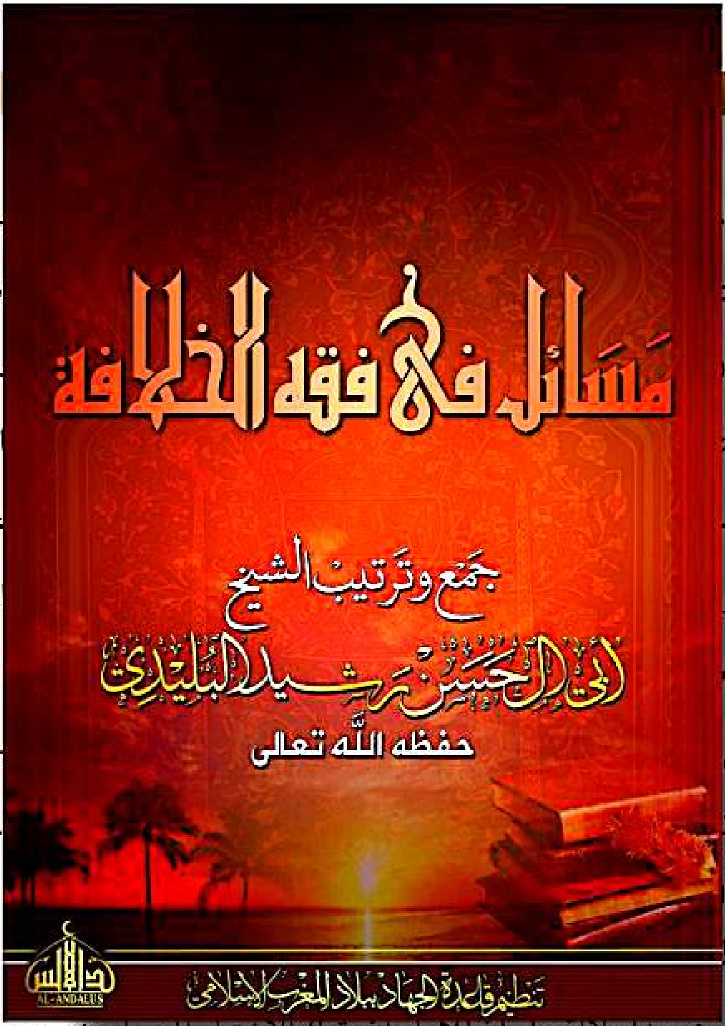

جذيلها ا... س، فكثر اللغط وارتفعت الأصوات ... فبسط يده فبايعته وبايعه المهاجرو... م: قتلتم سعد بن عبادة، فقلت: قت... من أمر أقوى من مبايعة أبي بكر، خش... فإما بايعناهم على ما لا نرضى، و... المسلمين فلا يتابع هو ولا الذي بايع...

فهذه هي ... جرين والأنصار له رضي الله عنه، ثم ت...

النتائج ...

١ ـ الدلا... من بعده، ولا أخبر بمن سيتولى، وفي هذا دلالة على أن للإمام أن يترك الاختيار للمسلمين من بعده.

٢ـ أن بيعة أبي بكر رضي الله تعالى عنه تمت بعد مشاورات بين فضلاء المهاجرين والأنصار، وفي هذا دلالة على أن الذي يقوم بالاختيار هم فضلاء القوم وعلماؤهم ورؤساؤهم وهم من يسمَّون بـ "أهل الحل والعقد". ولا يفوتنا التنويه بالصراحة والوضوح في عرض الآراء التي سادت المشاورة من غير خلفية ولا طعن في النوايا رضي الله عنهم أجمعين[1].

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت فضلاء مہاجرین اور انصار کے درمیان مشاورت کے بعد ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتخاب کا اختیار فضلاء قوم، علماء اور رؤساء کے پاس ہے، جنہیں "اہل حل و عقد" کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ مشاورت میں پیش ہونے والے نظریات واضح اور شفاف تھے، اور کسی کی نیت پر کوئی شک یا اعتراض نہیں تھا۔

[1] ـ مقابل هذه الصراحة والجرأة في ذلك الجيل المطلوب التأسي به يراد منا التسليم لقرار الدولة من غير اعتراض ولا نقاش

CamScanner

Converted by Tiff Combine - (no stamps are applied by registered version)

اور صحیح قول یہ ہے کہ معتبر بیعت وہ ہے جو اہلِ حل و عقد کی ہو، یعنی علماء، سردار، اور معاشرے کے معزز لوگ جن کا جمع ہونا ممکن اور آسان ہو

قطع اليدين أو الرجلين فلا يغتفر أصلاً (وتنعقد الإمامة) بطرق : أحدها (بالبيعة) كما بايع الصحابة أبا بكر رضى الله تعالى عنهم (والأصح) أن المعتبر هو (بيعة أهل الحل والعقد من العلماء والرؤساء ووجوه الناس الذين يتيسر اجتماعهم) حالة البيعة بلا كلفة عرفاً كما هو المتجه لأن الأمر ينتظم بهم ويتبعهم سائر الناس ، ويكفى بيعة واحد انحصر الحل والعقد فيه . والثانى يعتبر كونهم أربعين كالجمعة . والثالث يكفى أربعة أكثر نصب الشهادة . والرابع ثلاثة لأنها جماعة لاتجوز مخالفتهم . والخامس اثنان لأنهما أقل الجمع على قول . والسادس واحد وعلى هذا يعتبر فى الواحد كونه مجتهداً ، أما بيعة غير أهل الحلّ والعقد من العوام فلا عبرة بها ، والأقرب عدم اشتراط القبول بل الشرط عدم الرد ، فإن امتنع لم يجبر إلا إن لم يصلح غيره (وشرطهم) أى المبايعين (صفة الشهود) من عدالة وغيرها ، وما فى الروضة كأصلها من أنه يشترط أن يكون فيهم مجتهد حيث اتحد مبنىّ على ضعيف وهو

عند فقد المجتهدين (قوله شجاعا) الشجاعة قوّة فى القلب (قوله ويحمى البيضة) البيضة جماعة المسلمين والأصل البيضة واحدة البيض من الحديد ، ثم قال وبيضة كل ش استيفاء الحركة) أى لضعف فى البدن كفالج ، ويستفاد م هذا معتبر فى الابتداء دون الدوام (قوله ويدبر مصالحه أى كأن يعرف من يستحق الرعاية ومن لايستحقها وربما ضعيف (قوله وتمكن فيه) أى فلا ينعزل به (قوله ف الناس من عطف العام على الخاص فإن وجوه الناس عظ صار وجيها : أى ذا جاه وقدر وبابه ظرف (قوله انحصر

وجرهم هم الذين تروّج منهم إسمعيل أبوالعرب (قوله الشيخ حج زائداً عليها (قوله فى الأئمة) يعنى بأن لم يوجد التحفة ، وليس المراد بالأئمة هنا خصوص من توفرت في خلل فى التدبخ ، وعبارة التحفة قالا وكونه مجتهداً إن اتحد يتجه : أى الرد إن أريد حقيقة الاجتهاد ، أما إذا أريد به

نهاية المحتاج

إلى

شرح المنهاج

فى الفقه على مذهب الإمام الشافعى رضى الله عنه

تأليف

شمس الدين محمد بن أبى العباس أحمد بن حمزة
ابن شهاب الدين الرملى المنوفى المصرى الأنصارى
الشهير بالشافعى الصغير المتوفى سنة ١٠٠٤ هجرية

ومعه

١ — حاشية أبى الضياء نور الدين على بن على الشبراملسى القاهرى المتوفى سنة ١٠٨٧ هـ

٢ — حاشية أحمد بن عبد الرزاق بن محمد بن أحمد المعروف بالمغربى الرشيدى المتوفى سنة ١٠٩٦ هـ

الجزء السابع

دار إحياء التراث العربى — مؤسسة التاريخ العربى
بيروت - لبنان

CamScanner

جب عبدالرحمن بن عوف نے خود کو اس مشاورت سے خارج کر لیا، تو باقی تین افراد رہ گئے۔ وہ بہت کم نیند کے باوجود بزرگان ہجرت و انصار سے مشورہ کرتے رہے۔جب عثمان کا حق واضح ہوا، تو اس نے ہجرت و انصار اور امراء الأجناد کو بلا کر مشورہ کیا۔جب یہ سب منبر رسول ﷺ پر فجر کی نماز کے بعد جمع ہوئے، تو عثمان نے انہیں اپنا انتخاب بتایا اور سب نے اس کی بیعت کی۔یہ بات بخاری کی صحیح میں بھی روایت ہے۔ یہاں امراء الأجناد سے مراد بڑے صوبوں کے حکام ہیں: مصر، شام، حمص، کوفہ، اور بصرہ، جو اس سال عمر کے ساتھ حج پر گئے تھے اور پھر مدینہ حاضر ہوئے۔اگر کسی نے مخالفت کی، جیسا کہ معاویہ نے علی (کرم اللہ وجهه) کی بیعت نہ کی، جبکہ باقی مسلمانوں نے ان کی بیعت کی، تو اس سے فتنے اور امت میں اختلاف پیدا ہوتا۔بیعت صرف اہل حل و عقد کے اتفاق رائے سے صحیح ہوتی ہے، یا ان رؤساء کے اتفاق سے جو ان کے تابع ہیں۔ جو لوگ ان کی پیروی نہیں کرتے، ان پر امت کی قوت کے ذریعے اطاعت لازم کر دی جاتی ہے۔موجودہ دور میں ان کے سامنے فوج کے کمانڈر، وزیر حربیہ و بحریہ، اور دیگر اہم عہدے دار شامل ہیں۔
جب بیعت دارالحکومت میں مکمل ہو جائے، تو باقی صوبوں

... والزبير وسعد بن أبي وقاص وعبد

الرحمن بن عوف)، ولما أخرج نفسه عبد الرحمن بن عوف منهم وجعلوا له الاختيار بقي ثلاثا لا تكتحل عينه بكثير نوم وهو يشاور كبراء المهاجرين والأنصار، ولما رجح عثمان دعا المهاجرين والأنصار وامراء الأجناد فلما اجتمعوا عند منبر رسول الله ﷺ بعد صلاة الفجر صرح لهم باختياره لعثمان وبايعه هؤلاء كلهم، رواه البخاري في صحيحه وغيره. والمراد بأمراء الأجناد ولاة الأقطار الكبرى مصر والشام وحمص والكوفة والبصرة وكانوا قد حجوا مع عمر في ذلك العام وحضروا معه المدينة. ولما شذّ أحد هؤلاء الولاة ـ وهو معاوية فلم يبايع علياً كرم الله وجهه مع اجماع سائر المسلمين على مبايعته كان من الفتنة وتفرق الكلمة ما كان. وإنما تصح المبايعة باتفاقهم، أو اتفاق الرؤساء الذين يتبعهم غيرهم، ومن لم يتبعهم بالاختيار، سهل عليهم إكراهه بقوة الأمة على الطاعة والانقياد. ومن رؤسائهم في هذا العصر قواد الجيش، كوزيري الحربية والبحرية وأركان الحرب لهما، ومتى تمت البيعة في العاصمة وجب أن تتبعها الولايات بمبايعة ولاتها إذا كانوا يتبعون فيها، وإلا وجب أن ينضم إليهم زعماء أهلها من العلماء والقواد وغيرهم.

کو بھی بیعت کرنی چاہیے اگر وہ وہاں کے حکام کے تابع ہوں۔
بصورت دیگر، وہاں کے علماء، قواد اور دیگر زعماء کو بھی شامل کر کے بیعت مکمل کی جاتی ہے۔

الأمة به وفوضوا أمرهم إليه، وهذا لم يقع ويندر أن يقع. وإمامة عثمان لم تكن بمبايعة عبد الرحمن بن عوف وحده بل كانت عامة لا خاصة به، وكذلك مبايعة عمر لأبي بكر، فإن الإمامة لم تنعقد

(١) الرملي في شرح المنهاج، ص ١٢٠، ج ٧.

CamScanner

روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔
صحابۂ کرام کی ایک بڑی جماعت نے حضرت عمرؓ کے اس موقف کی تائید کی، چنانچہ یہ اس مسئلے پر اجماع بن گیا۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اصل اصول یہی ہے کہ بیعت مسلمانوں کی اکثریت کے مشورے کے بعد اور اہلِ حل و عقد کے انتخاب سے ہو۔ ان کے علاوہ کسی اور کی بیعت معتبر نہیں، الا یہ کہ وہ انھی کے تابع ہو۔

المسلمين فلا يبايع هو ولا الذي بايعه تغرّة أن يقتلا. ثم ساق خبر بيعة أبي بكر وما كان يخشى من وقوع الفتنة بين المهاجرين والأنصار لولا تلك المبادرة بمبايعته للثقة بقبول سائر المسلمين ـ رواه البخاري. وقد أقرت جماعة الصحابة عمر على ذلك فكان إجماعاً. فتحرر بهذا أن الأصل في المبايعة أن تكون بعد استشارة جمهور المسلمين واختيار أهل الحل والعقد ولا تعتبر مبايعة غيرهم إلا أن تكون تبعاً لهم. وإن عمل عمر (رض) خالف هذا الأصل القطعي فكان فلتة لمقتضيات خاصة لا أصلاً شرعياً يعمل به. ومن تصدى لمثله فبايع أحداً فلا يصح أن يكون هو ولا من بايعه أهلاً للمبايعة، بل يكون ذلك تغريراً بأنفسهما قد يفضي إلى قتلهما إذا أحدث في الأمة شقاقاً يوجبه.

٤ ـ سلطة الأمة ومعنى الجماعة

قال الله تعالى في وصف المؤمنين ﴿وأمرهم شورى بينهم﴾. والقرآن يخاطب جماعة المؤمنين بالأحكام التي يشرعها حتى أحكام القتال ونحوها من الأمور العامة التي لا تتعلق بالأفراد كما بيناه في التفسير، وقد أمر بطاعة أولي الأمر ـ وهم الجماعة ـ لاولي الأمر، وذلك أن ولي الأمر واحد منهم، وإنما يطاع بتأييد جماعة المسلمين الذين بايعوه له وثقتهم به. ويدل على هذا المعنى ما ورد من الأحاديث الصحيحة في التزام الجماعة وكون طاعة الأمير تابعة لطاعتهم واجتماع الكلمة

ﷺ قال: «من رأى من أميره شيئاً فليصبر عليه
. ولما أخبر النبي ﷺ حذيفة بن اليمان بما
قال فما تأمرني إنْ أدركني ذلك؟ قال ﷺ:
ن لهم جماعة ولا إمام؟ قال: «فاعتزل تلك
عة هم السواد الأعظم أي بالنسبة إلى صدر

جماع حديث «لا تجتمع أمتي على ضلالة ـ
جماعة فمن شذ في النار»، وفي أخرى

CamScanner

مة؛ لأن من لا قدرة له على

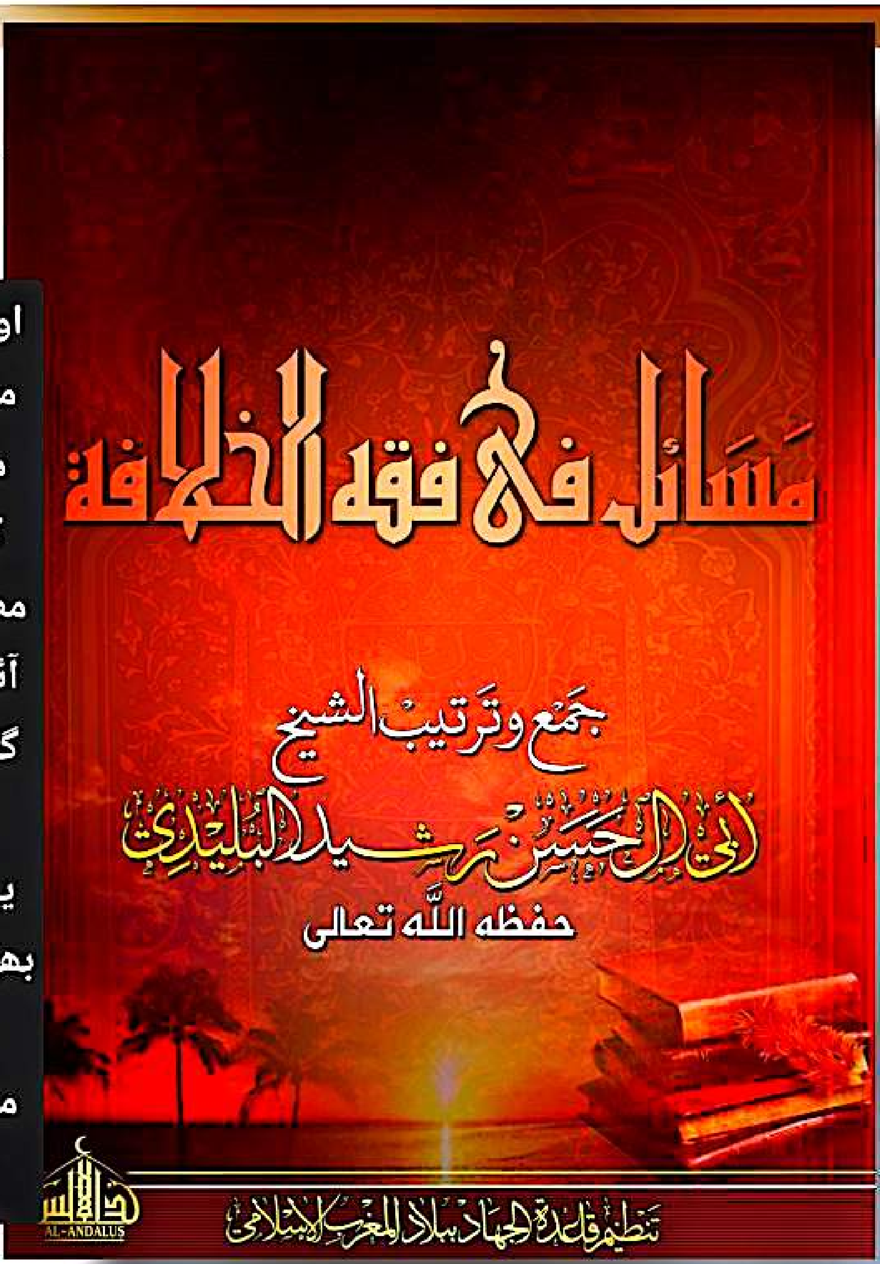

اور چونکہ عمر نے بیعت کی، لوگ مطابقت اور رضامندی کی طرف مائل ہوئے، کسی نے مخالفت نہ کی، اور سب نے استطاعت کے مطابق اطاعت پیش کی۔ اور میں آئندہ ابواب میں یہ واضح کروں گا کہ طاقت اور شوکت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

یہ بات علماء کی اتفاق رائے سے بھی ثابت ہے کہ اگر اہل حل و عقد میں سے ایک شخص کسی مستحق امام کے لیے بیعت کرے، تو امامت قائم نہیں ہوگی

شوكة ظاهرة ومنعة قاهرة بحيث لو فرض ثوران خلاف لما غلب على الظن أن يصطلم أتباع الإمام، فإذا تأكدت البيعة وتأطّدت بالشوكة والعدد والعُدد، واعتضدت وتأيّدت بالمنة واستظهرت بأسباب الاستيلاء والاستعلاء، فإذ ذاك تثبت الإمامة وتستقر وتتأكد الولاية وتستمر، ولما بايع عمر مالت النفوس إلى المطابقة والموافقة ولم يبد أحد شراسا وشماسا وتظافروا على بذل الطاعة على حسب الاستطاعة. ويتعين اعتبار ما ذكرته بأني سأوضح في بعض الأبواب الآتية إن الشوكة لا بد من رعايتها ومما يؤكد ذلك اتفاق العلماء قاطبة على أن رجلا من أهل الحل والعقد لو استخلى بمن يصلح للإمامة وعقد له البيعة لم تثبت الإمامة، وسنذكر ذلك في مختتم هذا الفصل، وسبب تعلقي بذلك أن مثل هذا لو قدر لم تستتب منه شوكة ولم تثبت به سلطنة فلئن كنا نتبع ما جرى فقد كانت

کچھ معتزلہ اور فقہاء نے غلطی کی اور کہا کہ:
"بیعت ہمیشہ پانچ اہل افراد سے ہوتی ہے، جیسا کہ عمر نے مشورے میں صرف ان بزرگان کو شامل کیا اور سب صحابہ نے اس کی منظوری دی، اس لیے یہ اجماع ہوا۔" حالانکہ، یہ اجماع صرف اس واقعے میں مشورہ اور ان مخصوص بزرگان پر تھا؛ یہ ہر بیعت میں پانچ افراد کے اجماع کا قاعدہ نہیں ہے۔اسی طرح، کچھ نے کہا کہ اشعری مکتب کے مطابق ایک شخص کی بیعت کافی ہے اگر اس کے سامنے گواہ ہوں، جو کہ صاف غلط ہے۔
فقہاء نے اس رائے کو محدود کرتے ہوئے کہا کہ:اگر اہل حل و عقد محدود ہوں اور زعماء امت نے ان پر اعتماد کیا ہو اور امور ان کے سپرد کیے ہوں، تب یہ رائے مان لی جا سکتی ہے۔لیکن یہ واقعہ نہ ہونے کے برابر ہے اور نایاب ہی پیش آتا ہے۔مثال کے طور پر، عثمان کی امامت صرف عبدالرحمن بن عوف کی بیعت سے نہیں ہوئی، بلکہ سب کی عمومی بیعت سے ہوئی۔اسی طرح، ابو بکر کی امامت بھی صرف عمر کی بیعت سے نہیں، بلکہ سب صحابہ کی رائے سے ہوئی۔یوں، امامت کبھی محدود یا جزوی بیعت سے قائم نہیں ہوتی۔

الرؤساء الذين يتبعهم غيرهم، ومن لم … والانقياد. ومن رؤسائهم في هذا العصر قواد الجيش، كوزيري الحربية والبحرية وأركان الحرب لهما، ومتى تمت البيعة في العاصمة وجب أن تتبعها الولايات بمبايعة ولاتها إذا كانوا يتبعون فيها، وإلا وجب أن ينضم إليهم زعماء أهلها من العلماء والقواد وغيرهم.

وغلط بعض المعتزلة والفقهاء فقالوا: إن البيعة تنعقد دائماً بخمسة ممن يصلح للإمامة بدليل ما أشار به عمر إذ حصر الشورى في الستة المرشحين وقبل جميع الصحابة منه ذلك فكان اجماعاً. نعم كان إجماعاً على الشورى وعلى أولئك الستة في تلك الواقعة؛ لا إجماعاً على ذلك العدد في كل مبايعة، وقالوا إن مذهب الأشعري أنها تنعقد بعقد واحد منهم إذا كان بمشهد من الشهود وهو غلط أوضح. وقد ذكر هذا القول الفقهاء مقيداً بما إذا انحصر الحل والعقد فيه[1] بأن وثق زعماء الأمة به وفوضوا أمرهم إليه، وهذا لم يقع ويندر أن يقع. وإمامة عثمان لم تكن بمبايعة عبد الرحمن بن عوف وحده بل كانت عامة لا خاصة به، وكذلك مبايعة عمر لأبي بكر، فإن الإمامة لم تنعقد

(١) الرملي في شرح المنهاج، ص ١٢٠، ج ٧.

CamScanner

بمبايعته وحده بل بمتابعة الجماعة له، وقد صح أن عمر أنكر على من زعم أن البيعة تنعقد بواحد من غير مشاورة الجماعة وكان بلغه هذا القول في أثناء حجه فعزم على بيان حقيقة أمر المبايعة وما يشترط فيها من الشورى على جماهير الحجاج فذكره بعضهم بأن الموسم يجمع اخلاط الناس ومن لا يفهمون المقال، فيطيرون به كل مطار، وأنه يجب أن يرجىء هذا البيان إلى أن يعود إلى المدينة فيلقيه على أهل العلم والرأي ففعل.

صرف کسی ایک شخص کی بیعت سے امامت قائم نہیں ہوتی، بلکہ جماعتِ مسلمین کی متابعت اور تائید ضروری ہوتی ہے۔ اور یہ بات صحیح طور پر ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی سختی سے تردید کی تھی جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مشورۂ جماعت کے بغیر صرف ایک فرد کی بیعت سے خلافت منعقد ہو جاتی ہے۔ یہ بات حضرت عمرؓ کو حج کے سفر کے دوران پہنچی تھی، چنانچہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بیعت کی حقیقت اور اس میں شرطِ شوریٰ کو تمام حاجیوں کے سامنے واضح کریں۔ مگر بعض لوگوں نے عرض کیا کہ حج کے موقع پر مختلف قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں، جن میں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو بات کو درست طور پر نہیں سمجھ پاتے اور اسے ادھر اُدھر پھیلا دیتے ہیں، اس لیے بہتر یہ ہے کہ آپ اس وضاحت کو مدینہ واپس جا کر اہلِ علم اور اہلِ رائے کے سامنے بیان کریں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

قال على منبر ال
يغترن امرؤ أن يقول إ
شرها، وليس فيكم م
المسلمين فلا يبايع هو
وقوع الفتنة بين المهاج
البخاري. وقد أقرت
المبايعة أن تكون بعد
إلا أن تكون تبعاً لهم.
لا أصلاً شرعياً يعمل

وأمرهم شورى بينهم». والقرآن يخاطب جماعة
قتال ونحوها من الأمور العامة التي لا تتعلق بالأفراد
ر ـ وهم الجماعة ـ لا أولي الأمر، وذلك أن ولي الأمر
ن الذين بايعوه له وثقتهم به. ويدل على هذا المعنى
اعة وكون طاعة الأمير تابعة لطاعتهم واجتماع الكلمة
ن النبي ﷺ قال: «من رأى من أميره شيئاً فليصبر عليه
جاهلية». ولما أخبر النبي ﷺ حذيفة بن اليمان بما
المشهور قال فما تأمرني إن أدركني ذلك؟ قال ﷺ:
فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام؟ قال: «فاعتزل تلك
أن الجماعة هم السواد الأعظم أي بالنسبة إلى صدر

ه على الإجماع حديث «لا تجتمع أمتي على ضلالة ـ
ه على الجماعة فمن شذ شذ في النار»، وفي أخرى

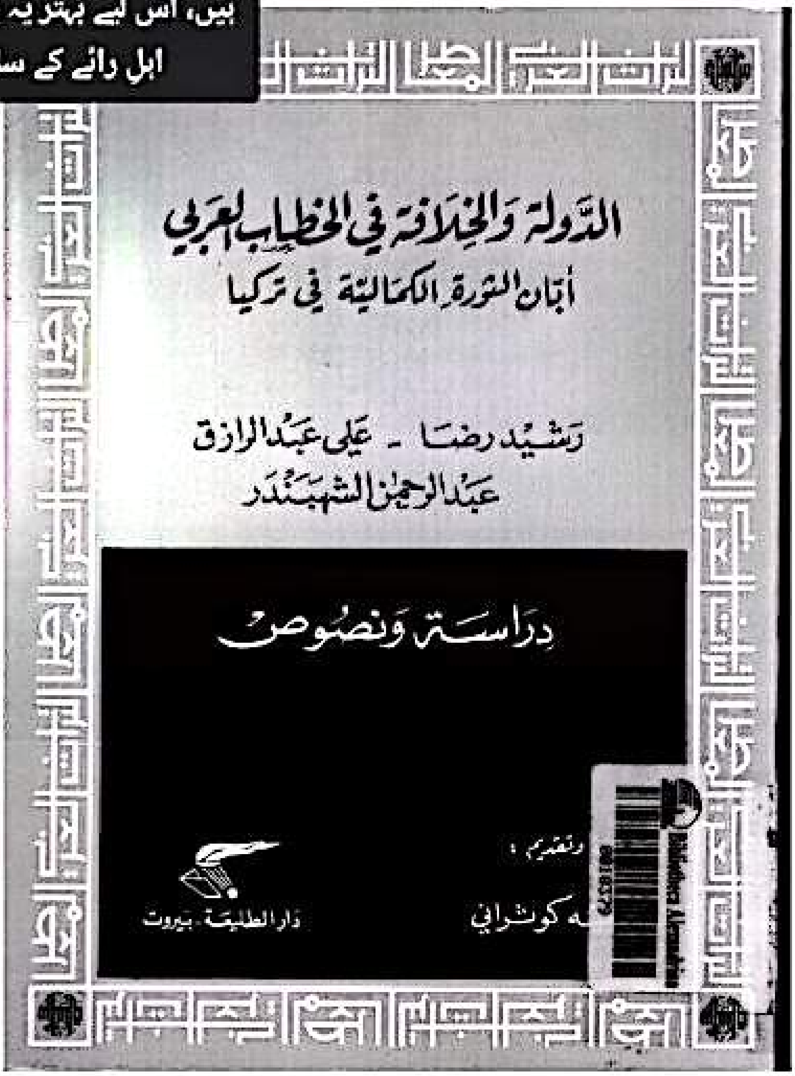

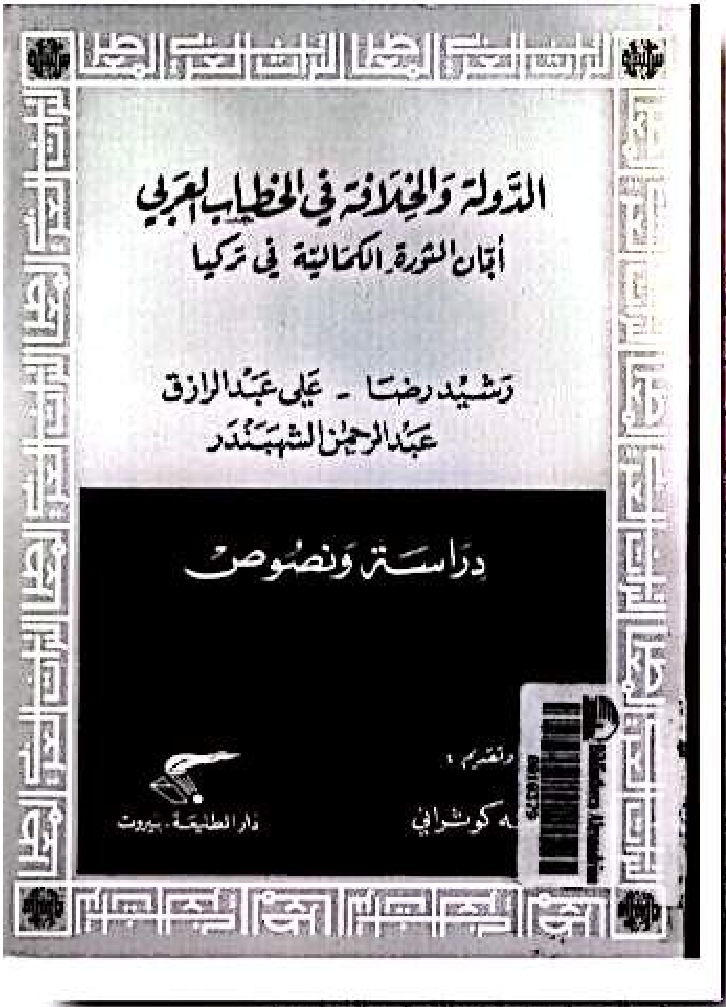

ومن الآثار في ذلك قول الحافظ في الكلام على
سيرة عمر في امرائه الذين كان يؤمرهم في البلاد أنه ك
إليه مزيد المعرفة بالسياسة مع اجتناب ما يخالف الش
معاوية والمغيرة بن شعبة وعمرو بن العاص مع وجود م
الدرداء في الشام وابن مسعود في الكوفة»، وسيرة أبي
في الأمور العامة الكلية التي تسمى سنّة بدليل اشتراط
وعدم ترجيحه لعدم جزمه في الجواب أو تقييده بالأ
سنتهما نالت الاجماع ولقوله ﷺ: «اقتدوا باللذين من
وابن ماجه عن حذيفة وصححوه، وبالغ فقهاء المذ
الجزئيات كالخراج ومعاملة أهل الذمة، وهي أعمال اج

وهذا العلم هو المادة لما ذكر في الشرط الثالث
العصبية فيهم لأن المفروض أنهم أهل الحل والعقد الذي
أحكام الشرع فيها هي الحاكمة والنافذة، وأن المسل
ينفّذها. وأما التغلّب بعصبية الجنس فليس من هدي ال
وحكمه فيه سيذكر بعد.

فعلم مما تقدم أن لقب أهل الحل والعقد مراد به معنى المصدرين فيه بالقوة وبالفعل وهم الرؤساء الذين تتبعهم الأمة في أمورها العامة، وأهمها نصب الإمام الأعظم وكذا عزله إذا ثبت عندهم وجوب ذلك، ومن يملك التولية يملك العزل، كما تقدم بيانه في مسألة سلطة الأمة. قال إمام الحرمين في الإمام الذي «جار وظهر ظلمه وغشمه ولم يرعو لزاجر عن سوء صنيعه، فلأهل الحل والعقد التواطؤ على ردعه ولو بشهر السلاح ونصب الحروب»[1]. ومن ظن أن كل من يوصف بالعلم والوجاهة تنعقد ببيعتهم الإمامة ويجب على الأمة اتباعهم فيها فقد جهل معنى الحل والعقد ومعنى الجماعة والإجماع، وما تقدم من الأخبار والآثار، ومن كلام المحققين في المسألة ولا سيما شروط أهل الاختيار.

اور جو شخص یہ گمان کرے کہ ہر وہ آدمی جسے علم اور سماجی وجاہت حاصل ہو، اس کی بیعت سے خلافت منعقد ہو جاتی ہے اور امت پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی پیروی کرے، تو اس نے اہلِ حل و عقد کے مفہوم، جماعت اور اجماع کے معنی کو نہیں سمجھا، نیز وہ ان تمام احادیث و آثار سے ناواقف ہے جو اس باب میں وارد ہوئے ہیں، اور اہلِ تحقیق کے اقوال سے بھی—خصوصاً اہلِ اختیار کی شرائط کے سلسلے میں۔

CamScanner

مغني المحتاج
إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج

للشيخ

شمس الدين محمد بن أحمد الخطيب الشربيني المصري

المتوفى سنة ٩٧٧ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل

الجزء الأول

يحتوي على الكتب التالية:

الطهارة - الصلاة - صلاة الجماعة - الجنائز - الزكاة - الصيام - الاعتكاف - الحج

دار الكتب العلمية
DKI

أصل العرب ومنهم تزوج
ولدا صلى الله عليه وسلم
رضي الله تعالى عنهم لم يكونوا
قال الشيخ عز الدين واذا تعذر
ليعرف الاحكام ويعلم الناس
رتبة الاستقلال ثامنها كونه
ويدبر الجيوش ويقهر الاعداء
وتدبير المصالح الدنيوية فهو
الرأى
فاذا
ول
وقد كان العباس بن عبد المطلب
ليتأتى منه فصل الامور ولا يضر
زواله وأما ضعف البصر فان
كونه أعور وهو كذلك وان
وهو كذلك كما جزم به في زوائد
كالنقص في اليد والرجل كما
ذكر وأنثيين واعلم ان هذه
الاصح والا الجنون المتقطع اذ
فلا يؤثر في الدوام اذ يغتفر في الدوام ما لا يغتفر في الابتداء فعلم من ذلك انه ينعزل بالعمى والصمم والخرس
والمرض الذي ينسيه العلوم ثم شرع في القسم الثاني وهو بيان انعقاد طرق الامامة بقوله (وتنعقد الامامة)
بثلاثة طرق أحدها (بالبيعة) بفتح الموحدة كما بايع الصحابة أبا بكر رضي الله تعالى عنهم أجمعين واختلف
في عدد المبايع (والاصح) لا يتعين عدد بل المعتبر (بيعة أهل الحل والعقد من العلماء والرؤساء ووجوه
الناس الذين يتيسر اجتماعهم) لان الامر ينتظم بهم ويتبعهم سائر الناس ولا يشترط اتفاق أهل الحل
والعقد من

مجتهدا شجاعا ذا رأى وسمع وبصر ونطق وتنعقد الامامة بالبيعة والاصح بيعة أهل الحل والعقد من العلماء والرؤساء ووجوه الناس الذين يتيسر اجتماعهم وشرطهم صفة الشهود وباستخلاف الامام

اہل حل و عقد کی تعریف اور وہ کون لوگ ہیں

علماء، سرداروں اور معاشرے کے معزز و بااثر لوگوں (اہلِ حل و عقد) کی بیعت، جن کا آپس میں جمع ہونا آسان اور ممکن ہو۔

بكر الى عمر رضي الله تعالى عنهما بقوله بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما عهد أبو بكر خليفة
الله عليه وسلم عند آخر عهده من الدنيا وأول عهده بالآخرة في الحالة التي يؤمن فيها الكافر

دینی

مغني المحتاج
إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج
للشيخ
شمس الدين محمد بن أحمد الخطيب الشربيني المصري
المتوفى سنة ٩٧٧ هـ
دراسة وتحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود
قدم له وقرظه
الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل
الجزء الأول
يحتوي على الكتب التالية:
الطهارة - الصلاة - صلاة الجماعة - الجنائز - الزكاة - الصيام - الاعتكاف - الحج
DKI

CamScanner

لأهله، وكل قول في الدين عريّ من القرآن أو من سنة الرسول صلى الله عليه وسلم أو إجماع الأمة المتيقن فهو باطل بيقين) [الفصل].

وقال عمر بن عبد العزيز بعد أن أخذت له البيعة بناء على عهد الخليفة سليمان بن عبد الملك إليه: "أيها الناس، إني لست بمبتدع ولكني متبع، وإن من حولكم من الأمصار والمدن إن أطاعوا كما أطعتم فأنا واليكم، وإن هم أَبَوْا فلست لكم بوالٍ، ثم نزل".. فهو يرى أن الأمة هي صاحبة القرار، وأن من كانوا في حاضرة الخلافة ليسوا بأولي من غيرهم في هذا الحق بل هو إلى عموم الأمة، ويجب أن ينعقد الرضا من المسلمين كافة أو من أغلبيتهم ممثلين في أهل الحل والعقد الذين يحصل بهم مقصود الإمامة، لأنهم رؤوس الأمة الذين يتبعهم الناس.

اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے—جب خلیفہ سلیمان بن عبدالملکؒ کے عہد کے مطابق ان کے لیے بیعت لی جا چکی—فرمایا:
"اے لوگو! میں کوئی نئی بات ایجاد کرنے والا نہیں بلکہ اتباع کرنے والا ہوں۔ اور تمہارے اردگرد کے شہروں اور علاقوں کے لوگ اگر اسی طرح اطاعت کریں جیسے تم نے کی ہے تو میں تمہارا والی ہوں، اور اگر وہ انکار کریں تو میں تمہارا والی نہیں ہوں۔" پھر وہ منبر سے اتر آئے۔ اس سے ان کا یہ موقف واضح ہوتا ہے کہ اصل فیصلہ امت کا حق ہے، اور دارالخلافہ میں رہنے والوں کو اس حق میں دوسروں پر کوئی ترجیح حاصل نہیں۔ بلکہ یہ حق پوری امت کا ہے، اور ضروری ہے کہ مسلمانوں کی عمومی رضامندی—یا کم از کم ان کی اکثریت کی رضا—حاصل ہو، جو اہلِ حل و عقد کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ انہی کے ذریعے امامت کا مقصد حاصل ہوتا ہے اور یہی امت کے قائدین ہیں جن کی پیروی لوگ کرتے ہیں۔

الله عنه صعد على المنبر وقال: «يا أيها الناس عن ملأ وإذ
أمّرتم وقد افترقنا بالأمس على أمر فإن شئتم قعدت لكم وإ
فارقناك عليه بالأمس».

* *

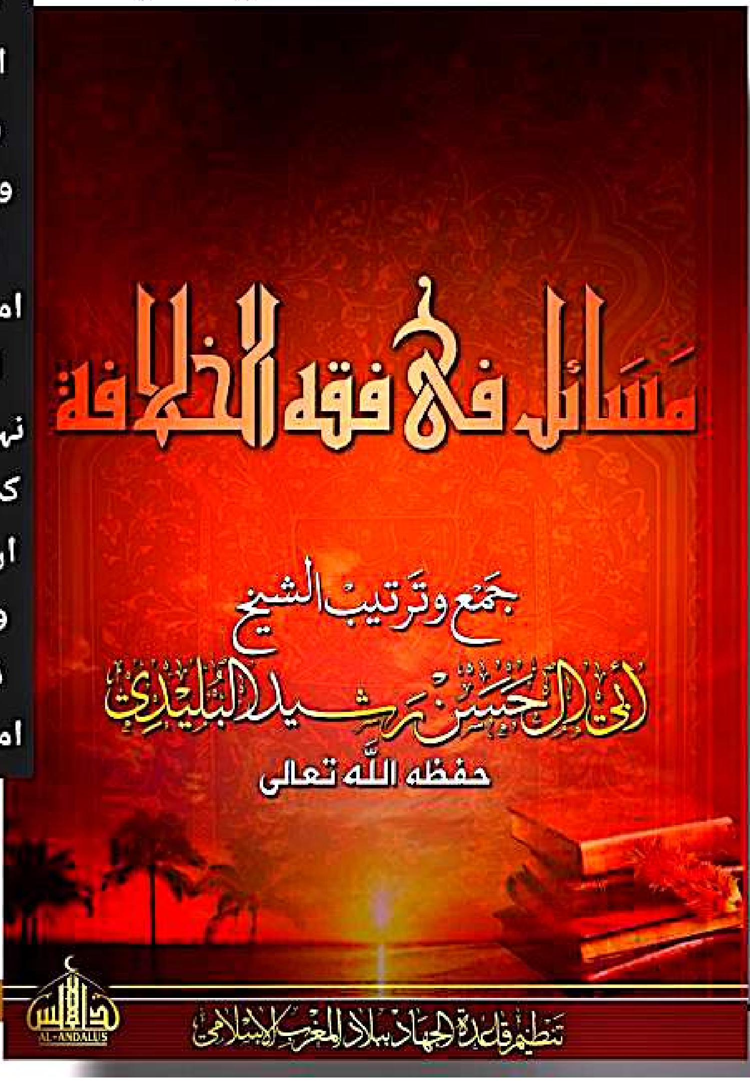

للش

CamScanner

كتاب

الفصل في الملل والاهواء والنحل

للامام ابي محمد علي بن احمد بن حزم

الظاهري المتوفي سنة ٤٥٦

الفصل بكسر ففتح جمع فصلة بفتح فسكون كقصعة وقصع النخلة المنقولة

من نخلها الى محل آخر لتثمر

وبهامشه

الملل والنحل لامام ابي الفتح محمد

بن عبد الكريم الشهرستاني

المتوفي سنة ٥٤٨

الجزء الثالث

(طبع على نفقة احمد ناجي الجمالي ومحمد امين الخانجي واخيه)

الطبعة الاولى

طبع بالمطبعة الادبية بسوق الخضار القديم سنة ١٣٢٠

CamScanner

﴿ قال ابو محمد ﴾ ولا حرج ولا تعجيز اكثر من تعرف اجماع فضلاء من في المولتان والمنصورة الى بلاد مهرة الى عدن الى اقاصي المصامدة الى طنجة الى الاشبونة الى جزائر

جہاں تک اس قول کی بات ہے کہ امامہ کا عقد صرف اس وقت صحیح ہے جب امام کی حاضری اور اس مقام کے اہل کی شرکت ہو، تو اہل شام نے خود یہ دعویٰ کیا، نہ کہ ان کے لیے۔

یہی وجہ بنی کہ انہوں نے مروان اور اس کے بیٹے عبد الملک کی بیعت پر زور دیا اور اس کے ذریعے اہل اسلام کے خون کو حلال سمجھا۔

ابو محمد نے کہا: اور یہ قول فاسد ہے کیونکہ اس کے اہل کے پاس کوئی حجت نہیں ہے، اور دین میں ہر قول جو قرآن، رسول اللہ ﷺ کی سنت یا امت کے یقینی اجماع سے ثابت نہ ہو، وہ یقینی طور پر باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کہو! اپنا برہان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔"

پس واضح ہو گیا کہ جس کے پاس اپنی بات کی صحت کا کوئی برہان نہ ہو، وہ اس میں صادق نہیں ہے، لہذا یہ قول ساقط ہو گیا۔

ولتخلف من تخلف عن ذلك لعذر او على وجه المعصية ولو كان هذا لكان امر الله تعالى بالقيام بالقسط وبالتعاون على البر والتقوى باطلا فارغاً وهذا خروج عن الاسلام فسقط القول المذكور وبالله تعالى التوفيق واما قول من قال ان عقد الامامة لا يصح الا بعقد اهل حضرة الامام واهل الموضع الذي فيه قرار الائمة فان اهل الشام كانوا قد ادعوا ذلك لانفسهم حتى حملهم ذلك على بيعة مروان وابنه عبد الملك واستحلوا بذلك دماء اهل الاسلام

﴿ قال ابو محمد ﴾ وهو قول فاسد لا حجة لاهله وكل قول في الدين عري عن ذلك من القرآن او من سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم او من اجماع الامة المتيقن فهو باطل بيقين قال الله تعالى « قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين » فصح ان من لا برهان له على صحة قوله فليس صادقاً فيه فسقط هذا القول ايضاً واما قول الجبائي فانه تعلق فيه بفعل عمر رضي الله عنه في الشورى اذ قلدها ستة رجال وامرهم ان يختاروا واحداً منهم فصار الاختيار منهم بخمسة فقط

﴿ قال ابو محمد ﴾ وهذا ليس شيء لوجوه اولها ان عمر لم يقل ان تقليد الاختيار اقل من خمسة لا يجوز بل قد جاء عنه انه قال ان مال ثلاثة منهم الى واحد وثلاثة الى واحد فاتبعوا

الثلاثة

Digitized by Google

CS CamScanner

جدید کمپیوٹر ایڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وذکرھم بایّٰم اللہ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لکل صبار شکور

مقدمہ

ابن خلدون

(حصہ دوئم)

فلسفہ، تاریخ، تمدن وعوارض تمدن پر جامع بحث اور بصیرت افروز تاریخی نکات کا بیان

مصنفہ

رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون ۷۳۲ھ تا ۸۰۸ھ (۱۳۳۳ء تا ۱۴۰۶ء)

ترجمہ

مولانا راغب رحمانی

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

افعال سلاطین کے ساتھ بیکار نہیں ہوا کرتے۔ اپنے افعال پر اپنے امام کے افعال کا قیاس کرلو۔

فصل نمبر ۳۰

ولی عہدی: ہم اوپر امامت پر اور مصلحت کی وجہ سے اس کے مسنون ہونے پر روشنی ڈال آئے ہیں اور اس پر بھی کہ امام کی حقیقت یہی ہے کہ وہ قوم کے دینی و دنیوی مصالح پیش نظر رکھتا ہے لہٰذا امام قوم کا بہی خواہ مخلص ہمدرد اور محافظ ہوتا ہے جو زندگی کی حالت میں قوم کے مصالح پیش نظر رکھتا ہے اور سوچ سمجھ کر آنے والے حالات کا ایسا انتظام کر جاتا ہے جو اس کی وفات کے بعد ملک وقوم میں انتشار اور ابتری نہ پیدا ہونے دے چنانچہ وہ اپنی زندگی ہی میں کسی ایسے شخص کو ولی عہد نامزد کر جاتا ہے جو اس کا صحیح جانشین ہونے کی اہلیت رکھتا ہو اور وہی فرائض انجام دے سکتا ہو جو آج تک امام دیتا چلا آیا ہے اور قوم کو بھی اس پر اسی طرح اعتماد ہو جس طرح موجودہ امام پر تھا الغرض امام کا اپنی زندگی میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کرنا ولی عہدی ہے اور نامزد شخص کو ولی عہد کہا جاتا ہے۔

ولی عہدی کا ثبوت: شریعت مطہرہ میں اجماع سے ولی عہدی کا جواز و انعقاد ثابت ہے کیونکہ صحابہ کی موجودگی میں صدیق اکبرؓ نے فاروق اعظمؓ کو اپنا ولی عہد مقرر فرمایا اور اسے تمام صحابہؓ نے بالاتفاق منظور فرمایا اور سب نے فاروق اعظمؓ کی اطاعت اپنے اوپر واجب و لازم سمجھی اسی طرح فاروق اعظمؓ نے عشرہ مبشرہ میں سے باقی رہ جانے والے چھ صحابہ کو مجلس شوریٰ کے لیے بطور ارکان کے نامزد فرمایا اور انہیں امام چننے کا اختیار سونپ دیا پھر ان میں سے بھی تین نے اپنے اختیارات تین کے حوالے کر دیئے اور دست بردار ہو گئے۔ پھر ان تینوں نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو انتخاب خلیفہ کے لیے چن لیا چنانچہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے انتخاب امام کے لیے سرتوڑ کوشش کی اور اس سلسلے میں تمام مسلمانوں سے فرداً فرداً مشورہ کیا اور سب کو علیؓ و عثمانؓ پر متفق پایا۔ آخر کار آپ نے بیعت کے لیے حضرت عثمان کو ترجیح دی کیونکہ عبدالرحمٰنؓ حضرت عثمانؓ کے معاملات میں بہ نسبت اپنے ذاتی اجتہاد کے صدیق و فاروق کی پیروی کو ضروری سمجھتے تھے الغرض بالاتفاق حضرت عثمان کو خلیفہ چن لیا گیا اور ان کی اطاعت لازم تسلیم کر لی گئی اس اجتماع میں تمام وہ صحابہ موجود تھے جو بیعت صدیق و فاروق میں موجود تھے لیکن ان کے خلاف کسی نے لب کشائی نہیں کی جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب آپ کی خلافت پر راضی اور متفق تھے اور اس کی صحت کے قائل تھے اور اصول کا یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ اجماع صحابہ حجت ہے۔

ولی عہدی کے سلسلے میں امام کی مودت: اس سلسلے میں امام پر بدگمانی روا نہیں اگرچہ وہ اپنے باپ یا بیٹے ہی کو ولی عہد بنا جائے کیونکہ جب امام کی زندگی میں مسلمانوں کے تمام کاموں پر قابل اعتماد تسلیم کر لیا گیا ہے تو وہ بدرجہ اولیٰ کوئی ایسا جرم کر کے جو قابل اعتراض ہو فوت نہ ہو گا لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو باپ اور بیٹے کی ولی عہدی کے سلسلے میں امام پر بدگمانی کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی صورت میں بھی بدگمانی نہیں پیدا ہونی چاہیے خصوصاً جبکہ ولی عہدی کسی مصلحت کی یا کسی فساد

Converted by Tiff Combine - (no stamps are applied by registered version)

اعتبار العدد ، ومراده بذلك حقيقة الاجتهاد كما لايخفى ، ويشترط شاهدان إن اتحد المبايع : أى لأنه لايقبل قوله وحده فربما ادعى عقد سابق وطال الخصام لا إن تعددوا : أى لقبول شهادتهم بها حينئذ فلا محذور (و) ثانيها (باستخلاف الإمام) واحدا بعده ولو أصله أو فرعه ، ويعبر عنه بعهده إليه كما عهد أبو بكر إلى عمر رضى الله تعالى عنهما وانعقد الإجماع على الاعتداد بذلك . وصورته أن يعقد له الخلافة فى حياته ليكون هو الخليفة بعده ، فهو وإن كان خليفة فى حياته غير أن تصرفه موقوف على موته ففيه شبه بوكالة نجزت وعلق تصرفها بشرط ،

نهاية المحتاج

إلى

شرح المنهاج

فى الفقه على مذهب الإمام الشافعى رضى الله عنه

تأليف

شمس الدين محمد بن أبى العباس أحمد بن حمزة

ابن شهاب الدين الرملى المنوفى المصرى الأنصارى

الشهير بالشافعى الصغير المتوفى سنة ١٠٠٤ هجرية

ومعه

١ — حاشية أبى الضياء نور الدين على بن على الشبراملسى القاهرى المتوفى سنة ١٠٨٧ هـ

٢ — حاشية أحمد بن عبد الرزاق بن محمد بن أحمد المعروف بالمغربى الرشيدى المتوفى سنة ١٠٩٦ هـ

الجزء السابع

دار إحياء التراث العربى — مؤسسة التاريخ العربى

بيروت - لبنان

"امام کے بعد کسی ایک کو خلافت کے لیے مقرر کرنا، چاہے وہ اس کا بیٹا ہو یا پوتا، اور اسے اس کے لیے عہد دینا کہ جیسے ابو بکر نے عمر کو عہد دیا تھا، اور اس بات پر اجماع (علماء کا اتفاق) قائم ہوا کہ اس کی اتباع کی جائے۔"

CamScanner

التراث العربي المعاصر

الدولة والخلافة في الخطاب العربي

إبان الثورة الكمالية في تركيا

رشيد رضا - علي عبد الرازق
عبد الرحمن الشهبندر

دراسة ونصوص

وتقديم:
...ه كوثراني

دار الطليعة - بيروت

Bibliotheca Alexandrina

CamScanner

من قدر الله إلى قدر الله، أرأيت لو كانت لك إبل فهبطت وادياً له عدوتان إحداهما خصبة والأخرى جدبة أليس إن رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله، وإن رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله؟ ثم جاء عبد الرحمن بن عوف فأخبره بالحديث المرفوع الموافق لرأي شيوخ قريش.

١١ ـ التولية بالاستخلاف والعهد

اتفق الفقهاء على صحة استخلاف الإمام الحق والعهد منه بالخلافة إلى من يصح العهد إليه على الشروط المعتبرة فيه[١] أي في الإمام الحق. فالعهد أو الاستخلاف لا يصح إلا من إمام مستجمع لجميع شروط الإمامة لمن هو مثله في ذلك. هذا شرط العهد إلى الفرد، واستدلوا على ذلك باستخلاف أبي بكر لعمر، وأما العهد إلى الجمع وجعله شورى في عدد محصور من أهل الحل والعقد، فاشترطوا فيه أن تكون الإمامة متعيّنة لأحدهم، بحيث لا مجال لمنازعة أحد لمن يتفقون عليه منهم، وهو الموافق لجعل عمر إياها شورى في الستة (رض)، قال الماوردي: «وانعقد الإجماع عليها أصلاً في انعقاد الإمامة بالعهد وفي انعقاد البيعة بعدد يتعين فيه الإمامة لأحدهم باختيار أهل الحل والعقد»[٢].

وقد تمسك بهذا أئمة الجور وخلفاء التغلّب والمطامع ولم يراعوا فيه ما راعاه من احتجّوا بعمله من استشارة أهل الحل والعقد والعلم برضاهم أولاً واقناع من كان توقف فيه، والروايات في

فقہاء کا اتفاق ہے کہ امام حق کی جانب سے جانشینی اورعہد بالامانت جائز ہے

أهل الحل والعقد به ـ على عهد معاوية واستخلافه ليزيد الفاسق الفاجر بقوة الإرهاب من جهة ورشوة الزعماء من أخرى؟ ثم ما تلاه واتبعت فيه سنّته السيئة[٣] من احتكار أهل الجور والطمع للسلطان، وجعله إرثاً لأولادهم أو لأوليائهم كما يورث المال والمتاع؟ ألا إن هذه هي أعمال عصبية القوة القاهرة المخالفة لهدي القرآن، وسنّة الإسلام.

ذكر الفقيه ابن حجر في التحفة اختصاص الاستخلاف بقسميه (الفردي والجمعي) بالإمام الحق واعتماده ثم قال وقد يشكل عليه ما في التواريخ والطبقات من تنفيذ العلماء وغيرهم لعهود بني العباس مع عدم استجماعهم للشروط بل نفّذ السلف عهود بني أمية مع أنهم كذلك ـ إلا أن يقال هذه وقائع محتملة أنهم إنما نفذوا ذلك للشوكة وخشية الفتنة لا للعهد بل هو الظاهر.

وقال الماوردي في العهد المشار إليه في أول هذه المسألة «ويعتبر شروط الإمامة في المولى من وقت العهد إليه. وإن كان صغيراً أو فاسقاً وقت العهد وبالغاً عدلاً عند موت المولي لم تصح خلافته حتى يستأنف أهل الاختيار بيعته» ونقل الحافظ ابن حجر في شرحه لحديث عبادة في

(١) آخر ص ٩ من الأحكام السلطانية.

(٢) آخر ص ١١ من الأحكام السلطانية.

(٣) سنذكر بعض الروايات عن المحدثين في استخلافه في مسألة يزيد بن معاوية.

پس جب اہلِ حل و عقد، یا ان کی اکثریت، ایسے شخص کی بیعت کر لیں جس میں امامت کی شرائط موجود ہوں، تو اسی کے ساتھ اس کی امامت قائم ہو جاتی ہے، اور تمام مسلمانوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس کی بیعت میں شامل ہوں — چاہے حقیقتاً، یعنی خود براہِ راست اس کی بیعت کر کے۔

تصدر م
الناس ال
أهل الحل
بلدة، س
مصافحة

مكة، فقد بايعه الرجال والنساء، لكنه أحجم عن مصافحة النساء. فإذا بايع أهل الحل والعقد، أو جماهيرهم، رجلاً ممّن توفّرت لديه شروط الإمامة، انعقدت له الإمامة بذلك، وكان على سائر المسلمين أن يدخلوا في بيعته حقيقةً أو حكماً، بأن يبايعه مباشرة، أو يعقد العزم على السمع والطاعة له ضمن

الحدود المشروع ... الحل
والعقد منهم، لأن ... يعة،
وإذا قام الإجماع ... طعي
لا تجوز مخالفته ... جتهاد
في موضوع الإم ... تكن
بيعتهم نافذة، ول ... يعته،
بأن يظهر الموافق ... لأنها
عقد مراضاة واخ

٣ ـ الاستي ... يكون
المستولي جامع ... ا من
الآخرين. وفي ع ... لكنه
يكون عاصياً بما

ـ الشرط ... رعي
صحيح، إما إذا ... خرى
بالاستيلاء والغل ... هذا
الثاني عندئذ با ... قول
النبي ﷺ: «إذا بو

خامساً ـ م
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي ... وا اللَّهَ
الجهاد الفقرة (... كتاب
فيما أحب وكره، ... سلم

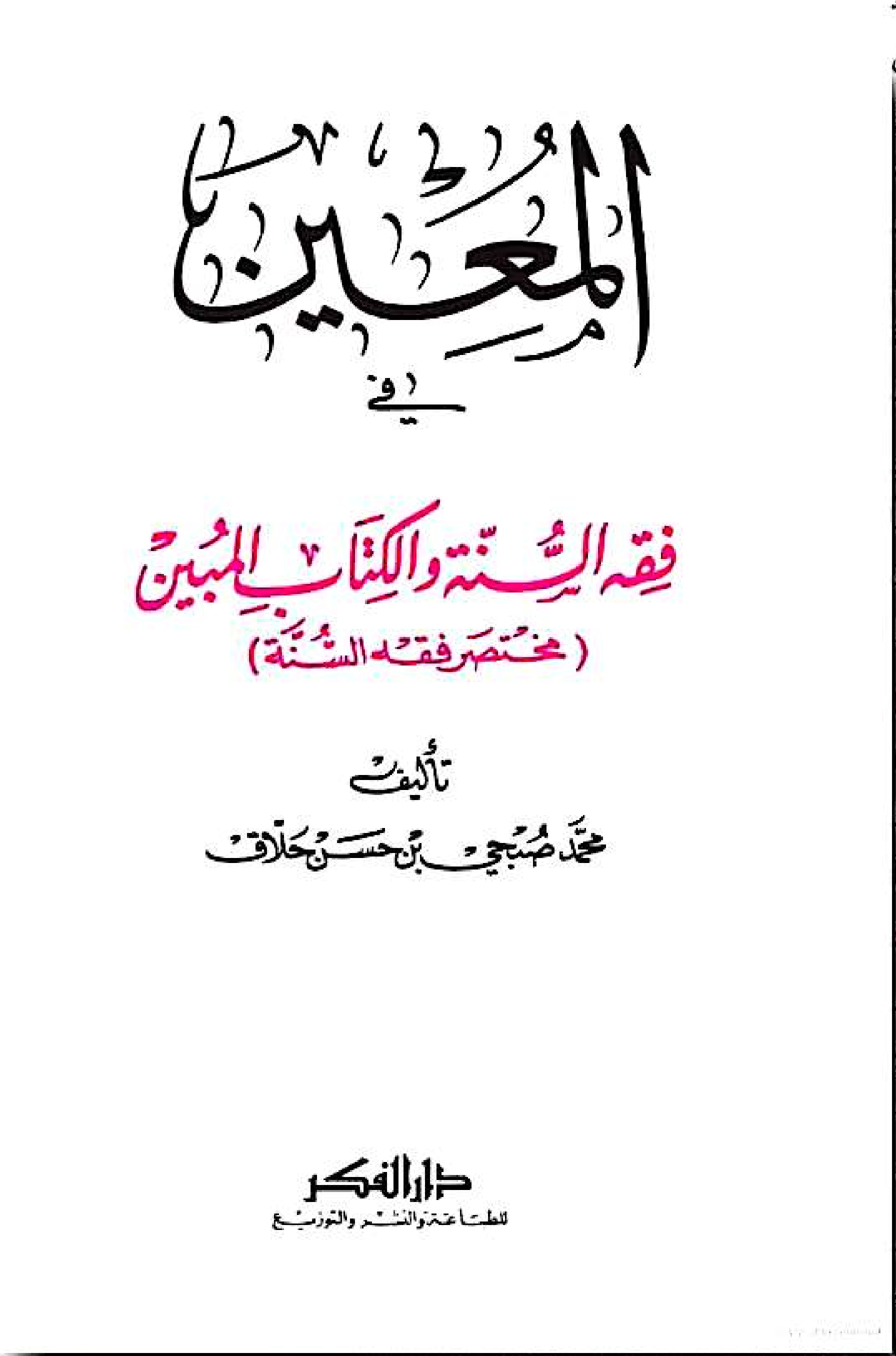

(١٦٠٤) رواه مس
(١٦٠٥) أخرجه

Copyrighted material

اور جو بات ہمیں راجح معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ:
امامتِ عظمیٰ (خلافت) صرف اس وقت قائم ہوتی ہے جب امت کی نمائندگی
کرنے والے اور اس کی طرف سے صحیح نیابت رکھنے والے اہلِ حل و عقد کی
اکثریت بیعت کرے، تاکہ ان کا فیصلہ ایسا ہو جیسے پوری امت نے کیا ہو۔
ابتدائی دورِ اسلام میں اہلِ حل و عقد حکومت کے مرکز میں محدود تھے اور
مختلف علاقوں میں منتشر نہ تھے، اسی لیے وہ خود ہی خلیفہ کا انتخاب اور
بیعت کیا کرتے تھے۔

ولا يجوزُ نصب ... بخلافِ
النبوّة، حَيْثُ جاز نبيًّا ... ساحَنة،
فلو نصبوا إمامَيْنِ مع... إمامٌ،

= لا إجماعاً على ذلك العدد في كل بيعة.

وذهبت طائفة ثالثة: إلى أن الإمامة تنعقد ببيعة واحد من أهل الحل والعقد.

واستدلوا على ذلك: بقول العباس لعلي رضي الله عنهما (امدد يدك أبايعك فيقول الناس عم رسول الله ﷺ بايع ابن عمه فلا يختلف عليك اثنان).

ورد هذا بأنه مذهب صحابي ومذهب الصحابي ليس بحجة والذي يظهر لنا: أن الإمامة العظمى لا تنعقد إلا ببيعة جمهور أهل الحل والعقد الذين يمثلون الأمة وينوبون عنها نيابة صحيحة حتى يكون ما يقررونه كأنها هي التي قررته كان أهل الحل والعقد في الصدر الأول من الإسلام محصوري في مركز الحكومة غير متفرقين في البلاد فكانوا يقومون باختيار الخليفة وبيعته.

فالست... د الذين يمثلون
المسلمي... ـ رأيهم.
فلما ... م الخليفة حتى
يمثلوا ا... ل فتطمئن لما
يقررونه ... عليه فلا تنعقد
الخلافة ...
وما أ... الأقصر البيعة
على أف... خرجت الخلافة
الإسلامي...
ولولا ...
ينظر ...
للشيخ (... سياسة الشرعية
(١) الخليفة ... ٣.
واجتماع... اسية، وإدارية،
النظام، ... حدة يضبط بها
الأحكام ... ظهور كثير من
لمقصود ... ، وذلك منافي
بينهم. ... لافة والخصام
قال ...
حدودهـ... كامهم، وإقامة
قال شار... من الأمور) ـ
(التي ...
نصب ... ومن أين يجب
والدنيا ... تلال أمر الدين
المسامرة» (ولا =

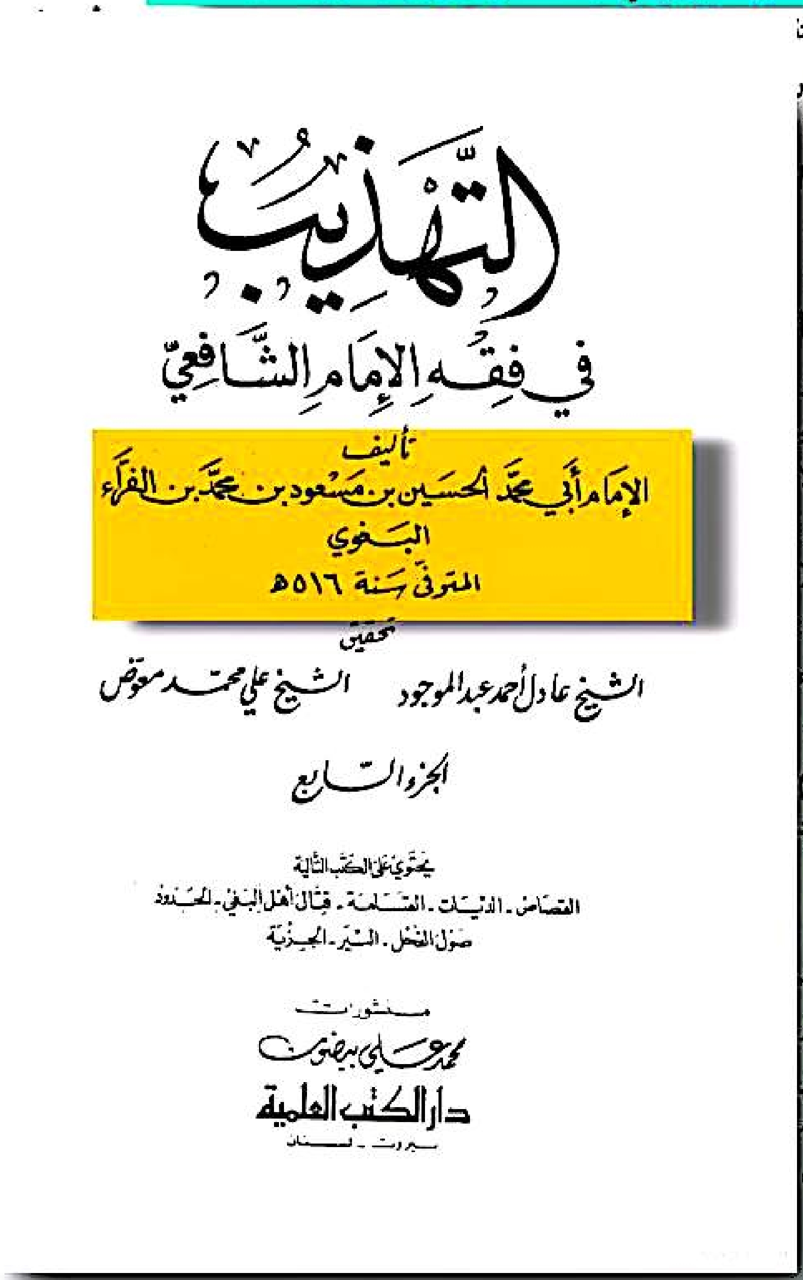
التهذيب
في فقه الإمام الشافعي
تأليف
الإمام أبي محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء
البغوي
المتوفى سنة ٥١٦هـ
تحقيق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود
الشيخ علي محمد معوض
الجزء السابع
يحتوي على الكتب التالية
القصاص ـ الديات ـ القسامة ـ قتال أهل البغي ـ الحدود
صول الفحل ـ السير ـ الجزية
منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

Copyrighted material

CamScanner

المُقْنِع

لموفق الدين أبي محمد عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة المقدسي

٥٤١ – ٦٢٠هـ

و :

الشَّرْحُ الكَبِير

لشمس الدين أبي الفرج عبد الرحمن بن محمد بن أحمد بن قدامة المقدسي

٥٩٧ – ٦٨٢هـ

ومعهما :

الإِنْصَاف

في معرفة الراجح من الخلاف

لعلاء الدين أبي الحسن علي بن سليمان بن أحمد المرداوي

٨١٧ – ٨٨٥هـ

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

الجزء السابع والعشرون

الحدود – الأيمان

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

المقنع

بَابُ قِتَالِ أَهْلِ الْبَغْيِ

الشرح الكبير

دو فائدے ہیں:

ان میں سے ایک یہ کہ امام کا نصب فرض کفایت ہے۔

الفروع میں کہا گیا: فرض کفایت، زیادہ صحیح ہے۔

یعنی اگر کسی کی امامت اجماع، نص، اجتہاد، یا پیشگی نص کے ذریعے ثابت ہو جائے، اور اس کے لیے مخصوص خبر بھی موجود ہو، تو اس کے خلاف لڑائی کرنا حرام ہے۔اسی طرح اگر امام نے لوگوں کو اپنی طاقت یا تلوار کے ذریعے مطیع کیا، اور لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور اسے امام مان لیا، تو بھی اس کے خلاف لڑائی جائز نہیں۔یہ بات الکافی اور دیگر کتب میں ذکر ہوئی ہے۔اور الرعاية میں روایت کی گئی ہے۔اور پہلے یہ بیان کیا گیا کہ صرف یہی طریقہ سے امام ہونا کافی نہیں۔اور الأحكام السلطانية میں بھی دو روایات بیان کی گئی ہیں۔

الإنصاف

بابُ قِتالِ أهْلِ البَغْيِ

فائدتان ؛ إحْداهما ، نَصْبُ الإمامِ[3] فَرْضُ كِفايَةٍ . قال في « الفُروعِ » : فَرْضُ كِفايَةٍ ، على الأصحِّ . فمَن ثبَتَت إمامَتُه بإجْماعٍ ، أو بنَصٍّ ، أو باجْتِهادٍ ، أو بنَصٍّ مَن قبلَه عليه ، وبخَبَرٍ مُتَعَيِّنٍ لها ، حَرُمَ قِتالُه . وكذا لو قَهر النَّاسَ بسَيْفِه حتى أذْعَنُوا له ودَعَوه إمامًا . قالَه في « الكافِي » وغيرِه . وذكَرَه في « الرِّعايَةِ » رِوايَةً ، وقدَّم أنَّه لا يكونُ إمامًا بذلك ، وقُدِّمَ رِوايَتان في « الأحْكامِ السُّلْطانِيَّةِ » ؛

(١) سورة الحجرات ٩ ، ١٠ .

(٢ – ٢) سقط من : الأصل .

(٣) في الأصل : « الإمامة » .

CamScanner

مَطَالِبُ أُولِي النُّهَى

فِي

شَرْحِ غَايَةِ المُنْتَهَى

فِي جَمْعِ الإِقْنَاعِ وَالمُنْتَهَى

تأليف

العَلَّامَة مُصْطَفَى السُّيُوطِي الرُّحَيْبَانِي

مُصْطَفَى بن سَعِيد بن عَبْدِه السُّيُوطِي الرُّحَيْبَانِي الدِّمَشْقِي الحَنْبَلِي

(١١٦٥هـ - ١٢٤٣هـ)

ومعه

مِنْحَةُ مُولِي الفَتْحِ

لِتَجْرِيدِ زَوَائِدِ الغَايَةِ وَالشَّرْحِ

تأليف

العَلَّامَة حَسَن بن عُمَر بن مَعْرُوف الشَّطِّي الدِّمَشْقِي الحَنْبَلِي

(١٢٠٥هـ - ١٢٧٤هـ)

تحقيق ودراسة

مجموعة من المحققين

بإشراف

نور الدين طالب

المُجَلَّد الثَّالِث عَشَر

وِزَارَةُ الأَوْقَافِ وَالشُّؤُونِ الإِسْلَامِيَّة

إدارة الشؤون الإسلامية

بتمويل الإدارة العامة للأوقاف

دولة قطر

كَزَمَانِنَا، فَحُكْمُهُ فِيهَا[١] كَالإِمَامِ ـ وَيَثْبُتُ نَصْبُ الإِمَامِ بِإِجْمَاعٍ، وَنَصٍّ، وَاجْتِهَادٍ، وَقَهْرٍ، وَيَلْزَمُ الرَّعِيَّةَ طَاعَتُهُ، ....

عليها (كـ) ما هو الواقعُ في (زمانِنا، فحكمُه)؛ أي: المُتغلِّبِ (فيها)؛ أي: الناحيةِ التي استولى عليها (كـ) حكمِ (الإمامِ) من وجوب طاعتِه في غير المعصية، والصلاة خلفَه، وتولية القضاة والأمراء، ونفوذ أحكامهم، وعدم الخروج عليه بعدَ استقرار حالِه؛ لما في ذلك من شَقِّ العَصا، وهو متجه[٢].

(ويثبُتُ نصبُ الإمامِ بإجماعٍ) المسلمين عليه كإمامة أبي بكرٍ من بيعةِ أهل الحلِّ والعَقْدِ من العلماء ووجوه الناس الذين بصفة الشهود من العدالة وغيرها من العلم المُوصِل إلى معرفة مستحِقِّ الإمامة، وأنْ يكونوا من أهل الرأي والتدبير المؤدِّيَين إلى اختيار مَن هو للإمامة أصلحُ، ولا نظر لمن عدا هؤلاء؛ لأنهم كالهوام.

(و) يثبُتُ أيضاً بـ (نصٍّ)؛ أي: عهدِ مَن قبلَه عليه بأنْ يعهدَ الإمامُ بالإمامة إلى إنسانٍ ينصُّ عليه بعدَه، ولا يحتاجُ في ذلك إلى موافقة أهل الحل والعقد، كما عهد أبـو بكرٍ بالإمامة إلى عمرَ. (و) يثبتُ أيضـاً بـ (اجتهادٍ)؛ لأنَّ عمرَ ﷺ جعلَ أمرَ الإمامة شُورَى بين ستَّةٍ من الصحابة، فوقع الاتفاقُ على عثمانَ ﷺ[٣]، (و) يثبتُ أيضاً بـ (قَهْرٍ) مَن يصلُحُ لها غيرَه عليها.

(ويلزمُ الرَّعيَّةَ طاعتُه) قال أحمدُ: ومَن غلَبَ عليهم بالسيف حتى صار خليفةً، وسُمِّيَ أميرَ المؤمنين، فـلا يحلُّ لأحدٍ يؤمنُ بالله يبيتُ ولا يراه إماماً، برًّا كان أو فاجراً، انتهى[٤].

جیسا کہ امام کے بارے میں ہے -
امام کا نصب اجماع، نص، اجتہاد، یا قہر کے ذریعے ثابت ہوتا ہے،
اورعوام پر لازم ہے کہ اس کی اطاعت کریں۔

(١) سقط من «ح».

(٢) أقول: صرحوا بكل منهما

(٣) رواه البخاري (٣٤٩٧) من

(٤) انظر: «أصول السنة» للإمام أحمد (ص: ٤٢ ـ ٤٤).

CS CamScanner

وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية

الموسوعة الفقهية

الجزء التاسع

بيع - بيِّنة

CamScanner

عدد من تنعقد بمبايعتهم الإمامة :

١١ ـ اتفق الفقهاء على أن الإمامة تنعقد بإجماع أهل الحل والعقد على المبايعة ، وبمبايعة جمهور أهل الحل والعقد من كل بلد، وذهب بعض الفقهاء إلى أنها لا تنعقد بأقل من ذلك،ليتم الرضا به والتسليم لإمامته . وقد روى البخاري عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : «من بايع رجلا من غير مشورة من المسلمين فلا يبايع هو ولا الذي بايعه» .[١]

قال أبو يعلى : أما انعقاد الإمامة باختيار أهل الحل والعقد فلا تنعقد إلا بجمهور أهل الحل والعقد. قال أحمد في رواية إسحاق بن

كيفية البيعة :

١٢ ـ كيفيتها أن يقول كل من أهل الحل والعقد المبايعين لمن يبايعونه بالخلافة : قد بايعناك على إقامة العدل والإنصاف والقيام بفروض الإمامة . ولا يحتاج ذلك إلى صفقة اليد، وقد كانت البيعة على عهد رسول الله ﷺ وخلفائه الراشدين بالمصافحة ، فلما ولي الحجاج رتبها أيمانا تشتمل على اليمين بالله والطلاق والعتاق وصدقة المال. وزاد ابن القيم في إعلام

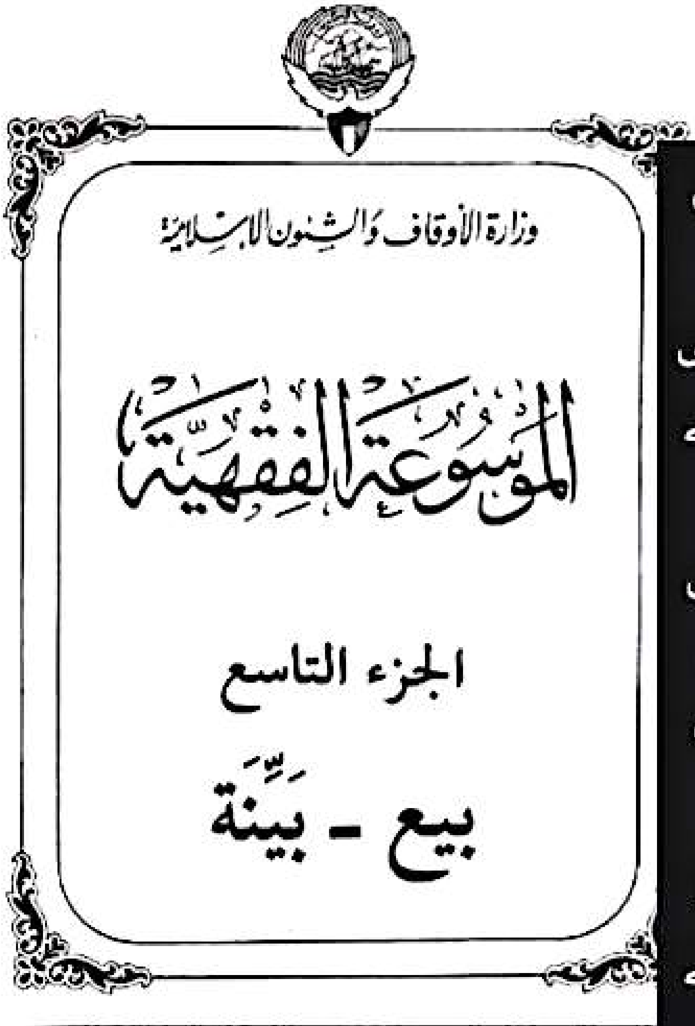

اتنے لوگ جن کی بیعت سے امامت قائم ہوتی ہے"

فقہاء متفق ہیں کہ امامت اس وقت قائم ہوتی ہے جب اہلِ حل و عقد سب کی اتفاق رائے سے بیعت ہو۔

اور یہ بھی کہ ہر علاقے کے اہلِ حل و عقد کی اکثریت کی بیعت سے امامت قائم ہوتی ہے۔

اور امام بخاری نے عمر بن خطابؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"جو شخص مسلمانوں کی مشاورت کے بغیر کسی شخص سے بیعت کرے، نہ وہ صحیح ہے نہ جس سے بیعت کی گئی۔"

(١) مطالب أولي النهى ٢٦٦/٦ ، والأحكام السلطانية لأبي يعلى ٩

CamScanner

اہلِ حل و عقد کی وہ تعداد جس سے ریاست / خلافت قائم ہوتی ہے

علماء کے درمیان اس بات میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ اہلِ حل و عقد میں سے کتنے افراد کی بیعت سے امامت (خلافت) قائم ہو جاتی ہے۔

اور ہم یہاں بھی وہی طریقہ اختیار کریں گے جو ہر اختلافی مسئلے میں اختیار کرتے آئے ہیں، یعنی:

ہم آراء کو ان کے قائلین کی طرف منسوب کر کے بیان کریں گے — اگر ہمارے پاس موجود مراجع ان آراء کے قائلین کو واضح کرتے ہوں — پھر ان آراء پر دلائل ذکر کریں گے، اور اس کے بعد اس رائے کو ترجیح دیں گے جو ہمارے نزدیک ترجیح کے زیادہ لائق ہو۔

چنانچہ اس مسئلے میں آراء اور ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

یہ کہ امامت اہلِ حل و عقد کی اکثریت (جمہور) کی بیعت سے قائم ہو جاتی ہے۔

اس رائے کے قائلین میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی شامل ہیں۔ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ صرف عمر اور ان کے ساتھ چند افراد نے بیعت کی ہوتی، اور باقی تمام صحابہ بیعت سے رک جاتے، تو اس صورت میں وہ امام نہ بنتے۔ بلکہ وہ اس لیے امام بنے کہ جمہور صحابہ نے ان کی بیعت کی، اور یہی وہ لوگ تھے جو قوت اور اقتدار والے تھے۔ اسی لیے سعد بن عبادہ کا پیچھے رہ جانا نقصان دہ ثابت نہیں ہوا، کیونکہ اس سے مقصود میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔"

عدد أهل الحل والعقد الذى تنعقد به الرياسة

اختلف العلماء فى العدد الذى تنعقد به الإمامة من أهل الحل والعقد اختلافاً كبيراً ، وسنتبع نفس الطريقة التى درجنا على اتباعها فى كل مسألة خلافية ، وهى أن نذكر الآراء منسوبة إلى أصحابها ، إن بينت المراجع التى بأيدينا أصحاب هذه الآراء ، وندلل لهذه الآراء ، ثم نتبع ذلك بترجيح الرأى الذى نراه مستحقاً الترجيح منها .

وها هى الآراء وأدلتها فى مسألة العدد الذى تنعقد به الإمامة :

الرأى الأول :

أن الإمامة لا تنعقد إلا بإجماع الأمة عن بكرة أبيـ
والتسليم لإمامته إجماعاً ، وقد عزا الشهرستانى هذا القو
الفوطى ، وإلى أبى بكر الأصم ، وهما من كبار علماء المعتـ
إنهما بقولهما هذا كانا يقدحان فى إمامة على بن أبى طالب
إمامته لم تنعقد بإجماع الأمة كلها(١) .

الرأى الثانى :

أن الإمامة لا تنعقد إلا بمبايعة الجمهور من أهل الحل والعقد ، ومن الذاهبين إلى هذا الرأى ابن تيمية ، حيث يقول عن أبى بكر رضى الله عنه(١) : « ولو قدر أن عمر وطائفة معه بايعوه ، وامتنع سائر الصحابة عن البيعة ، لم يصر إماماً بذلك ، وإنما صار إماماً بمبايعته جمهور الصحابة الذين هم أهل القدرة والشوكة ، ولهذا لم يضر تخلف سعد بن عبادة ، لأن ذلك لا يقدح فى مقصود

(١) الملل والنحل للشهرستانى — الجزء الأول ص ٣٤ .

(٢) منهاج السنه النبويه — الجزء الأول ص ١٤٢ .

CamScanner

دكتور
محمد رأفت عثمان

رياسة الدولة

في الفقــه الإسلامي

دار الكتاب الجامعي
سيد محمود وشركاه
ت ٩٨٦٥٤١

CamScanner

إلى أهل البلاد البعيدة فعليهم الموافقة والمتابعة وعلى هذا ، فلا يتعين للاعتبار عدد، بل لا يشترط العدد، ولو تعلق الحل والعقد بواحد مطاع كفت بيعته لانعقاد الإمامة ، وفي نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج[1] وهو من كتب الشافعية، والأصح أن المعتبر هو بيعة أهل الحل والعقد من العلماء والرؤساء ووجوه الناس، الذين يتيسر اجتماعهم حالة البيعة بلا كلفة عرفا كما هو المتجه ، لأن الأمر ينتظم بهم ، ويتبعهم سائر الناس ، ويكفي بيعة واحد انحصر الحل والعقد فيه ، فهذه النصوص من كتب الشافعية تفيد أن الإمامة يصح أن تنعقد بواحد في حال واحدة ، هي حال انحصار الحل والعقد في هذا الواحد ، بمعنى ألا يكون ثمة غيره من يمكن أن يوصف بصفات أهل الحل والعقد ، فإذا كان غير هذا الواحد من يمكن عدهم من أهل الحل والعقد وقام واحد بعقد الإمامة ، فلا تنعقد عند الشافعية ، حتى يعقدها العدد الذي يتيسر وجوده من أهل الحل والعقد .

فالشافعية إذن يخالفون أبا الحسن الأشعري في ناحية هامة ، وذلك لأن أبا الحسن الأشعري يرى أن الإمامة تنعقد لو عقدها واحد بشرط أن يكون ذلك العاقد عالما مجتهدا . ورعا ، إلى آخر الشروط التي بيناها آنفا عند ذكر رأيه ،

والإمامة تنعقد عند أبي الحسن الأشعري بهذا الواحد حتى لو وجد غيره من أهل الحل والعقد الذين استوفوا هذه الشروط التي اشترطها ، أو بعبارة أخرى فإنه إذا كان ثمة جماعة توافرت فيهم الشروط التي اشترطها أبو الحسن الأشعري فقام واحد منهم بمبايعة من يراد تقليده الإمامة ، فإن إمامته تنعقد بذلك ، ولو لم يشترك معه في البيعة أحد من باقي الذين توافرت فيهم الشروط المطلوبة ، ولكن الشافعية عند ما رأوا أن الإمامة تنعقد بالواحد قد اشترطوا أن يكون الحل والعقد منحصرا في هذا الواحد ، بمعنى ألا يوجد غيره ممن يمكن

(١) لشمس الدين الرملي من الجزء السابع ص ٣٩٠ .

اور "نہایۃ المحتاج إلی شرح المنهاج" (جو کہ فقہ شافعی کی معتبر کتاب ہے) میں ہے:"صحیح بات یہ ہے کہ معتبر اہلِ حل و عقد کی بیعت ہے، یعنی علماء، سردار اور بااثر لوگ جن کی حاضری بیعت کے وقت بغیر غیر معمولی مشقت کے ممکن ہو، جیسا کہ قرینِ قیاس ہے؛ کیونکہ انہی کے ذریعے امور منظم ہوتے ہیں اور باقی لوگ انہی کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اگر اہلِ حل و عقد ایک ہی شخص میں منحصر ہوں تو ایک ہی کی بیعت کافی ہے۔"پس شافعیہ کی کتابوں سے یہ نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امامت صرف ایک ہی صورت میں ایک شخص سے منعقد ہو سکتی ہے، اور وہ یہ کہ جب اہلِ حل و عقد صرف اسی ایک شخص میں منحصر ہوں۔یعنی اس کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا شخص موجود نہ ہو جو اہلِ حل و عقد کی صفات پر پورا اترتا ہو۔پس اگر اس ایک کے علاوہ اور لوگ بھی ایسے موجود ہوں جو اہلِ حل و عقد میں شمار ہو سکتے ہوں، اور ان میں سے صرف ایک نے امامت کا عقد کر دیا، تو شافعیہ کے نزدیک ایسی صورت میں امامت منعقد نہیں ہوتی، جب تک کہ ان اہلِ حل و عقد میں سے وہ تعداد عقد نہ کرے جن کی موجودگی ممکن ہو۔پس شافعیہ اس اہم نکتے میں امام ابو الحسن اشعری سے اختلاف کرتے ہیں،

کیونکہ امام ابو الحسن اشعری کے نزدیک اگر ایک شخص امامت کا عقد کر دے تو امامت منعقد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ وہ عقد کرنے والا عالم، مجتہد، متقی اور دیگر مذکورہ شرائط کا حامل ہو۔اور امام ابو الحسن اشعری کے نزدیک اسی ایک شخص کے عقد سے امامت منعقد ہو جاتی ہے، چاہے اس کے علاوہ دوسرے اہلِ حل و عقد بھی موجود ہوں جو ان تمام شرائط پر پورا اترتے ہوں۔ یا دوسرے لفظوں میں:اگر ایک جماعت ایسی موجود ہو جو ان تمام شرائط کی حامل ہو جنہیں امام ابو الحسن اشعری نے لازم قرار دیا ہے، اور ان میں سے ایک شخص اس امیدوار کے لیے بیعت کر دے جسے امام بنانا مقصود ہو، تو اسی ایک کی بیعت سے امامت قائم ہو جائے گی، چاہے باقی اہلِ حل و عقد میں سے کوئی بھی اس بیعت میں شریک نہ ہو۔لیکن شافعیہ جب ایک شخص سے امامت کے انعقاد کے قائل ہوئے تو انہوں نے یہ شرط لگائی کہ اہلِ حل و عقد اسی ایک شخص میں منحصر ہوں، یعنی اس کے علاوہ کوئی اور ایسا موجود نہ ہو جو اہلِ حل و عقد کی صفات پر پورا اترتا ہو۔

CamScanner

تیسرا قول:

یہ کہ امامت کم از کم چالیس افراد کی بیعت سے قائم ہوتی ہے، کیونکہ امامت کا معاملہ جمعہ سے کہیں زیادہ اہم اور خطرناک ہے، اور جبکہ جمعہ کی نماز چالیس سے کم میں قائم نہیں ہوتی، تو امام کی بیعت بدرجۂ اولیٰ چالیس سے کم میں نہیں ہونی چاہیے۔چوتھا قول:یہ کہ امامت پانچ افراد سے قائم ہو جاتی ہے، کہ وہ سب مل کر اس کا عقد کریں، یا ان میں سے ایک باقی چار کی رضامندی سے اس عقد کو انجام دے۔اس قول کو امام ماوردی نے بصرہ کے اکثر فقہاء اور متکلمین کی طرف منسوب کیا ہے، اور یہ نسبت جبائی (معتزلہ کے عالم) کی طرف بھی مشہور ہے۔اس قول کے قائلین نے دو دلائل پیش کیے ہیں:پہلا دلیل:حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت پانچ افراد سے منعقد ہوئی، پھر لوگوں نے ان کی پیروی کی۔ وہ پانچ افراد یہ تھے:حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت اسید بن حضیر، حضرت بشر بن سعد، اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم۔

دوسرا دلیل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل خلافت کے لیے عہد کرنا چاہا تو چھ صحابہ کو مقرر فرمایا کہ وہ آپس میں مشورہ کر کے ایک کو منتخب کریں، اور ان میں سے ایک کو باقی پانچ کی رضامندی سے خلیفہ بنایا جائے۔

الولاية ، فإن المقصود حصول القدرة والسلطان اللذين بهما تحصل مصالح الإمامة ، وذلك قد حصل بموافقة الجمهور على ذلك .

الرأى الثالث :

أن أقل عدد تنعقد به الإمامة أربعون لأن عقد الإمامة أعظم خطراً من الجمعة ، والجمعة لا تنعقد بأقل من أربعين فبيعة الإمام أولى(١) .

الرأى الرابع:

أن الإمامة تنعقد بخمسة ، يجتمعون على عقدها ، أو يعقدها أحدهم برضا الأربعة ، وقد نسب الماوردى(٢) هذا القول إلى أكثر الفقهاء والمتكلمين من أهل البصرة ، واشتهرت نسبته إلى الجبائى من علماء المعتزلة(٣) ، واستدل أصحاب هذا الرأى بأمرين :

أولهما : أن بيعة أبى بكر رضى الله عنه انعقدت بخمسة بايعوه ، ثم تابعهم الناس فيها ، وهؤلاء الخمسة هم : عمر بن الخطاب ، وأبو عبيدة بن الجراح ، وأسيد بن حضير ، وبشر بن سعد وسالم مولى أبى حذيفة رضى الله عنهم .

والثانى : أن عمر رضى الله عنه لما أراد أن يعهد قبل موته ، عهد إلى ستة من الصحابة ليختاروا أحدهم برضا الخمسة(٤) .

---

(١) فتح العزيز للرافعى ج — الجزء الرابع عشر من الورقه رقم ١٦٢ .
(٢) الاحكام السلطانيه ص ٥ .
(٣) الفصل فى الملل والأهواء والنحل لابن حزم — ج ٤ ص ١٦٧ .
(٤) الاحكام السلطانيه للماوردى ص ٥ .

CamScanner

الرأى التاسع:

يكفى فى انعقاد الإمامة أن يقوم بالبيعة واحد
إلى أبى الحسن الأشعرى ، واشتهرت نسبته إليه
أبو الحسن الأشعرى : إن الإمامة تنعقد لمن يصـ
أهل الاجتهاد والورع ، إذا عقدها لمن يصلح لـ
الباقين طاعته ، ويقول أبو اليسر محمد بن محمد
الأشعرى أنه قال : « إذا عقد واحد من أهل الر
لواحد هو أفضل الناس عقد الخلافة يصير خليفة

ومن هذين النقلين يتبين أن أبا الحسن الأشعرى يشترط لصحة عقد الإمامة بواحد عدة شروط :

الأول : أن يكون من تولى العقد من العلماء المجتهدين .

الثانى : أن يكون هذا العاقد ممن يتصفون بالورع .

الثالث : أن يكون معدوداً من أهل الرأى والتدبير .

الرابع : أن يكون قد حاز الشهرة عند جماهير الأمة .

الخامس : أن يكون الذى عقدت له البيعة أفضل الناس فى الصفات ، والشروط المطلوب توافرها فى الإمام .

ان دونوں نقلوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام ابو الحسن اشعری ایک شخص کے ذریعے عقدِ امامت کے صحیح ہونے کے لیے کئی شرائط لگاتے ہیں:

جس شخص نے عقد کیا ہو وہ علماء مجتہدین میں سے ہو۔

وہ ورع اور تقویٰ سے متصف ہو۔

وہ اہلِ رائے و تدبیر میں شمار ہوتا ہو۔

وہ جمہورِ امت میں شہرت رکھتا ہو۔

اور جس کے لیے بیعت کی جا رہی ہو وہ صفات کے اعتبار سے سب سے افضل شخص ہو، اور امام کے لیے مطلوب تمام شرائط پر پورا اترتا ہو۔

CamScanner

ڈ۔ قاسم عثمانی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں:

ڈ۔ قاسم عثمانی

علیؓ کی خلافت اور ان کی جنگوں کے بارے میں اختلاف سلف اور خلف دونوں میں بہت زیادہ اور وسیع پیمانے پر پایا جاتا ہے۔

مِنهاج السُّنّة النّبويّة

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الأول

والمقصود أن الخلاف فى خلافة علىّ وحروبه[1] كثير منتشر[2] بين السلف والخلف، فكيف تكون مبايعة الخلق له، أعظم من مبايعتهم للثلاثة قبله، [رضى الله عنهم أجمعين؟][3].

فإن قال : أردت بقولى[4] أن أهل السنة يقولون : إن خلافته انعقدت بمبايعة الخلق له لا بالنص.

فلا ريب أن أهل السنة وإن كانوا يقولون إن النص على أن عليًّا من الخلفاء الراشدين، لقوله : «خلافة النبوة ثلاثون سنة»، فهم يروون[5] النصوص الكثيرة فى صحة خلافة غيره.

وهذا أمر معلوم عند أهل العلم بالحديث[6]، يروون فى صحة خلافة الثلاثة نصوصاً كثيرة، بخلاف خلافة علىّ فإن نصوصها قليلة، فإن الثلاثة اجتمعت[7] الأمة عليهم فحصل بهم مقصود الإمامة، وقوتل بهم

المخطئ منهما. هذا قولهم فى على، وطلحة، والزبير، وعائشة؛ فأما معاوية فهم له مخطئون غير قائلين بإمامته. وانظر أيضاً : الانتصار للخياط، ص ٩٧ ـ ٩٨؛ الفرق بين الفرق، ص ٧١ ـ ٧٣؛ الملل والنحل ١/٥٢ ـ ٥٣.

(١) ن، م : وجوده، وهو تحريف.
(٢) ا : منذ شهر (وهو تحريف)؛ ب : مشتهر.
(٣) رضى الله عنهم أجمعين : زيادة فى (ا)، (ب).
(٤) بقولى : ساقطة من (م)، (ا). (ب).
(٥) ن : يرون، وهو تحريف.
(٦) ا، ب : أهل الحديث.
(٧) ن، م : أجمعت.

CamScanner

مناقب الشافعي
لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي
٣٨٤-٤٥٨

تحقيق
السيد أحمد صقر

الجزء الأول

مكتبة دار التراث
٢٢ شارع الجمهورية ـ القاهرة

الحديث فمالكٌ النَّجم (١) .

ن وابن عيينة القَرِينان (٢) .

ـا قال : حدثنا عبد الله بن محمد بن حيان قال :

ـمن بن زياد قال : حدثنا الحسن بن علي الطوسي

ـد بن إسماعيل السُّلَمي قال : سمعت البُوَيْطي

ـصول الأحكام ؟ فقال : خمسمائة . قيل له :

. فقيل له : كم منها عند مالك ؟ قال : كلها إلا

ابن عيينة ؟ قال : كلها إلا خمسة .

أخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ قال : أخبرني أبو أحمد بن أبي الحسن قال :
حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن إدريس قال : حدثني أبي قال : حدثنا حرملة قال :
سمعت الشافعي يقول : كان على المدينة « الهاشمي » فأرسل إلى « مالك »
فقال : أنت الذي تفتي في الإكراه وإبطال البيعة ؟ فضربه مُجَرَّداً ثيابه حتى
أصاب كتفه خلع ، فكان لا يزر أزراره بيده .

میں نے امام شافعیؒ کو فرماتے ہوئے سنا: مدینہ میں (ایک ہاشمی حکمران) تھا، اس نے امام مالکؒ کو بلایا اور کہا: کیا تم وہی ہو جو اکراہ (زبردستی) اور بیعت کے باطل ہونے کے بارے میں فتویٰ دیتے ہو؟ تو اس نے امام مالکؒ کو بلکل برہنہ حالت میں مارا، یہاں تک کہ ان کے کندھے پر ضرب سے ہڈی اُتر گئی (یعنی کندھا اُکھڑ گیا)، تو امام مالکؒ اپنی قمیص کے بٹن خود اپنے ہاتھ سے بند نہیں کر سکتے تھے۔

CamScanner

على بيعة قط، وإنما يبايع باختياره أو يترك، وقد كانوا يبدون اعتراضاتهم ولكنهم يتراجعون بعد الإقتناع بالحجة والبرهان، وبناء على هذا الشرط فبيعة المكره لا تلزم، فقد قال ابن كثير: «روى ابن جرير عن الإمام مالك أنه أفتى الناس بمبايعته ـ أي محمد بن عبدالله بن حسن الذي خرج سنة ١٤٥هـ ـ فقيل له: فإن في أعناقنا بيعة للمنصور، فقال: إنما كنتم مكرهين، وليس لمكره بيعة، فبايعه الناس عند ذلك ولزم مالك بيته»[١] وكان هذا هو سبب محنته رحمه الله وجلده[٢].

ومما يدل على هذا الشرط أيضا أن البيعة عقد مراضاة واختيار لا سبيل فيها إلى الإجبار والإكراه.

...ن شرط الإشهاد على المبايعة[٣] وذلك
...ت له سرا فيؤدي ذلك إلى الشقاق

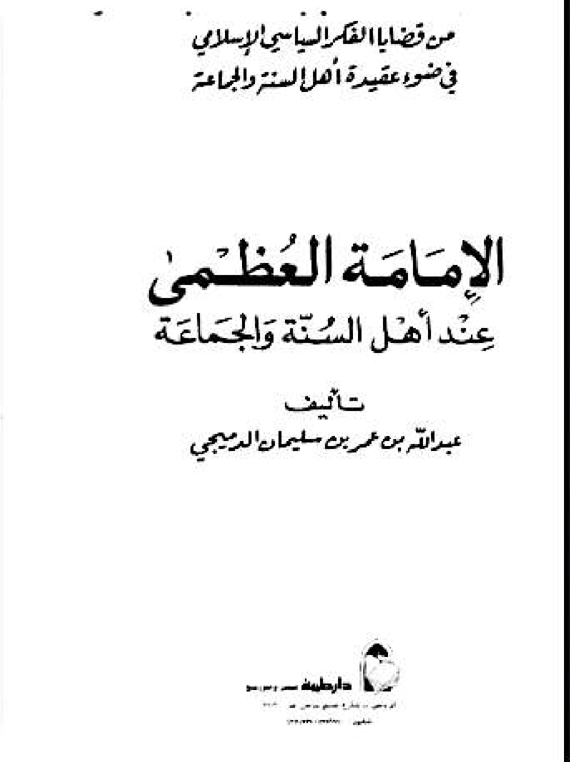

ابن کثیر نے ابن جریر کے حوالے سے روایت کیا کہ
امام مالک نے لوگوں کو بیعت کرنے کا فتویٰ دیا —
یعنی محمد بن عبداللہ بن حسن کی بیعت، جنہوں
نے 145 ہجری میں خروج کیا —
تو ان سے کہا گیا: ہمارے گلے میں تو منصور کی
بیعت موجود ہے۔
انہوں نے فرمایا: تمہیں (اس بیعت پر) مجبور کیا
گیا تھا، اور مجبور شخص کی بیعت معتبر نہیں
ہوتی۔
پس اس کے بعد لوگوں نے ان کی بیعت کر لی، اور
امام مالک اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گئے۔
اور یہی بات ان کی آزمائش اور کوڑوں کی سزا کا
سبب بنی، رحمہ اللہ۔
اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بیعت کی ایک
شرط یہ ہے کہ وہ رضامندی اور اختیار کا معاہدہ
ہے، جس میں جبر اور زبردستی کی کوئی گنجائش
نہیں۔

(٣) انظر مآثر الإنافة للقلقشندي ١/٤٥.
(٤) أضواء البيان ١/٦١.

CS CamScanner

مناقب الشافعي

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

٣٨٤–٤٥٨

تحقيق

السيد أحمد صقر

الجزء الأول

مكتبة دار التراث
٢٢ شارع الجمهورية ـ القاهرة

میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو شخص تلوار کے زور سے خلافت پر غالب آ جائے، یہاں تک کہ اسے خلیفہ کہا جانے لگے اور لوگ اس پر جمع ہو جائیں، تو وہ خلیفہ ہے۔"

أخبرنا أبو عبد الله ، أخبرني أبو أحمد بن أبي الحسن ، قال : حدثنا عبد الرحمن بن محمد ، قال : حدثني أبي ، قال : حدثنا حرملة ، قال :

سمعت الشافعي يقول : كل من غلب على الخلافة بالسيف حتى يسمى خليفة ويجمع الناس عليه ـ فهو خليفة .

قال حرملة : يعني إذا كان من قريش يُغْزَى معه وتُصلَّى خلفه الجمعة . ومن لم يفعل فهو صاحب بدعة .

وقد روينا في « كتاب فضائل الصحابة » توبة من قاتل علياً من أصحاب النبي ، صلى الله عليه وسلم ، يوم الجمل ، وروينا اعتراف معاوية بذنوبه في قصة المِسْوَر بن مَخْرَمَة ، وأنه يرجو النجاة بكلمة الشهادة ، وما يقيمه من الحدود ، وقتال المشركين مع صحبة رسول الله ، صلى الله عليه وسلم . والله أعلم .

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، قال : حدثنا أبو الوليد الفقيه ، قال : حدثنا أبو بكر بن عبيدة الوبري(٢) ، عن يونس بن عبد الأعلى ، قال :

---

(١) تاريخ دمشق ١٩١/١٠ ـ ١ .
(٢) في ا : « الدبري » وهو تصحيف ، وهو أحمد بن محمد بن عبيدة بن زياد بن عبد الخالق الثعالبي الوبري . كما في الأنساب ...

CamScanner

ایک مزید دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ تسلیم کرتے تھے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے۔

[صحيح البخاري/كتاب المزارعة/حديث: 2343]

نوٹ خلافت کے لیے بیعت کی ضرورت ہوتی ہے جب بیعت ہی نہیں کی تو لحاظ خلافت کو ہی تسلیم نہیں کیا یعنی ان کے مطابق علی خلیفہ نہیں تھے

قوله: (وصدراً من إمارة معاوية) أي خلافته، وإنما لم يذكر ابن عمر خلافة علي؛ لأنه لم يبايعه لوقوع الاختلاف عليه كما هو مشهور في صحيح الأخبار، وكان رأى أنه لا يبايع لمن لم يجتمع عليه الناس.

اس قول: (اور سیدنا معاویہ کی امارت کے ابتدائی دور میں) سے مراد ان کی خلافت ہے۔ ابن عمرؓ نے سیدنا علیؓ کی خلافت کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ انہوں نے اختلاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے ان کی بیعت نہیں کی تھی، جیسا کہ صحیح روایات میں مشہور ہے۔ اور ان کی رائے یہ تھی کہ وہ اس شخص کی بیعت نہیں کریں گے جس پر لوگوں کا اتفاق اور اجتماع نہ ہوا ہو۔

(فتح الباري بشرح صحيح البخاري المجلد السادس صفحه ١٤٥)

CamScanner

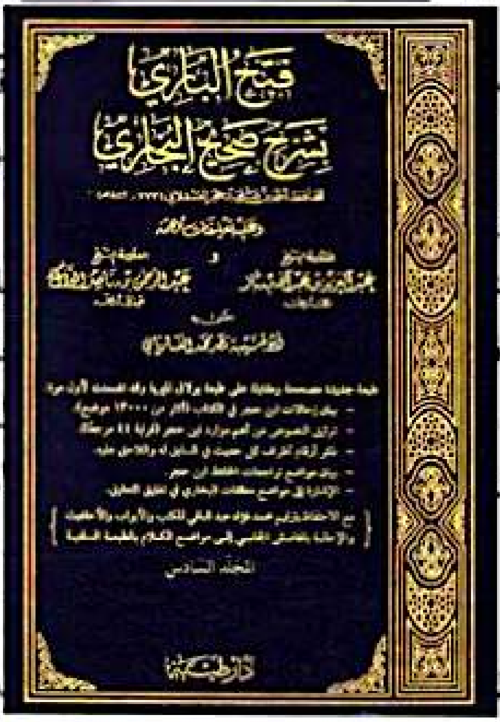

الترك، وهذا كله إن حمل النهي عن الكراء على عمو ... قال لهم

غير ... بها في

... لمن ... لبي،

... آخر ... لحديث

... ة ... لام،

إسن ... طلب

قال ابن حجر العسقلانی
عبداللہ بن عمررض حضرت
علی رض کو خلیفہ نہیں
مانتے تھے 🤭 بخاری
2343 کے تحت شرح میں

قوله: (عن عمرو) هو ابن دينار.

قوله: (ذكرته) أي حديث رافع بن خديج (لط ... ه قبل

وهو

٢٣٤٣ ـ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما كان يكري مزارعه على عهد النبي ﷺ وأبي بكر وعمر وعثمان وصدرًا من إمارة معاوية.

[الحديث ٢٣٤٣ ـ طرفه في ٢٣٤٥]

قوله: (وصدرًا من إمارة معاوية) أي خلافته، وإنما لم يذكر ابن عمر خلافة علي؛ لأنه لم يبايعه لوقوع الاختلاف عليه كما هو مشهور في صحيح الأخبار، وكان رأى أنه لا يبايع لمن لم يجتمع عليه الناس، ولهذا لم يبايع أيضًا لابن الزبير ولا لعبد الملك في حال اختلافهما، وبايع ليزيد بن معاوية، ثم لعبد الملك بن مروان بعد قتل ابن الزبير، ولعل في تلك المدة ـ أعني مدة

اس کے قول "وصدرا من إمارة معاوية" (اور معاویہ کی حکومت کے ابتدائی دور میں) کا مطلب ہے: ان کی خلافت (کا ابتدائی زمانہ)۔ اور ابن عمر نے حضرت علی کی خلافت کا ذکر اس لیے نہیں کیا کیونکہ انہوں نے ان کی بیعت نہیں کی تھی، کیوں کہ ان پر (امت کا) اختلاف واقع ہوا تھا، جیسا کہ صحیح روایات میں مشہور ہے۔ اور ابن عمرؓ کا یہ رائے تھا کہ وہ اس شخص کی بیعت نہیں کریں گے جس پر تمام لوگ متفق نہ ہوں۔ اسی وجہ سے انہوں نے نہ ابن زبیرؓ کی بیعت کی، نہ عبدالملک بن مروان کی (اس وقت) جب ان دونوں کے درمیان اختلاف تھا۔
البتہ انہوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت کی، پھر عبدالملک بن مروان کی، اُس وقت جب ابن زبیرؓ شہید ہو چکے تھے۔ اور غالباً حضرت علیؓ کے خلافت کے دور میں انہوں نے اپنی زمین کرایہ پر نہیں دی، اسی لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔

خلافة علي ـ لم يؤاجر أرضه فلم يذكرها لذلك، و...

خلافة معاوية وكان آخر خلافة معاوية في سنة ست...

إسماعيل عن أيوب بهذا الإسناد نحو هذا السياق وز...

سئل يقول: زعم رافع بن خديج[4] فذكره.

قوله: (ثم حدث عن رافع) بضم أوله على ما ل...

(١) (١٢/ ٥١)، كتاب الطلاق، باب٨، ح٥٢٦٧.
(٢) (٣/ ١١٧٨)، رقم ١٠٢.
(٣) (٦/ ١٣١)، كتاب الحرث والمزارعة، باب١٢، ح٢...

CamScanner

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کو خود سے زیادہ خلافت کے حقدار دار سمجھتے تھے

غور کریں تو ادھر لفظ خلافت نہیں بلکہ لفظ امر ہے جب ہم نے لفظ امر سے معنی خلافت لیا تو مخالفین عتراض کیا اور کہا یہاں امر سے مراد قصاص ہے تو پھر ہم بھی کہتے امر کا معنی جو تم کرتے وہ ہم ادھر کرلیتے مسلہ حل کرلیتے ہیں

ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ اور کچھ لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

کیا آپ علیؓ سے (خلافت کے معاملے میں) جھگڑا کر رہے ہیں؟ کیا آپ ان کے برابر ہیں؟ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، خدا کی قسم! مجھے پورا علم ہے کہ علیؓ مجھ سے افضل ہیں اور مجھ سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں، لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عثمانؓ مظلوم شہید کیے گئے، اور میں ان کا چچا زاد بھائی ہوں، اور میں تو صرف ان کے خون (کے قصاص) کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ تم علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ عثمانؓ کے قاتلوں کو میرے حوالے کر دیں تو میں ان کی بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ وہ لوگ علیؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ بات کہی، مگر علیؓ نے قاتلوں کو ان کے حوالے نہیں کیا۔

سیر اعلام النبلاء - ج3 - ص 140

يونس : عن ابن شهاب ، قال : لما بلغَ معاويةَ هزيمةُ يوم الجمل وظهورُ عليٍّ ، دعا أهلَ الشام للقتال معه على الشورى والطلبِ بدمِ عُثمان ، فبايعوه على ذلك أميراً غيرَ خليفة .

وفي كتاب صفِّين ليحيى بن سليمان الجعفي[1] بإسناد له : أن مُعاوية قال لجَرير البجلي لما قدم عليه رسولاً بعد محاورة طويلة : اكتبْ إلى عليٍّ أنْ يجعلَ لي الشام ، وأنا أُبايعُ له ما عاش ، فكتب بذلك إلى عليٍّ ، ففشا كتابُه ، فكتب إليه الوليدُ بنُ عُقْبة :

مُعاويَ إنَّ الشَّامَ شامُك فاعتصِمْ   بشامِك لا تُدْخِلْ عليك الأفاعيا
وَحامِ عَلَيها بالقنابل والقَنَا   ولا تكُ مَخْشُوشَ الذِّراعين وانيا[2]
فإنَّ عَلِيّاً ناظِرٌ ما تُجيبُه   فاهْدِ لَهُ حَرْباً تُشيبُ النَّواصِيا[3]

ثم قال الجعفي : حدثنا يعلى بن عُبيد ، عن أبيه ، قال : جاء أبو مسلم الخولاني وأناسٌ إلى معاوية ، وقالوا : أنت تُنازِعُ عليّاً أم أنتَ مثلُه ؟ فقال : لا والله ، إني لأعلمُ أنه أفضلُ مني وأحقُّ بالأمر مني ، ولكنْ ألستم تعلمون أنَّ عثمان قُتِلَ مظلوماً ، وأنا ابنُ عمِّه ، والطالبُ بدمه ، فائتوه ، فقولوا له ، فليدفَعْ إليَّ قتلةَ عُثمان ، وأُسلم له . فأتوا عليّاً ، فكلَّموه ، فلم

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

CamScanner

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کو خود سے زیادہ خلافت کے حقدار دار سمجھتے تھے

شارح شیخ الاسلام ڈاکٹر قاسم العثمانی

گزشتہ روایت کو ابن حجر نے نقل کر کے امر کی جگہ خلافت لکھ دیا ہے تو اگر ابن حجر سے یہ معنی خلافت ہی مانتے روایت میں تحریف کر کے ابن حجر نے جو بتایا وہ ہی لیتے تو ابن حجر ابن تیمیہ رحمہ اللہ تقی عثانی دیگر علماء نے اس روایت کو اور صحیح بخاری 4108 کی تدبیق کر کے کہا ان کا ارادہ خلافت کا دعوی تحکیم سے پہلے نہیں بعد کا تھا ان کے سکین اگلے صفحے پر دیکھیں

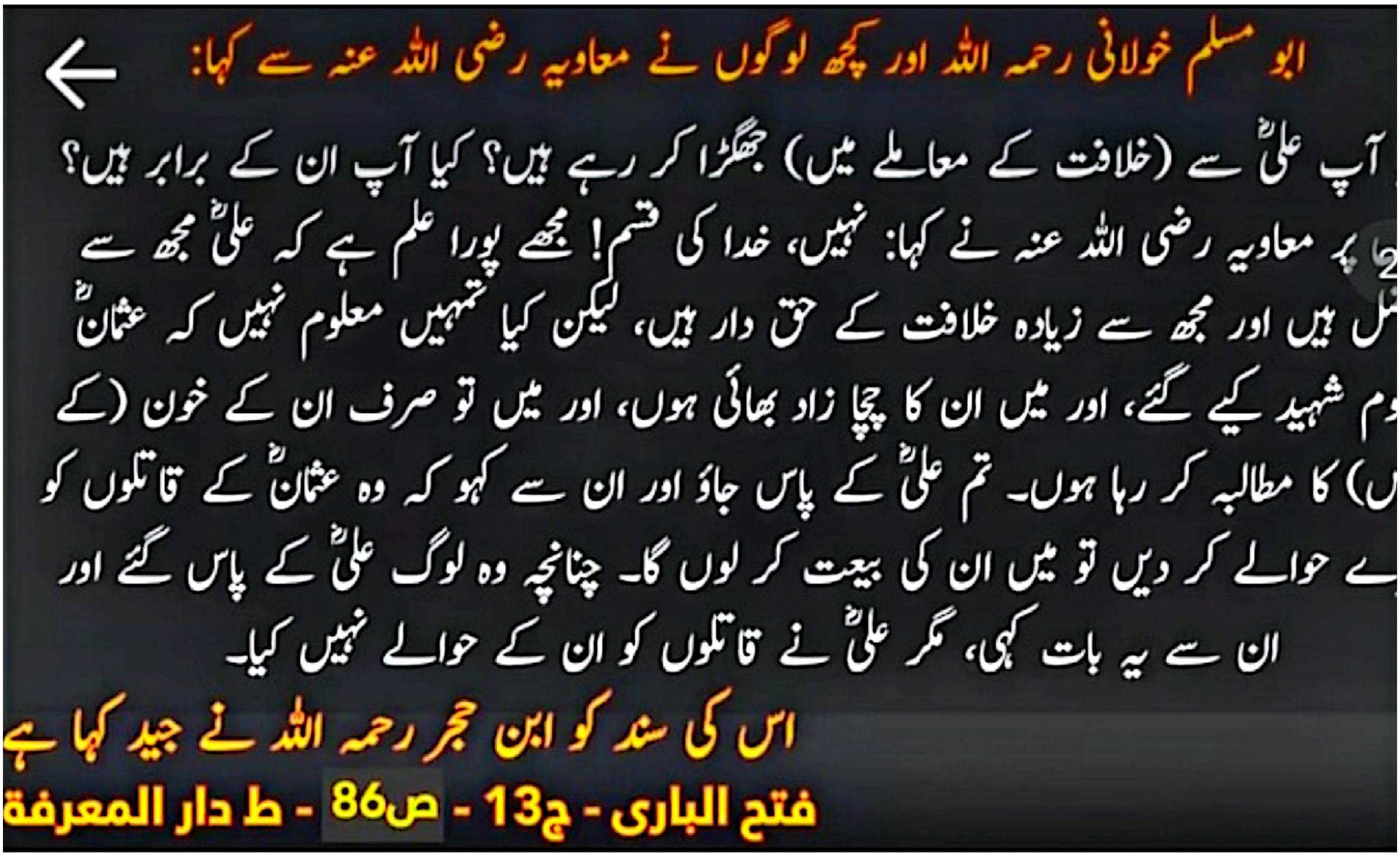
ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ اور کچھ لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

آپ علیؓ سے (خلافت کے معاملے میں) جھگڑا کر رہے ہیں؟ کیا آپ ان کے برابر ہیں؟ پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، خدا کی قسم! مجھے پورا علم ہے کہ علیؓ مجھ سے فضل ہیں اور مجھ سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں، لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عثانؓ وم شہید کیے گئے، اور میں ان کا چچا زاد بھائی ہوں، اور میں تو صرف ان کے خون (کے بدلے) کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ تم علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ عثانؓ کے قاتلوں کو ے حوالے کر دیں تو میں ان کی بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ وہ لوگ علیؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ بات کہی، مگر علیؓ نے قاتلوں کو ان کے حوالے نہیں کیا۔

اس کی سند کو ابن حجر رحمہ اللہ نے جید کہا ہے

فتح الباری - ج13 - ص86 - ط دار المعرفة

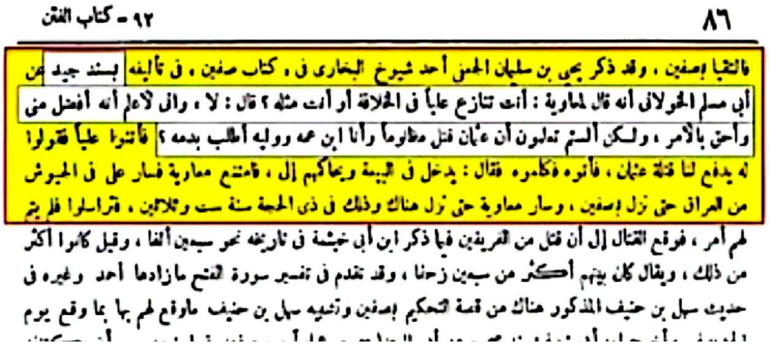
٨٦ ٩٢ - كتاب الفتن

فالتقيا بصفين ، وقد ذكر يحيى بن سليمان الجعفي أحد شيوخ البخاري في « كتاب صفين » في تأليفه بسند جيد عن أبي مسلم الخولاني أنه قال لمعاوية : أنت تنازع عليا في الخلافة أو أنت مثله ؟ قال : لا ، وإني لأعلم أنه أفضل مني وأحق بالأمر ، ولكن ألستم تعلمون أن عثمان قتل مظلوما وأنا ابن عمه ووليه أطلب بدمه ؟ فأتوا عليا فقولوا له يدفع لنا قتلة عثمان ، فأتوه فكلموه فقال : يدخل في البيعة ويحاكمهم إلي ، فامتنع معاوية فسار علي في الجيوش من العراق حتى نزل بصفين ، وسار معاوية حتى نزل هناك وذلك في ذي الحجة سنة ست وثلاثين ، فتراسلوا فلم يتم لهم أمر ، فوقع القتال إلى أن قتل من الفريقين فيما ذكر ابن أبي خيثمة في تاريخه نحو سبعين ألفا ، وقيل كانوا أكثر من ذلك ، ويقال كان بينهم أكثر من سبعين زحفا ، وقد تقدم في تفسير سورة الفتح ما زاده أحمد وغيره في حديث سهل بن حنيف المذكور هناك من قصة التحكيم بصفين وتنبيه سهل بن حنيف ما وقع لهم بها بما وقع يوم

CamScanner

حضرت امیر معاویہ رض حضرت علی حسن و حسین رض کو کہا ہم تم سے خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔

فتح الباری و نعمتہ الباری بریلوی اعلم

انا عثمانی

نے جنتوں میں تیار کی ہیں' حبیب نے کہا: آپ محفوظ رہے اور (فتنہ سے) بچالیے گئے۔ محمود نے عبدالرزاق سے روایت میں ("نَسْوَاتُهَا" کی جگہ) "نوساتها" کہا۔

حضرت معاویہ نے یہ خطبہ جنگ صفین کے بعد دیا تھا یا حضرت حسن سے صلح کے بعد؟ حضرت معاویہ نے کہا: ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں اس کی توجیہ اور حضرت ابن عمر کی رائے

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

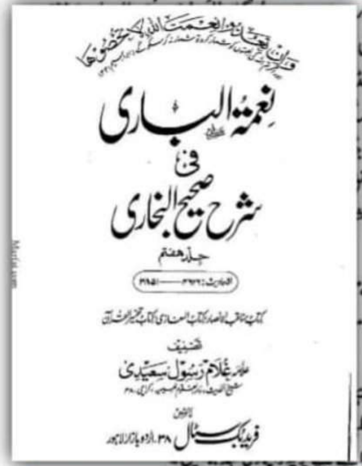

"نسواتها" علامہ خطابی نے کہا: صحیح بخاری میں اسی طرح مذکور ...
مینڈھیاں ہیں اور مینڈھیوں سے پانی ٹپکنے کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے اسی ...
"نوسة" کا معنی حرکت اور اضطراب ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی مینڈ...
لوگوں نے کس طرح حکومت ہتھیالی ہے اور مجھے اس سے کوئی حص...
سے پہلے لوگ متحد تھے' پھر حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ...
حرمین اور دیگر مقامات کی طرف چلے گئے اور مسلمانوں کے کسی بات پر متفق...
بہن سے مشورہ کیا کہ اب وہ ان حکمرانوں سے ملیں یا نہ ملیں تو انہوں نے مش...
کی وجہ سے ایسا فتنہ کھڑا ہوگا جس کا شاید تدارک نہ ہو سکے۔

پھر جب لوگ منتشر ہو گئے: جب حضرت علی اور حضرت معاویہ کے ...
وہ منصف حضرت علی کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری تھے اور حضرت ...
جنگ صفین کے بعد۔

بعض شارحین نے کہا ہے کہ لوگوں کے منتشر ہونے سے مراد یہ ہے ...
درمیان صلح ہو گئی اور طرفین کی فوجیں منتشر ہو گئیں تو حضرت معاویہ نے خط...
یہ حضرت معاویہ کے زمانہ کا واقعہ ہے جب انہوں نے ارادہ کیا کہ ا...

ہم ضرور اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں: یعنی حضرت حسن اور ان کے باپ حضرت علی سے زیادہ اس حکومت کے حق دار ہیں' کیونکہ حضرت معاویہ' حضرت علی سے حکومت کے لیے برسرپیکار رہے اور حضرت حسین کے خلاف بھی انہوں نے فوج اتاری تھی' ایک قول یہ ہے کہ ان کی مراد حضرت ابن عمر اور ان کے باپ حضرت عمر بن الخطاب تھے' لیکن یہ بہت بعید ہے کیونکہ حضرت معاویہ' حضرت عمر کا بہت احترام کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر نے کہا: جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اسلام میں داخل کر دیا' پھر میں نے جنت کو یاد کیا اور اس بات کو کہنے سے اعراض کر لیا۔ اس اعتبار سے اس حدیث کو غزوۂ خندق کے باب میں داخل کرنے کی وجہ معلوم ہوئی' کیونکہ اس جنگ میں احزاب کے قائد ابوسفیان تھے۔

حبیب بن مسلمہ نے کہا: یہ کم عمر صحابی ہیں' ان کے والد بھی صحابی تھے' یہ حضرت معاویہ کے حامی تھے' قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک تھے اور یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

وغيرهما وتواعدوا على الاجتماع لينظروا فى ذلك ، فشاور ابن عمر أخته فى التوجه اليهم أو عدمه فأشارت عليه باللحاق بهم خشية أن ينشأ من غيبته اختلاف يفضى إلى استمرار الفتنة .

قوله (فلما تفرق الناس) أى بعد أن اختلف الحكمان ، وهما أبو موسى الأشعرى وكان من قبل على وعمرو ابن العاص وكان من قبل معاوية . ووقع فى رواية عبد الرزاق عن معمر فى هذا الحديث « فلما تفرق الحكمان » وهو يفسر المراد ويعين أن القصة كانت بصفين ، وجوز بعضهم أن يكون المراد الاجتماع الأخير الذى كان بين معاوية والحسن بن على ورواية عبد الرزاق ترده ، وعلى هذا تقدير الكلام ، فلم تدعه حتى ذهب اليهم فى المكان الذى فيه الحكمان فحضر معهم ، فلما تفرقوا خطب معاوية الخ ، وأبعد من ذلك قول ابن الجوزى فى « كشف المشكل » أشار بذلك إلى جعل عمر الخلافة شورى فى ستة ولم يجعل له من الأمر شيئا فأمرته باللحاق ، قال : وهذا حكاية الحال التى جرت قبل ، وأما قوله : « فلما تفرق الناس خطب معاوية » كان هذا فى زمن معاوية لما أراد أن يجعل ابنه يزيد ولى عهده ، كذا قال ولم يأت له بمستند ، والمعتمد ما صرح به فى رواية عبد الرزاق . ثم وجدت فى رواية حبيب بن أبى ثابت عن ابن عمر قال « لما كان فى اليوم الذى اجتمع فيه معاوية بدومة الجندل قالت حفصة : إنه لا يجمل بك أن تتخلف عن صلح يصلح الله به بين أمة محمد ، وأنت صهر رسول الله وابن عمر بن الخطاب ، قال فأقبل معاوية يومئذ على بختى عظيم فقال : « من يطمع فى هذا الأمر أو يرجوه أو يمد إليه عنقه » الحديث أخرجه الطبرانى .

قوله (أن يتكلم فى هذا الأمر) أى الخلافة .

قوله (فليطلع لنا قرنه) بفتح القاف ، قال ابن التين يحتمل أن يريد بدعته كما جاء فى الخبر الآخر « كلما نجم قرن » أى طلع قرن ، ويحتمل أن يكون المعنى فليبد لنا صفحة وجهه ، والقرن من شأنه أن يكون فى الوجه ، والمعنى فليظهر لنا نفسه ولا يخفيها . قيل اراد عليا وعرض بالحسن والحسين ، وقيل أراد عمر وعرض بابنه عبد الله ، وفيه بُعد لأن معاوية كان يبالغ فى تعظيم عمر ووقع فى رواية حبيب بن أبى ثابت أيضا قال ابن عمر : ماحدثت نفسى بالدنيا قبل يومئذ أردت ان أقول له يطمع فيه من ضربك وأباك على الإسلام حتى أدخلكما فيه ، فذكرت الجنة فأعرضت عنه . ومن هنا يظهر مناسبة إدخال هذه القصة فى غزوة الخندق ، لأن أبا سفيان كان قائد الأحزاب يومئذ .

قوله (قال حبيب بن مسلمة) أى ابن مالك الفهرى ، صحابى صغير ، ولأبيه صحبة ، وكان قد سكن الشام وأرسله معاوية فى عسكر لنصر عثمان فقتل عثمان قبل أن يصل ، فرجع فكان مع معاوية ... فكان يقال له حبيب الروم لكثرة دخوله عليهم ومات فى خلافة معاوية .

قوله (فهلا أجبته) أى هلا أجبت معاوية عن تلك المقالة ، فأعلمه ابن عمر بالذى ... حللت حبوتى الخ ، ووقع فى رواية عبد الرزاق عند قوله « فلنحن أحق به منه ومن أبيه » يعرض ... بهذه الزيادة مناسبة قول حبيب بن مسلمة لابن عمر : هلا أجبته . والحبوة بضم المهملة ... يلقى على الظهر ويربط طرفاه على الساقين بعد ضمهما .

قوله (من قاتلك وأباك على الإسلام) يعنى يوم أحد ويوم الخندق ، ويدخل فى هذه ال...

www.islamiurdubook.blogspot.com

CamScanner

CamScanner

www.KitaboSunnat.com

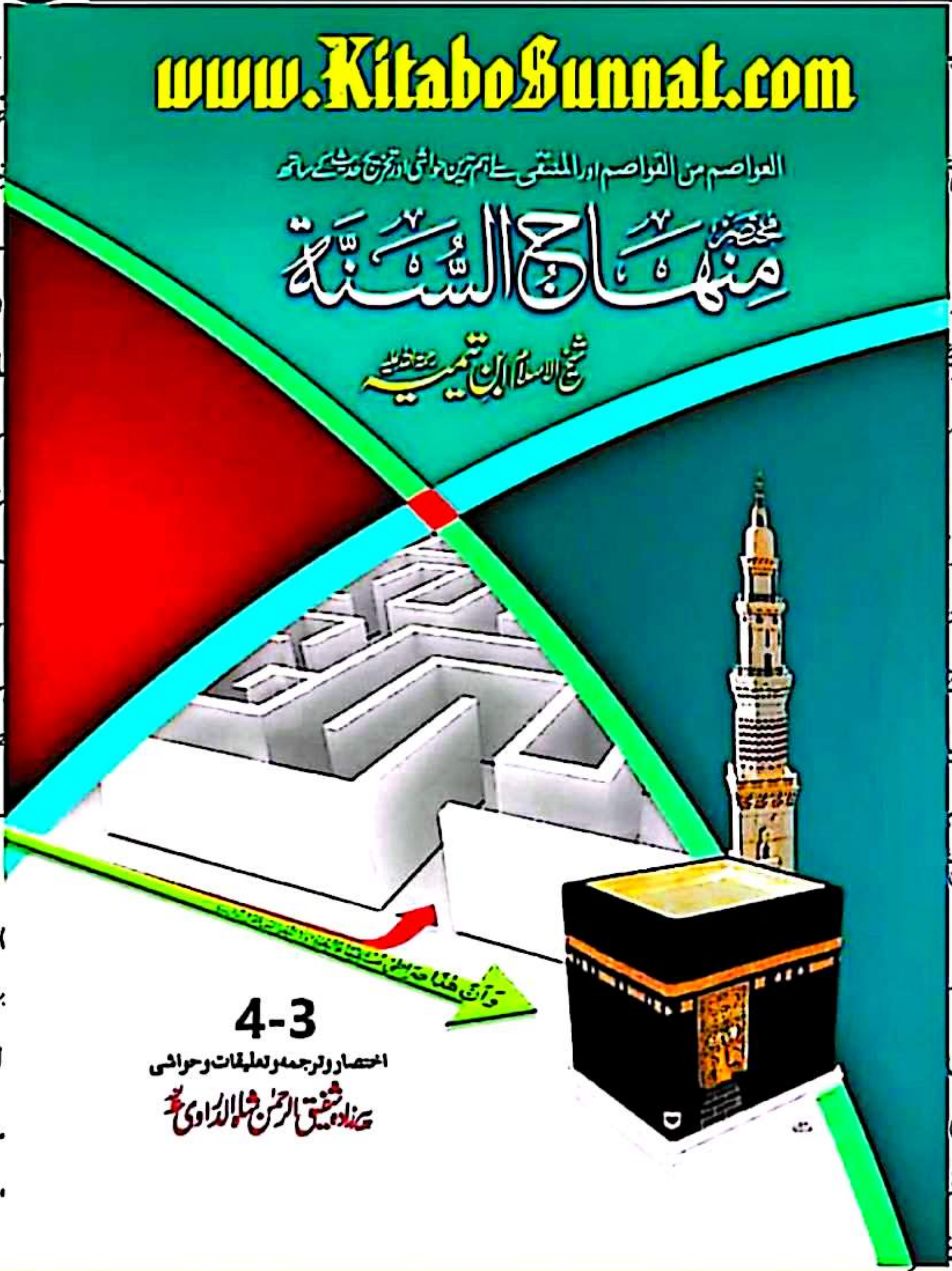

ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی مسئلہ تحکیم سے پہلے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے خلافت کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ ہی آپ کو امیر المؤمنین کہا جاتا تھا۔ آپ نے تحکیم کے بعد خلافت کی طلب کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں کئی ایک لوگ ایسے تھے جو یہ سوال اٹھاتے تھے: ہم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کیوں کریں؟ جب کہ آپ کو نہ ہی سابقت اسلام کا شرف حاصل ہے' اور نہ ہی کوئی دیگر ایسی فضیلت؛ اور نہ ہی نبی کریم ﷺ کی دامادی کا شرف [جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہے] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس چیز کا اعتراف کیا کرتے

❶ سیرة ابن ہشام (۵۴۳۔۵۴۵)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

CamScanner
CamScanner
CamScanner

معاویہ رضی اللہ عنہ کے باہم جنگوں میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم نوا اور ان کے رفقاء سے اجتہادی غلطی ہوئی تھی۔

روافض کی کارستانی

صحیح بات یہ ہے کہ اس مسئلے کے اندر روافض کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں غلط سلط روایات کا تاریخ میں ایک انبار لگ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے جو حقیقت ہے اس کا چہرہ روپوش ہوگیا، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے خیال کے مطابق اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر، اللہ ﷻ کے دین کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کررہی تھی جس طرح دو مجتہدوں کے درمیان اختلاف ہوتا ہے تو اُن میں سے ہر مجتہد اپنے طور پر، اپنی بساط کے مطابق حق تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور اس لحاظ سے وہ باعث اجر بھی ہوتا ہے "ان اصابہ المجتھد فلہ اجران وان اخطاء فلہ اجر واحد" تو اگر غلطی بھی ہوجائے تو چونکہ اس نے نیت یہ کی تھی کہ وہ اللہ ﷻ کی صحیح رضا کو حاصل کرے گا، اس واسطے ایک اجر سے وہ بھی محروم نہیں ہوتا ہے۔ یہی معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا، دونوں کے مؤقف اپنی اپنی جگہ اجتہاد پر مبنی تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد تھے ان کو کچھ باغیوں نے آکر قتل کردیا، تو ایک خلیفہ راشد کا قتل کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور بالخصوص ان حالات میں جبکہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی واقعہ عالم اسلام میں پیش نہیں آیا تھا تو گویا مسلمانوں کے درمیان تلوار چلانے کی سب سے پہلی بنیاد ڈالی گئی تھی لہٰذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ مؤقف تھا کہ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیا جائے، چنانچہ ان کا مطالبہ شروع میں خلافت کا نہیں تھا بلکہ ان کا مطالبہ صرف یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیا جائے اور جب تک ان سے قصاص نہیں لیا جاتا تو اس وقت تک ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اس لئے بیعت نہیں کریں گے کہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے گروہ کے بہت سے لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے تھے یعنی ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور مشاورت کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت ہم اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک کہ وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کو پہلے پکڑیں اور پکڑ کر قصاص لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مؤقف

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ قصاص لینا یہ میرا حق ہے اور پہلے امیر مقرر ہو جائے اور اس کی حکومت

مستحکم ہو جائے تب ہی قصاص لے سکتا ہے۔ ہر ایک آدمی کا کام تو نہیں ہے کہ وہ قصاص لے۔ پہلے امارت وخلافت قائم ہونی چاہئے، اس کو استحکام حاصل ہونا چاہئے پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ فتنہ کا زمانہ تھا تو اس فتنہ کے زمانہ میں وہی لوگ جو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ تھے ان کا بڑا جتھہ اور بڑا گروہ تھا۔ تو ان پر ایک دم سے ہاتھ ڈالنا مشکل تھا، یہ اسی وقت ممکن تھا کہ ایک مرتبہ سارے لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر مقرر کرلیں، ان کے ہاتھ پر بیعت کرلیں، ان کے ہاتھ مضبوط کریں اور مضبوط کرنے کے بعد پھر وہ ان لوگوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لیں، اس لئے کہ وہ بڑے قوی جتھے کے لوگ تھے۔

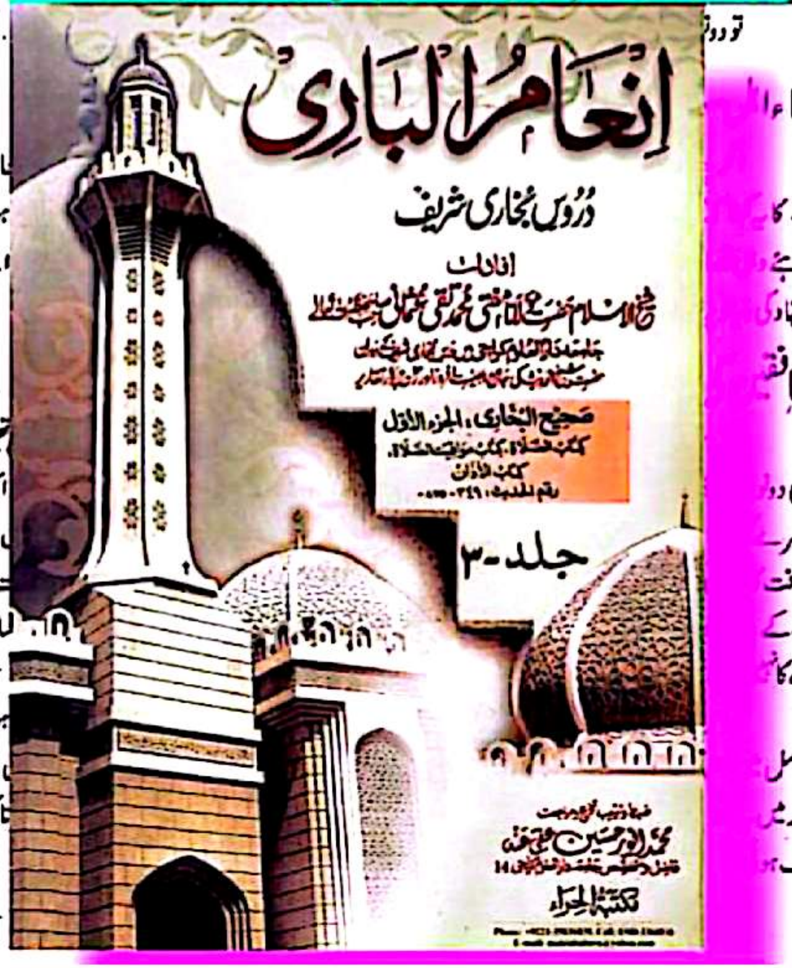

کے رک جانے سے مسلمانوں کے درمیان تفریق ہو جائے گی یعنی اگر آپ گھر میں بیٹھے رہے اور ان سے جا کر بات نہ کی یا ان کے ساتھ شامل نہ ہوئے تو مسلمانوں میں مزید تفریق ہوگی اور کہیں گے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی الگ ہو گئے۔

"فلم تدعه حتى ذهب" چھوڑا نہیں حتی کہ وہ چلے گئے یعنی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان سے اس بات کا اصرار کرتی رہیں یہاں تک وہ باہر چلے گئے۔

"فلما تفرق الناس خطب معاوية" معاویہ ﷺ بھی موجود تھے اور ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی موجود تھے خلافت کا مسئلہ درپیش تھا جب لوگ منتشر ہو گئے تو پھر حضرت معاویہ ﷺ نے خطبہ دیا۔

"من كان يريد أن يتكلم في هذا الأمر فليطلع لنا قرنه" حضرت معاویہ ﷺ نے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس معاملہ کے اندر کوئی بات کرے تو ہمارے سامنے ذرا اپنا سینگ نکالے یعنی اگر کوئی شخص چاہتا ہو کہ وہ اس بارے میں بات کرے وہ خلافت کے بارے میں کہ یہ کہے کہ مجھے خلافت کا زیادہ حق پہنچتا ہے تو وہ شخص ہمارے سامنے آ کر بات کرے۔

"فلنحن أحق به منه ومن أبيه" جو کوئی شخص بھی ایسا سوچتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خلافت کا زیادہ حقدار ہے تو یاد رکھے کہ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کے حقدار ہیں۔

"قال حبيب بن مسلمة ... رضی اللہ عنہما کے
شاگرد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ نے ...
"فحللت حبوتي وهم ... ب میں حضرت
معاویہ ﷺ کی یہ بات سنی تو کمر بند تو ... طلب یہ ہے کہ
میں بھی اس بات کے لئے تیار ہو گیا تھا ...
"أحق بهذا الأمر منك ... کہ تم سے زیادہ
حقدار وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمہا ...
یہاں یہ بات کہنے کا مقصد یہ ... حزاب تک وہی
مسلمانوں کے خلاف مقابلہ پر آتے ر ... تھے، تو جس شخص
نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام ... وہ حقدار ہیں۔
"فخشيت أن أقول كلمة ... ہیں پھر مجھے اس
بات کا خوف محسوس ہوا کہ کہیں کوئی ایسا ... بنے اور مسلمانوں
میں خانہ جنگی کا ذریعہ بنے، اور باہم خو ...

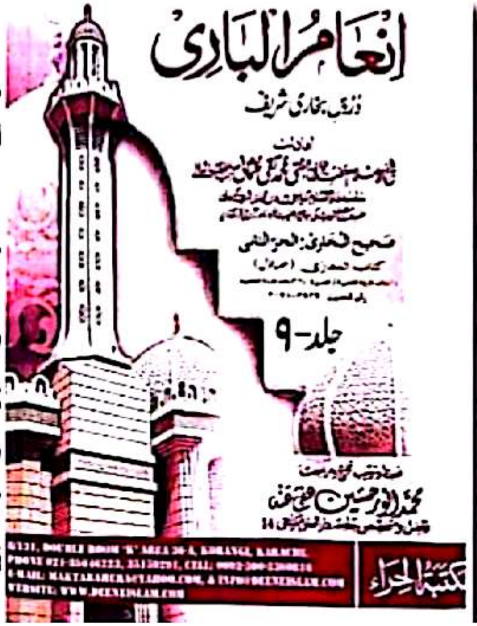

"ويحمل عني غير ذلك" اور مجھ سے اس بات کے علاوہ باتیں منسوب کی جائیں گی یعنی میں تو صرف اتنا ہی کہوں لیکن لوگ اس کے پر کا کوا بنا کر اس میں داستان تراشیاں کر کے پتہ نہیں کیا کچھ میری طرف منسوب کر دیں گے۔

"فذكرت ما أعد الله في الجنان" تو میں نے یاد کیا ان باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کی ہیں یعنی میں نے بجائے اس کے کہ میں یہ بات کروں اس سے اختلاف بڑھے میں نے ان باتوں کو یاد کیا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں مؤمنین کے لئے تیار کیا ہے۔

"قال حبيب: حفظت وعصمت" حبیب بن مسلمہ رحمہ اللہ نے کہا آپ رضی اللہ عنہ نے خود کو بچا لیا اور محفوظ کر لیا یعنی خود کو فتنہ و فساد سے بچا لیا آپ نے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مقام

مقصد یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علم کا مقام، ان کے فضائل کا مقام اور صحبت کا مقام، جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کا مقام اور ان کے والد ماجد حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے سب مقامات اتنے اعلیٰ سے اعلیٰ تھے کہ اگر یہ جواب دیتے تو جواب دینے میں حق بجانب ہوتے، لیکن خاموش رہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی ہو جائے۔

اس واسطے انہوں نے پوری ان اختلافات کے حوالے سے خاموشی اختیار کی اور اس پورے فتنہ کے دور میں ان کا یہ طرز عمل رہا کہ ان معاملات سے علیحدہ رہے اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کیا۔

امام زہری رحمہ اللہ کا خوبصورت مقولہ ہے فرماتے ہیں کہ "اقتدوا بعمر في السلم وبابنه في الفتنة" امن کی حالت میں حضرت عمر ﷺ کی اقتداء کرو اور فتنہ کی حالت میں ان کے بیٹے کی اقتدا کرو یعنی حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کی کہ انہوں نے فتنہ کے عالم میں اپنے آپ کو مسلمانوں کے انتشار و افتراق سے کس طرح بچایا۔

۴۱۰۹ ـ حدثنا أبو نعيم: حدثنا سفيان، عن أبي إسحاق، عن سليمان بن صرد قال: قال النبي ﷺ يوم الأحزاب: ((نغزوهم ولا يغزوننا)). [انظر: ۴۱۱۰] ۹

... ، ومن مسند القبائل، باب حديث ابن صرد، رقم: ۲۵۹۲۹

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کو خود سے زیادہ خلافت کے حقدار دار سمجھتے تھے

سند کا تحقیقی جائزہ

میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے یعلیٰ بن عبید کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"میرے والد سیدنا علی کو سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر پر فضیلت دیتے تھے، اور یہی میری بھی رائے ہے۔"

CamScanner

٨٧٩ ـ سمعت يحي بن معين يقول : قال يحي بن سعيد القطان : كل حديث (سفيان) يعني (الثوري) حدثنا الاحديثين : سماك عن عكرمة ومغيرة عن إبراهيم . سمّى يحي بن معين الحديثين فلم احفظها .

٨٨٠ ـ سمعت يحي بن معين يقول : كان يحي بن سعيد يقول : أبو بكر وعمرو يسكت ولم يكن يتكلم بشيء إلا وهو يدين الله به .

٨٨١ ـ سمعت يحي بن معين يقول : سمعت يعلى بن عبيد يقول : كان أبي يقدم علياً على أبي بكر وعمر وهذا رأيي .

٨٨٢ ـ سمعت يحي بن معين يقول : سأل سلمةُ بنُ عفان يحي بن آدم فقال له : ترى السيف ؟ قال : لاأرى السيف على أحد من أمة محمد ، ولكن مالقيت أحداً من أهل هذا

وعمر ماخلا سفيان الثوري فإني لا

٨٨٣ ـ سمعت يحي بن معين

يقول : ما كان أحد يشك في أن

سمعت يحي بن معين يقول :

له : أيّما كان أفضل عليّ أو أبو ب

يقول : ما كان أحد يشك أن علي

٨٨٤ ـ سمعت شريح بن يون

تزين في الصلاة ، ومن ترك الرفع

٨٨٥ ـ سمعت فَهم بن عبد الر

سفيان : من قدم علياً على أبي بك

الله ﷺ

٨٨٦ ـ سمعت يحي بن معين

أصاب ، ومن أمسك عند علي وع

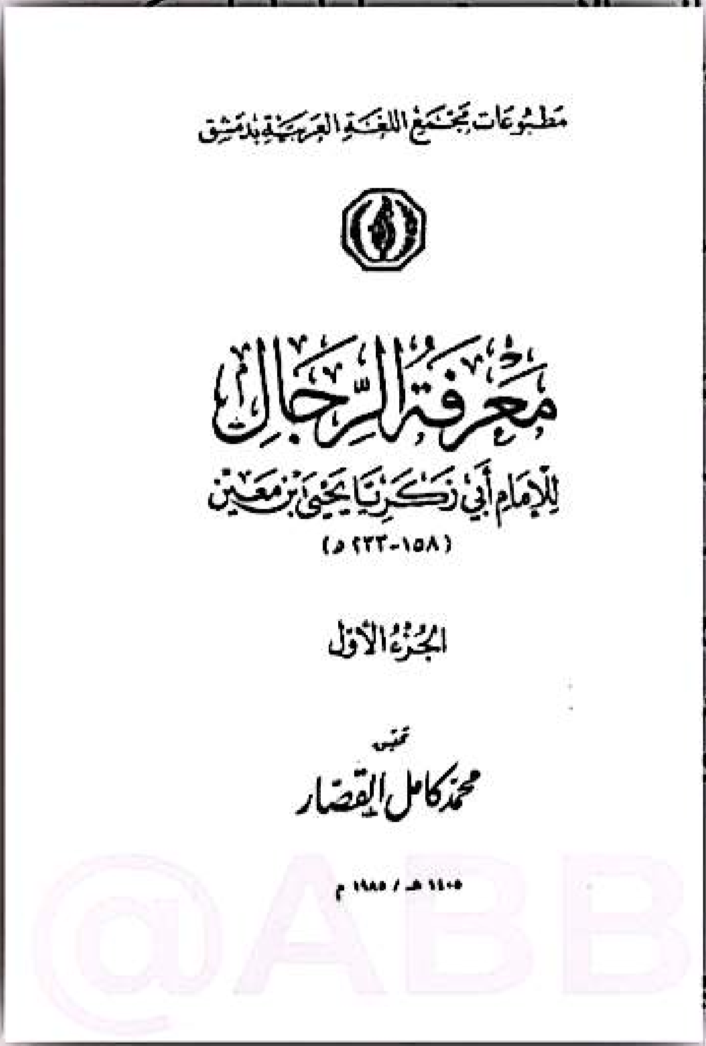

@ABBASITB

CamScanner

صحیح بخاری 3610 پر دوبارہ گفتگو

8:09 PM Mon 3 Aug 57%

English | اظہار التشکیل | مکررات (15) | باب احادیث (64) | Report Error

حدیث نمبر: 3610

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ:"وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ، إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ" فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ:" دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ"، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ... أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ... نَعَتَهُ

مولانا داود راز | الشیخ عبدال...

عربی متن کے الفاظ
وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ
صحیح ترجمہ اور جب مسلمانوں میں پھوٹ واقع ہو جائے گی اس وقت یہ لوگ ظاہر ہوں گے
جبکہ وائب سائٹ پر ترجمہ۔
یہ لوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔
صحیح ترجمہ اوپر بیان کیا گیا اس کا ترجمہ دیوبندی مولانا عبدالرزاق دیوبندی کا دیکھ لیں اور عربی متن میں بھی یہ الفاظ نہیں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں کئے نیچے سکین دیوبندی ترجمہ جو بلکل صحیح ترجمہ کیا ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہ... نے
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ر... اللہ علی...
اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوا... آیا او...
انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون... ے گا
اللہ! اس کے بارے میں مجھے اجاز... س کی
کہ تم اپنے روزوں کو ان کے روز... ناچ...
اس طرح نکل جائیں گے جیسے... پار ہو جاتا ہے۔ اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے گی پھر اس کے بیچے کو اگر دیکھا جائے تو چھر... ں کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر جو لگا یا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا۔ اس کے نفی (نفی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھ... وہاں بھی کچھ نشان نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزرا ہے۔ ان کی علا... ت ایک کالا شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج سے) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور انہوں نے اس شخص کو تلاش کرایا (جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بتلایا تھا) آخر وہ لایا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے ہوئے اوصاف کے مطابق تھا۔ [صحيح البخاري/ كتاب المناقب/ حديث: 3610]

CamScanner

شرح
صحیح بخاری شریف

مترجم
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفصل حواشی
مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

CamScanner

٣٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ
دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ
دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ
أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو گروہ آپس میں نہ لڑیں۔ دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو جائیں ہر ایک دعویٰ کرے "میں اللہ کا رسول ہوں" لہ۔

٣٣٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ
فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ
قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ
عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ
فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ
مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ
كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ
فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا
يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ
فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ (غنیمت کا) مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذو الخویصرہ آیا ایک شخص تھا بنی تمیم کے قبیلے سے تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل (انصاف) کیجیے۔ آپ نے فرمایا کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں کون انصاف کرے گا؟ اگر میں ظالم ہوں تب تو میں خائب و خاسر ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا چھوڑ دے اس کے ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جن کی نماز روزہ کے مقابل میں تم میں بعض لوگ اپنی نماز روزہ کو حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے مگر وہ حلق کے نیچے نہ اترے گا یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زور دار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے اس کے پھال میں دیکھا جائے تو کچھ نہیں لگا پھر پیکان دیکھا جائے تو کچھ نہیں ہوگا نہ گوشت نہ خون۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اس کا معنی تیر کی لکڑی یعنی بانس ہے پھر پر میں دیکھا جائے تو کچھ نہیں لگے گا۔ وہ تو لید اور خون سے جلدی سے نکل گیا ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص ان میں سیاہ فام ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت

لہ یہ حدیث پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد ہوا کہ کئی شخص نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا [illegible]
[illegible] ۔۔۔ منہ [illegible]
[illegible]

فِي قُذَذِهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ۔

کے لوتھڑے کی طرح پھڑکتا ہوگا۔ اور جب مسلمانوں میں پھوٹ واقع ہو جائے گی اس وقت یہ لوگ ظاہر ہوں گے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو تلاش کرو جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے۔ لوگوں نے ڈھونڈا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں دیکھا گیا[1]

۳۳۵۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ

راوی محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از خیثمہ از سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب میں تم سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تو یہ سمجھ لینا کہ آسمان سے نیچے گر پڑنا میرے لئے اس سے آسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔ لیکن اگر میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو جنگ تدبیر و فریب کا نام ہے (اس میں اگر کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل بے وقوف ہوں گے۔ باتیں تو ان کی دنیا بھر کی باتوں سے افضل ہوں گی۔ وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان ان کے

[1] یہ ہر دو خارجی تھے حضرت علی اور مسلمانوں کے خلاف [illegible] اسی طرح [illegible] الا ان [illegible] کے مطالب [illegible] قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ان کے مطلب غلط کریں گے [illegible] إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ [illegible] حضرت علی [illegible] كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا الْبَاطِلُ [illegible] قرآن [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]